نادراتِ شاہی

شاہ عالم ثانی

سلسلۂ مطبوعات کتابخانۂ عالیۂ ریاست رامپور : نمبر ۵

नादिराति शाही

نادراتِ شاہی

ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالمِ ثانی بادشاہِ ہندوستان

کے

اردو ، فارسی اور ہندی کلام کا مجموعہ

جو خود بادشاہ کے حکم سے ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء میں مرتب کیا گیا

بتصحیح

امتیاز علی خاں عرشی

ناظم کتابخانہ

حسب الحکم اعلی حضرت فرمانروای رامپور دام اقبالہم و ملکہم

ہندوستان پریس ، رامپور

۱۹۴۴ء

طبع اوّل ۱۹۴۴ء

فہرست مضامین

تقریب

دھلی کے مغل بادشاہ، شاہ عالمِ ثانی کا زمانہ ھندوستان کی تاریخ میں بہت اھمیت رکھتا ھے۔ اُس نے ایک طرف انگریزوں کو بنگال، بہار اور اڑیسہ کی دیوانی کی سند دے کر یورپ کی نئی تہذیب اور تمدن کا راستہ صاف کیا، اور دوسری طرف دیسی زبان اور ادب کی سرپرستی کر کے اردو نظم و نثر کو ترقی کے زینے پر چڑھا دیا۔

خود شاہ عالم بھی فارسی، اردو اور ھندی تینوں زبانوں کا ادیب اور شاعر تھا۔ ان زبانوں میں اُس نے بہت کچھ کہا، جو اس لحاظ سے قدر کے قابل ھے کہ قلعۂ معلی کی صاف ستھری اور مستند زبان میں کہا گیا ھے۔ مگر اُس کا اور بھی زیادہ قیمتی کام اردو نثر کا قصہ تھا، جو افسوس کہ اب کہیں نہیں ملتا۔ یہ گویا شمالی ھند کی جدید نثر نویسی کا بنیادی پتھر تھا۔

شاہ عالم کے اردو فارسی کلام کے مجموعے کئی جگہ موجود ھیں۔ مگر ھندی شعروں کی کوئی کتاب اب تک نہیں ملی تھی۔ خوش قسمتی سے کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں نادراتِ شاہی کا ایک نسخہ دستیاب ھو گیا،

جو بادشاہ کے بہت سے ہندی شعروں پر مشتمل ہے ، اور خود اُسی کے حکم سے سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں ہندی اور اردو دونوں خطوں میں لکھا گیا ہے ۔

یہ کتاب اُس عہد کی صاف ستھری ہندی زبان کا قیمتی نمونہ ہونے کے سبب سے ہندی ادب کی تاریخ میں نمایاں جگہ پانے کی مستحق ہے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عالم کے زمانے میں ہندوؤں کے حکومت سے کیسے تعلقات تھے ، قلعۂ معلی میں اسلامی اور ہندوانہ کون کون سی رسمیں کس طرح برتی جاتی تھیں ، اور بادشاہ کو دیسی زبانوں سے کتنی دلچسپی تھی ۔ اس لیے یہ کتاب سیاسی اور سماجی حیثیت سے بھی بہت دلچسپ ہے ۔ اور آخری صفت ، جو اہمیت میں پہلی خوبیوں سے کسی طرح کم نہیں ، یہ ہے کہ اسے بادشاہ نے دیوناگری اور نستعلیق دونوں خطوں میں لکھوا کر اُس مسئلے کا بڑا اچھا حل پیدا کر دیا ، جو آج بھی ہندوؤں اور مسلمانوں سے طے نہیں ہو سکا ہے ۔

ان باتوں کو دیکھ کر ترقی خواہ نے مولوی امتیاز علی خاں عرشی ، ناظمِ کتابخانہ ، سے اس کتاب کو مرتب کرایا ۔ اُنھوں نے حسبِ عادت بڑی دلچسپی اور محنت سے اس کی تصحیح کی اور بادشاہ کے نسخے کے مطابق دونوں خطوں میں کتابخانۂ عالیۂ رامپور کی

طرف سے چھپوایا - ترقی خواہ وہ مطبوعہ نسخہ پیشگاہِ ہمایوں میں اس استدعا کے ساتھ پیش کرتا ہے کہ اعلی حضرت اس کوشش کو قبول فرمائیں ، اور دعا کرتا ہے کہ اس مبارک دور میں اس سے بہتر اور بیشمار علمی کام انجام پائیں - آمین !

ترقی خواہ

بشیر حسین زیدی

چیف منسٹر

سکریٹری ایٹ - رامپور

۲ اکتوبر ۱۹۴۴ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان کے مسلمان بادشاہ دیسی علوم و فنون کے بڑے قدردان تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے یہاں کی زبانیں سیکھیں، اور اُن زبانوں کے علوم پر سیکڑوں کتابیں لکھیں۔

لیکن مغل بادشاہوں نے اس امرِ خاص میں جس دلچسپی اور قدردانی کا اظہار کیا، اُس کی نظیر پچھلے کسی حکمراں خاندان میں نہیں ملتی۔ بابر جو خالص مغل بچہ تھا، ہندوستان آتے ہی دیسی زبان سے اتنا مانوس ہوا کہ اپنے ایک ترکی شعر کا پہلا مصرع پورا اور دوسرے کے دو لفظ ہندی میں نظم کر گیا۔ کہتا ہے (۱):

مجھ کا نہ ہوا کچھ ہوسِ مانک و موتی
فقرا ہلیغہ بس بولغو سیدور پانی و روتی

ہمایوں کو پہلے شیر شاہ نے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ جب دوبارہ تختِ ہندوستان حاصل کیا، تو موت نے جلدی کی۔ مگر اُس کے بیٹے

---

(۱) دیوان بابر قلمی: ۳۳۔ سر ڈینی سن راس آنجہانی نے سنہ ۱۹۱۰ء میں اس دیوان کے قلمی نسخے کا عکس مع نقل بخط نسخ ایک تمہید کے ساتھ ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال، کے جرنل میں شائع کیا تھا۔ اس نقل کے ص ۲۱ پر یہ شعر کسی قدر تغیر الفاظ کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ وہ بدلے ہوئے لفظ کچ، مانگ، ہلیگا اور بولغوسی ہیں۔

اکبرِ اعظم نے باپ کی کسر بھی پوری کردی ۔ اُس نے ترجمے کا مستقل محکمہ قائم کر کے تقریباً تمام مشہور سنسکرت کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کرایا، جن میں سے مہا بھارت، راماین، لیلاوتی اور سنگھاسن بتیسی بہت مشہور ہیں ۔ مہا بھارت کا نام «رزم نامہ» رکھا گیا تھا ۔ شاہی خوشنویسوں نے اسے بہت خوشخط لکھا، اور مصوروں نے بڑی نادر تصویروں سے آراستہ کیا تھا ۔ بادشاہ ان کتابوں کو پڑھوا کر سنتا، اور ان کے مضامین کی ثنا و صفت کیا کرتا تھا ۔

اکبر هندی موسیقی کا بھی بڑا دلدادہ تھا ۔ تانسین اُسی کی قدر افزائی سے میاں تانسین کہلائے ہیں ۔

اُس نے اپنی اولاد کو بھی هندی سکھائی تھی ۔ عبدالرحیم خانخاناں بھی، جس کے دوهے خاص و عام کی زبان پر هیں، اُسی کا پروردہ هے ۔

جہانگیر نے اکبر کے حکم سے هندی پڑھی تھی ۔ مگر وہ اپنی ذات سے هندیت کا شیدا تھا ۔ آپ اُس کی کوئی تصویر دیکھیں، بمشکل یہ کہہ سکیں گے کہ راجپوت سردار نہیں هے ۔ شیخ سعداللہ مسیح پانی پتی نے اُسی کے عہد میں راماین کو فارسی میں نظم کیا تھا ۔

شاہجہاں خود هندی کا شاعر تھا ۔ اُس کی اولاد میں سے دارا شکوہ نے هندی تصوف کی بڑی خدمت کی هے ۔ چنانچہ اپنشد کا فارسی ترجمہ، سرِّ اکبر، اُس کی اپنی تصنیف هے ۔

عالمگیر بڑے کٹر مسلمان مانے جاتے ہیں۔ مگر خود بھی ہندی جانتے تھے، اور ہندی شاعروں کی سرپرستی بھی کرتے تھے۔ بھوشن کوی اور چنتا منی انھیں خوش قسمتوں میں سے ہیں۔ ایک بار شاہزادۂ محمد اعظم نے خاص قسم کے آم تحفے میں بھیجے، اور اُن کے نام مقرر فرمانے کی درخواست کی۔ عالمگیر نے «سدھا رس» اور «رسنا بلاس» نام تجویز فرمائے۔

محمد شاہ رنگیلے کا عہد راگ و رنگ کا عہد تھا۔ بڑے بڑے کلاونت دربار میں موجود تھے۔ اُنھیں میں شاہ سدا رنگ بھی تھے، جنھوں نے سلطان حسین شرقی کی ایجاد، خیال، کو وہ ترقی دی کہ باید و شاید۔

محمد شاہ کے زمانے میں محفلِ حال و قال کے سجادہ نشین تک موسیقی کے ماہر ہونے لگے تھے۔ خواجہ میر درد، جو اُس وقت کے بڑے ممتاز صوفی اور صاحبِ سجادہ تھے، ہندی موسیقی کے اتنے بڑے استاد تھے کہ گویے اور کلاونت اپنی چیزیں اصلاح کی غرض سے اُن کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ یہی حال اُن کے نواسے میر محمدی رنج کا تھا کہ بڑے بڑے استاد اُن کے سامنے کان پکڑتے اور خاک چاٹ کر نام لیتے تھے۔

محمد شاہ ہی کے آخرِ عہد میں ریختہ نے بال و پر نکالے، اور شاہ حاتم وغیرہ نے اُس کی وہ آراستگی و پیراستگی کی کہ آج اردو شاعری دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی شاعری کے لگ بھگ آ پہنچی ہے۔

در اصل یہ سب کچھ طفیل تھا مغلیہ خاندان کی سرپرستیٔ علم و ہنر کا، جس کا ایک رکن شاہ عالمِ ثانی بھی تھا۔ وہ محمد شاہ کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوا۔ جوانی تک نظر بند شاہزادہ رہا، اور بیگمات اور شاہزادوں کی صحبت میں زندگی گزاری۔ یکایک قدرت نے سلطنتِ ہندوستان کا ولی عہد بنا دیا۔ پرحوصلہ دل و دماغ پایا تھا۔ ولیعہدی کے وقت سے کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہاتھہ پانو مارے۔ مگر قضا و قدر کے آگے ایک بھی پیش نہ گئی، اور کچھہ پانے کے بجائے اُلٹی آنکھیں بھی کھونا پڑیں۔

شاہ عالم کو شروع ہی سے شعر و سخن سے دلچسپی تھی وہ سیاسی اُلجھاو کے زمانے میں بھی کچھہ نہ کچھہ کہتا رہتا تھا۔ جب بیدست و پا بنا کر قلعۂ معلی میں ڈال دیا گیا، تو اس شغل کے سوا کر بھی کیا سکتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اردو، فارسی اور ہندی میں اتنا کہا کہ ایک دیوانِ فارسی۔ ایک دیوانِ اردو اور ایک ہندی کلام کا مجموعہ اُس سے ابتک یادگار ہے۔ ہندی کلام کا مجموعہ خوش قسمتی سے کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں محفوظ ہے۔ یہ خود بادشاہ کے حکم سے سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں مرتب کیا گیا تھا، اور شاید خود اُسی نے نادراتِ شاہی اس کا نام رکھا۔

اعلی حضرت بندگانِ حضور فرمانروای رامپور، دام اقبالہم و ملکہم، کے حسبِ ایما، اس کو کتابخانۂ عالیہ کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے، تاکہ ہندی ادیب بھی اس قابلِ رحم بادشاہ کے کلام سے لطف اٹھائیں۔

« نادراتِ شاہی » کی نظموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن پر بادشاہ کی زندگی کے اتار چڑھاو کا خاصا اثر پڑا ہے۔ اس بنا پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن کی مختصر سوانح عمری لکھ دی جائے، تاکہ کتاب پڑھنے والے کو بعض نظموں کے پر مسرت اور دوسری کے دکھ بھرے لفظوں کی رنگارنگی کا بھید آسانی سے معلوم ہو جائے۔

نام و نسب

بادشاہ کا اسلامی نام میرزا عبداللہ اور خاندانی عالی گوہر ہے۔ بچپن میں لال میاں اور میرزا بلاقی بھی کہلاتے تھے(۱)۔ بادشاہ ہو کر ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم ثانی لقب اختیار کیا(۲)۔

عزیز الدین عالمگیر ثانی کے بیٹے، معز الدین جہاندار شاہ کے پوتے اور شاہ عالم اوّل کے پڑپوتے تھے۔ ماں کا نام لال کنور ہے(۳)۔

---

(۱) واقعات اظفری : ۲ الف - بعض مورخوں نے عالی گہر نام لکھا ہے۔

(۲) کنور پریم کشور فراقی نے واقعات عالمشاہی (ص ۵) میں « ابو النصر حامی الدین محمد شاہ عالم » لقب لکھا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اسے سکے پر منقوش شعر

سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الہ حامیٔ دین محمد، شاہ عالم بادشاہ

کے الفاظ « حامی دین محمد » سے دھوکا ہوا ہے۔ اولاً تو بادشاہ کے سکوں پر یہ شعر اس طرح ہے: حامی دین محمد، سایۂ فضل الہ سکہ زد بر ہفت کشور شاہ عالم بادشاہ اور اس صورت میں حامی دین محمد کو صفت کی جگہ بادشاہ کا لقب قرار دینا بعید سا نظر آتا ہے۔ دوسرے تمام معاصر اور بعد کے مورخ اس کنیت اور لقب سے بالکل نا آشنا ہیں۔

(۳) مفتاح التواریخ : ۳۴۳، قاموس المشاہیر : ۲/ ۷، بہادر شاہ ظفر : ۴ و ۱۶ - (باقی)

لیکن اُن کے مرنے کے بعد نواب زینت محل نے گود لے لیا تھا(١)

ولادت ، حلیہ ، اخلاق

عزیزالدین عالمگیر ثانی کو بادشاہ فرخ سیر نے جہاندارشاہی قاعدے کے مطابق قید کر دیا تھا(٢) - اسی حالت میں ١٧ ذیقعدہ سنہ ١١٤٠ھ (١٤ جون سنہ ١٧٢٨ع) کو شاہ عالم پیدا ہوئے(٣) -

---

(بقیہ) تھامس ولیم بیل نے اپنی انگریزی کتاب اورینٹل بیاگرافیکل ڈکشنری (ص ١٠٩ و ٣٦١ و ٤٢٨) میں غلطی سے «بلال کنور» لکھا تھا - قاموس‌المشاہیر میں بھی ، جو اسی کتاب پر مبنی ہے ، اس غلطی کا اعادہ ہوا ہے -

(١) مفتاح اور قاموس میں لال کنور ہی کو ملقب بہ زینت محل بتایا ہے - لیکن شاہ عالم نامہ : ٥١ و ١٧٤ سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب زینت محل خاندان سیادت سے تعلق رکھتی تھیں - اس صورت میں ان کا نام لال کنور نہیں ہو سکتا - واقعات اظفری (١٧٥ الف) میں لفظ «تنبیہ» کے تحت لکھا ہے کہ نواب زینت محل شاہ عالم کی سوتیلی ماں تھیں - خیرالنسا بیگم ملقب بہ نواب عمدۃالزمانی بیگم کے علاوہ ان کے کوئی اولاد نہ تھی ، اس لیے شاہ عالم کو متبنی کر لیا تھا - سیرالمتاخرین : ٥٩٤٢ میں بھی یہی لکھا ہے کہ زینت محل ان کی سوتیلی ماں تھیں - حقیقی ماں کے مرنے کے بعد انھوں نے گود لے لیا تھا - ان بیانوں کی روشنی میں شاہ عالم نامہ کا نواب زینت محل کو سیدانی اور والدۂ بادشاہ کہنا ، اور مفتاح کا ان کی ماں کو موسومہ بہ لال کنور بتانا یہ دونوں امر قابل تسلیم قرار پاتے ہیں -

(٢) واقعات اظفری : ٨ الف ، مفتاح التواریخ : ٢٩٨

(٣) مرآۃالاشباہ : ٥٣ ، مفتاح التواریخ ، قاموس المشاہیر ، تاج التواریخ - مولف شاہ عالم نامہ (ص ١٠٥) نے ١١٧٢ھ (١٧٥٩ع) میں شاہ عالم کی عمر کا ٣٢ واں برس بتایا ہے - تاریخ عالمگیر ثانی (الیٹ : ١٤٢،٨) میں سنہ ١١٦٧ھ (١٧٥٤ع) میں عالمگیر کے بڑے بیٹے (شاہ عالم) کی عمر ٢٨ برس کی لکھی ہے - ان (باقی)

ان کا قد لمبا اور شاندار اور چہرہ خوش قطع اور بارعب تھا۔ جوانی میں خط و خال شگفتہ ہونگے۔ لیکن بڑھاپے میں چہرے سے افسردگی و ملال ٹپکنے لگا تھا(۱)۔

مزاج میں رحم و کرم، اور دل و دماغ میں حوصلہ اور جرأت تھی۔ مگر سلطنت کا بار اٹھانے والی صفات کی کمی تھی۔ جلد رائے بدل دیتے، اور ہر خوشامدی پر اعتماد کر لیتے تھے(۲)۔ غالباً الہ‌آباد کی بیکاری نے کاہل اور عیش پرست بنایا، اور مسلسل ناکامیوں کے دکھہ نے اس کی تکمیل کی۔ روہیلوں پر فتح پانے کے بعد ہمہ تن عیش و عشرت بن کر رہ گئے تھے(۳)۔ یوں تو صبر و تحمل کا مادہ شروع سے موجود تھا، لیکن آخرِ عمر میں اس کا اظہار جس عمدگی سے کیا ہے، وہ بینظیر ہے۔ اس زمانے میں عبادت و ریاضت زیادہ کرنے لگے تھے، اور ثواب کے خیال سے روزانہ قرآنِ مجید کی کتابت بھی کرتے تھے(۴)؛

(بقیہ) دونوں بیانوں سے ۱۱۴۰ھ ہی کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن مولف خمخانۂ جاوید (ج ۱، ص ۱۰۵) نے ۱۱۳۱ھ (۱۷۱۹ع) کو سال پیدایش لکھا ہے۔ فرینکلن (تاریخ شاہ عالم انگریزی: ۱۹۵) اس کا حامی نظر آتا ہے، اس لیے کہ وہ ۱۷۹۴ع (۱۲۰۸ھ) میں بادشاہ کی عمر کا ۷۵ واں سال بتاتا ہے، جس کے حساب سے ۱۷۱۹ع (۱۱۳۱ھ) سال ولادت ٹھہرتا ہے۔

(۱) فرینکلن : ۱۹۵

(۲) فرینکلن و تکملۃ الشعرای شوق : ۳۹ب

(۳) جام جہان نما : ۱۷۲ب

(۴) مجموعۂ نغز : ۱،۱۷ ، تذکرۂ ہندی گویان : ۴

شاہ عالم بزرگوں کا بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ خواجہ میر درد کے ہاں ہر مہینے صوفیوں کا ایک جلسہ ہوتا تھا۔ اس میں ایک دفعہ بلا اطلاع چلے گئے۔ اتفاقاً اُس دن پانو میں درد تھا، اس لیے بیٹھ کر ذرا پانو پھیلا دیا۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ یہ امر فقیر کے دابِ محفل کے خلاف ھے۔ بادشاہ نے عارضے کا عذر کیا، تو خواجہ صاحب نے کہا کہ اگر طبیعت عالی ناساز تھی، تو تکلیف کرنے کی کیا ضروت تھی (۱)۔

خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ عبدالقادر جیلانی سے بے حد عقیدت تھی۔ قلعۂ معلی میں ان کا عرس بڑی دھوم دھام سے کیا جاتا تھا۔ شبِ عرس کو بڑی شان سے رنگا رنگ کی مہدی آتی، چراغاں ہوتا، آتشبازی چھوٹتی، محفل سماع منعقد ہوتی اور خیر خیرات کی جاتی تھی (۲)۔

اکبر کے عہد سے مغل بادشاہوں کے محل میں ہندو رانیاں راج کر رھی تھیں۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ قلعے سے مذہبی تعصب رخصت ہو گیا۔ شاہ عالم بھی ہندو ماں کے بیٹے تھے۔ ہولی، دوالی، بسنت سب کچھ مناتے، اور ان تیوھاروں کی تمام رسمیں برتتے تھے۔ «نادراتِ شاھی» کی مختلف ہندی نظمیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ھے کہ عید، بکرید، آخری چارشنبہ اور عرسوں سے ہولی، دوالی وغیرہ کا اھتمام کسی طرح کم نہ ہوتا تھا۔

---

(۱) آب حیات: ۱۸۶، طبع دوازدھم، خمخانہ: ۳، ۱۶۹

(۲) دوران سفر میں بھی بادشاہ بزرگان دین کے مزاروں پر فاتحہ خوانی کے لیے جاتے تھے۔ ملاحظہ ہو شاہ عالم نامہ: ۶۹ و ۱۰۳ و ۱۱۷ و ۱۶۰

تعلیم و تربیت

شاہ عالم مشرقی زبانوں میں سے فارسی ، اردو ، بھاشا اور پنجابی کی نظم و نثر دونوں پر قادر تھے(۱) ۔ فنِ انشا میں وہ درجہ پایا تھا کہ ان کے ہمرتبہ اشخاص میں نظیر نہیں ملتی(۲) ۔ عربی ، سنسکرت اور ترکی بھی جانتے تھے(۳) ۔ خطاطی بھی سیکھی تھی ۔ اور نستعلیق و نسخ دونوں خط خوب لکھتے تھے ۔ سنہ ۱۱۹۹ھ (۱۷۸۵ع) میں گلستان کا نسخہ پورا کیا ، تو سیدالشعرا نے «شاہ عالم نبشست» سے اس کی تاریخ نکالی ۔ کتابوں کے علاوہ کتبے بھی لکھا کرتے تھے ۔ آخر میں قرآنِ مجید کی کتابت روزانہ کے مشاغل میں شامل کر لی تھی(۴) ۔ تصوف کا مطالعہ بھی کیا تھا ، اور سید محمد مراد درویش سے بیعت تھے(۵) ۔

---

(۱) مجموعۂ نغز : ۱، ۱ ، تکملۃ الشعرا : ۳۹ب ، تذکرۂ ہندی گویاں : ۴ ۔ پنجابی دوہوں کے لیے ملاحظہ ہو نادرات شاہی : ۲۰۶ و ۲۱۰ و ۲۲۳

(۲) فرینکلن : ۱۹۵

(۳) مجموعۂ نغز میں سنسکرت جاننے کا ذکر موجود ہے ۔ عربی مذہبی زبان تھی ، اس لیے یقیناً شاہ عالم کو اس کی تعلیم ہوئی ہو گی ۔ آخر عمر کی تلاوت و کتابت قرآن مجید سے اس کی تائید ہوتی ہے ۔ ترکی اکثر تیموری شاہزادے سیکھتے تھے ۔ اظفری نے لکھا ہے (واقعات ۔ الف) کہ میں نے شاہ عالم کو اپنے ترکی کے اشعار لکھ کر دیے ۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ شاہ عالم ترکی بھی جانتے تھے ۔

(۴) وقائع عالمشاہی : ۳۲ الف ۔ تذکرۂ ہندی گویان ۔

(۵) کتابخانۂ عالیہ کے لیے حال ہی میں تحفۃ الملوک فارسی کا ایک قلمی نسخہ خریدا گیا ہے ۔ اس کے کاتب سید حسینی بادشاہ نے خاتمۂ کتاب میں اپنے آپ کو نبیرۂ سید محمد مراد درویش مرشد پادشاہ غازی شاہ عالم ثانی لکھا ہے ۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں بحیات شاہ عالم لکھی گئی تھی ۔

فنونِ سپاہگری سے بھی واقفیت تھی۔ موسیقی میں بھی دخل تھا، اور غالباً اس فن میں استاد نذر علی کے شاگرد تھے(۱)۔

ولیعہدی

شاہ عالم کی قسمت نے ۲۸ ویں سال کی عمر میں نیا پلٹا کھایا۔ ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ھ (۲ جون ۱۷۵۴ع) کو عماد الملک نے ان کے باپ کو عالمگیر ثانی کے لقب سے تخت پر بٹھایا، اور خود وزارت کا عہدہ اختیار کر کے جزو کل کا مالک بنا(۲)۔ شاہ زادے نے نظربندی سے نکل کر اپنے آپ کو ہندوستان کا ولی عہد پایا۔ اور ان کے جوان دل میں طرح طرح کی امنگیں پیدا ہونے لگیں۔ لیکن عماد الملک کٹھ پتلی کی طرح بے بس بادشاہ اور ولی عہد چاھتا تھا۔ اُسے شاہزادے کی حرکتوں سے کھٹکا پیدا ہوا، اور ان کے آزار کے درپے ہوا۔ بادشاہ نے عماد الملک کے ڈر سے ولی عہد کو جھجر اور ھانسی کے پرگنے جاگیر مین دے کر دھلی سے چلے جانے کی اجازت دیدی۔

---

(۱) نادرات شاہی : ۴۳۔

(۲) سیر المتاخرین : ۲/۹۴، نشتر عشق : ۳۶۹/ب، مفتاح التواریخ : ۳۳۵ و ۳۴۰، تاریخ ہندوستان : ۹، ۳۶۹۔ لیکن تاریخ عالمگیر ثانی (الیٹ : ۸، ۱۴۲) میں گیارہ اور وقائع عالمشاہی : ۲ب میں بیس شعبان کو عالمگیر ثانی کی تخت نشینی تحریر ھے۔ فرینکلن نے (ص ۴) سہواً اسے نومبر ۱۷۵۵ع کا واقعہ بتایا ھے۔ اسی طرح ذکاء اللہ صاحب نے شعبان کو غلطی سے جولائی کے مطابق لکھہ دیا ھے۔

ولی عہد نے رجب ۱۱۷۰ھ (مارچ ۱۷۵۷ع) میں تال کٹورا پہنچ کر آزادی اور اطمینان کا سانس لیا، اور سلطنت کو وزیر کے پنجے سے چھڑانے کے لیے بھرتی شروع کردی۔ عمادالملک کو اس خبر سے وحشت ہوئی اور اُس نے زبردستی بادشاہ سے شقے لکھوا کر انھیں دوبارہ دھلی بلا لیا۔ ولی عہد نے احتیاطاً جمنا کے کنارے علی مردان خاں کی حویلی میں قیام کیا۔ وزیر نے بحلف اقرار کیا تھا کہ شاھزادے کی آزادی میں دخل اندازی نہ کرے گا، مگر اُس نے بد عہدی کی اور ۱۱ رمضان سنۂ مذکورہ (۳۰ مئی ۵۷ع) کو صبح تڑکے ولی عہد کے مسکن کا محاصرہ کر لیا(۱)۔

سہارنپور کو روانگی

ولی عہد بڑی مشکل سے جمنا پار ھو کر سیدھے ھانسی حصار چلے گئے۔ وھاں سے نجیب الدولہ کی دعوت پر کنجپورے کے راستے میراں پور پہنچے اور ۱۰ ذی حجہ سنۂ مذکورہ (۲۶ اگست ۵۷ع) کو عید کی نماز وھیں ادا کی۔ نجیب الدولہ نے بڑی آؤ بھگت کی اور پچاس ھزار روپے ماھوار ان کے اخراجات کے نام سے پیش کرنا شروع کیے۔ دراصل نجیب الدولہ ولی عہد کو سامنے رکھ کر عمادالملک سے انتقام لینا چاھتے تھے۔ ولی عہد کا بھی یہی مقصد تھا کہ وزیر کو زیر کر کے بادشاہ اور سلطنت کو آزاد کرا لیا جائے۔ آٹھ مہینے تک اسی امید میں پڑے رھے۔

---

(۱) سیرالمتاخرین : ۵۹۰۲، شاہ عالم نامہ : ۳۰ و ۳۸ و ۴۴، جام جہان نما : ۱۰۲۰۲، ملخص التواریخ : ۱۹۱ الف۔

نجیب الدولہ اس مہم کو روھیلوں اور جاٹوں کی مدد سے سر کرنا چاھتے تھے ۔ جب ان کی طرف سے امداد میں پس و پیش دیکھا ، تو مجبوراً ولی عہد کو پورب جانے کی صلاح دی(۱) ۔

لکھنئو کا ورود

ولیعہد پچھلی امیدوں پر پانی پھیر کر ۹ جمادی الاولی سنہ ۱۱۷۱ھ (۱۹ جنوری ۱۷۵۸ع) کو لکھنئو میں داخل ھوے(۲) ۔ شجاع الدولہ نے ان کی شان کے مطابق استقبال کیا اور ھاتھی ، گھوڑے ، خیمے ڈیرے سارا امارت کا سامان مہیا کر کے پچاس ھزار روپے کی نذر پیش کی(۳) ۔ مگر وہ عماد الملک کے ڈر سے شاھزادے کو اپنے پاس ٹھہرانا نہیں چاھتا تھا ۔

بنگال میں نواب سراج الدولہ کی جگہ انگریزوں نے میر جعفر کو ناظم بنا دیا تھا ۔ ابھی کچھ ھی دن نظامت کو گزرے تھے کہ سارا ملک اُس کے ھاتھوں تنگ آ گیا ۔ محمد قلی خاں ، الہ آباد کا صوبیدار ، عرصے سے بنگال پر قبضے کا خواھاں تھا ، اور ولی عہد کی دھلی سے روانگی کے بعد

---

(۱) سیر المتاخرین : ۶۰۰۲ ، ملخص التواریخ : ۱۹۱ الف - ۱۹۲ الف ، جام جہان نما : ۲ ، ۱۰۲ ؛ مفتاح التواریخ : ۳۴۱ - فرینکلن نے نجیب الدولہ کے پاس ایک برس کا قیام لکھا ھے - وقائع عالمشاھی کے مولف نے اسے ۱۱۶۷ھ (۱۷۵۴ع) کا واقعہ بنایا ھے - شاہ عالم نامہ سے معلوم ھوتا ھے کہ شاہ عالم نجیب الدولہ کے روکنے کے باوجود محمد قلی خاں کی دعوت پر الہ آباد گئے تھے -

(۲) سیر المتاخرین : ۶۱۰۲ ، ملخص : ۱۹۲ الف ، جام جہان نما : ۲ ، ۱۰۳ - شاہ عالم نامہ : ۶۶ میں ۸ تاریخ کو شجاع الدولہ کا ولی عہد کے پاس آنا لکھا ھے -

(۳) شاہ عالم نامہ : ۶۵ ، سیر المتاخرین اور ملخص میں ایک لاکھ کی نذر کا ذکر ھے -

اُنہیں الہ آباد آنے کی دعوت دے چکا تھا۔ شجاع الدولہ بھی محمد قلی خاں کے ارادے سے واقف تھا۔ خلوت میں ولی عہد نے بنگال پر حملے کا ارادہ ظاہر کیا، تو شجاع الدولہ نے پر زور تائید کی، کیوں کہ اس طرح اُسے عماد الملک کی مخالفت سے بچنے اور محمد قلی خاں کے بعد الہ آباد پر قبضہ کرنے کا موقع ملتا تھا۔

بنگال پر حملہ

ولی عہد بنگال کی فتح کے پر مسرت خیال میں مگن ہو کر دوسرے دن الہ آباد روانہ ہو گیا۔ محمد قلی خاں نے لشکر تیار کر کے ۷ رجب سنہ ۱۱۷۲ھ (۷ مارچ ۱۷۵۹ع) کو ولی عہد کے ساتھ کرم ناسا ندی کو پار کیا (۱)۔ ابتدائی لڑائیوں میں شاہزادے کا پلہ برابر بھاری رہا۔ لیکن انگریزی فوج کی آمد کی خبر نے محمد قلی خاں کو دل برداشتہ کر دیا۔ شاہزادے نے بھی یہی مناسب سمجھا کہ اس وقت محاصرہ اٹھا لے۔ چنانچہ محمد قلی خاں الہ آباد چلا گیا۔ اور ولی عہد ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۲ھ (۲۱ جولائی ۱۷۵۹ع) کو ریوان مکند پور میں فروکش ہوئے (۲)۔

بادشاہی

مگر وہ اس ناکامی سے پست ہمت نہ ہوئے تھے۔ ۲۷ محرم سنہ ۱۱۷۳ھ (اکتوبر ۱۷۵۹ع) کو دوبارہ بہار کی طرف رخ کیا۔ ۲۹ ربیع الآخر (۸ دسمبر) کو سون عبور کر کے کھٹولی میں قیام کیا۔

---

(۱) شاہ عالم نامہ : ۷۱

(۲) شاہ عالم نامہ : ۸۸

پہلی جمادی الاولی کو دھلی سے خبر آئی کہ عماد الملک نے ۸ ربیع الآخر سنۂ مذکورہ (۲۹ نومبر) کو عالمگیر ثانی کو قتل کرا دیا (۱)۔

فوراً دولت خواھوں نے تخت تیار کیا ، اور ۴ جمادی الاولی (۲۴ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ع) کو شاھزادے نے موضع کھٹولی میں شاہ عالم لقب کے ساتھہ اپنی بادشاھت کا اعلان کر دیا۔ نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ نے برے وقت میں مدد کی تھی ، بادشاہ نے پہلے کو امیر الامرائی اور دوسرے کو وزارت کا خلعت بھیجا ، اور منیر الدولہ کو احمد شاہ ابدالی کے دربار میں اپنا سفیر مقرر کیا (۲)۔

جشن کی رسموں سے فارغ ھوکر ۲ ماہِ مذکور کو لشکر نے حرکت کی۔ ۲۱ جمادی الآخرہ (۲۸ فروری ۱۷۶۰ع) کو رام نراین نے آگے بڑھ کر روکا ، مگر شکست کھائی اور زخمی ھوکر پٹنے میں بند ھوگیا۔ شاھی لشکر نے پٹنے کا محاصرہ کر لیا۔ اتنے میں انگریزی فوج راجہ کی مدد کو پہنچ گئی۔ سال بھر تک بادشاہ نے ھاتھہ پانو مارے ، مگر آخر میں کامیابی کا سہرا انگریزوں کے سر رھا۔ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۴ھ (جنوری ۱۷۶۱ع) میں پھر بادشاہ نے موسیو لا فرانسیسی کی مدد سے انگریزوں کا مقابلہ کیا ،

---

(۱) شاہ عالم نامہ : ۹۰ ببعد میں ۷ ربیع الآخر تاریخ قتل مذکور ھے - وقائع عالمشاھی : ۳ الف میں سنہ ۱۱۷۱ھ لکھہ دیا ھے - مفتاح التواریخ : ۳۴۱ و ۳۴۲ پر جو قطعات تاریخ لکھے ھیں ، ان سے عالمگیر کا سنہ ۱۱۷۳ھ ھی میں شہید ھونا ثابت ھوتا ھے ، لیکن تاریخ کے سلسلے میں ایک روایت ۱۸ ربیع الآخر کی بھی تحریر ھے -

(۲) شاہ عالم نامہ : ۱۰۳ ، لیکن صفحۂ ۱۰۴ کے انگریزی حاشیے میں مرتب کتاب نے اسے سنہ ۱۷۶۰ھ کا واقعہ قرار دیا ھے ، اور یہ غلطی آخر تک جاری رھی ھے-

اور بڑے کشت و خون کے بعد اپنے آپ کو انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ انگریز سردار انہیں لے کر پٹنے چلے آئے، اور قلعے میں ٹھہرایا (۱)۔

ابھی بادشاہ پچھلی جنگ کی تیاری ھی کر رھے تھے کہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۴ھ (۲۰ اکتوبر ۱۷۶۰ع) کو میر جعفر کا داماد میر قاسم انگریزوں کی مدد سے بنگال کا ناظم بن گیا۔ بادشاہ کی شکست اور پٹنے کے قیام کی اُسے اطلاع ملی، تو سیدھا حاضرِ دربار ھوا، اور چوبیس لاکھ روپے سالانہ خراج ادا کرنے کی شرط پر بادشاہ سے نظامت کی سند حاصل کر لی(۲)۔

الہ آباد کو واپسی

بادشاہ بنگال کی فتح کی طرف سے نا امید ھو چکے تھے۔ اتنے میں منیر الدولہ، احمد شاہ ابدالی کے پاس سے واپس آئے، اور بحالیٔ سلطنت کا مژدہ سنایا۔ ادھر شجاع الدولہ اور دوسرے امرا کی عرضیاں پہنچیں کہ حضور واپس تشریف لے آئیں۔ چونکہ اس صورت میں پھر کچھ امید کی جھلک تھی، بادشاہ نے انگریزوں کی قید جیسی مہمانداری سے نکلنا چاھا، اور آخر شوال سنہ ۱۱۷۴ھ (مئی ۱۷۶۱ع) میں پٹنے سے کوچ کر دیا۔ شجاع الدولہ یہ خبر سن کر استقبال کو چلے، اور ۱۶ ذیقعدہ کو قدمبوسی کا شرف حاصل کر کے ۵ ذی حجہ (۸ جولائی) کو الہ آباد لے آئے۔ بادشاہ کو یہاں بھی آزادی نصیب نہ ھوئی، اور

---

(۱) تاریخ ہندوستان: ۳۱۲/۹ بعد، عہد نامۂ دھلی: ۳۶۲

(۲) تاریخ ہندوستان: ۳۱۳/۹ و مفتاح التواریخ: ۳۴۴

وہ تقریباً ڈھائی سال شجاع الدولہ کے ساتھ چار وناچار گھومتے پھرے۔ اس عرصے میں شجاع الدولہ نے بندیل کھنڈ کو مرہٹوں سے پاک کر لیا۔ ان سب لڑائیوں میں بادشاہ بھی شریک رہے۔ اور وزیر کی ترقی کا تماشہ دیکھتے رہے(۱)۔

بکسر کی لڑائی

قضا را میر قاسم کی انگریزوں سے بگڑی، اور وہ آخر میں شکست کھا کر شجاع الدولہ کے پاس الہ آباد آ گیا۔ وزیر نے بظاہر اُس کی مدد اور بباطن بنگال کو اپنے قبضے میں کرنے کے لیے بادشاہ کے جھنڈے تلے عظیم الشان لشکر اکٹھا کیا، اور بہار پر چڑھ دوڑے۔

۲٦ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۸ھ (۲۳ اکتوبر ۱۷٦۴ع) کو انگریزوں کی تھوڑی سی فوج نے شاہ و وزیر کے ٹڈی دل لشکر کو شکست دیدی۔ شجاع الدولہ جان بچا کر روھیل کھنڈ آ گئے، اور بادشاہ اپنے آپ کو بے یار و مددگار پا کر انگریز سرداروں کے ساتھ الہ آباد واپس چلے آئے۔

یہ لڑائی ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کر گئی۔ اب تک انگریز ہندوستان میں تجارت کرتے تھے۔ اس فتح کے بعد تین بڑے صوبوں کے حاکم اور آیندہ پورے ملک کے بادشاہ بن گئے۔ کسی شاعر نے اس فتح کی تاریخ کا کتنا حسبِ حال مصرعہ کہا ھے:

در ھند امیر شد فرنگی

---

(۱) سیر المتاخرین: ۲: ۷۰، تاریخ ہندوستان: ۹، ۳۱۳

۲۴ صفر سنہ ۶ جلوس و سنہ ۱۱۷۹ھ (۱۲ اگست ۱۷۶۵ع) کو بادشاہ نے ہر سہ صوبۂ بنگال کی دیوانی انگریزوں کو عطا کر دی۔ اس کے عوض میں انگریزوں نے ۲۶ لاکھ روپے سالانہ بنگال کے محصول میں سے دلانے کی ضمانت کی، اور ۲۸ لاکھ روپے سالانہ آمدنی کے دو صوبے، الہ آباد اور کوڑہ جہان آباد بادشاہ کی جاگیر میں دیے گئے۔ بادشاہ کا قیام الہ آباد میں قرار پایا، اور انگریزی فوج حفاظت کو متعین ہوئی۔ اب گویا بادشاہ انگریزوں کی قید میں تھے(۱)۔ کھانے کے ۱۸ سو روپے ماہوار شجاع الدولہ پیش کرتے تھے(۲)۔

الہ آباد کا قیام

الہ آباد میں شاہ عالم کا قیام تقریباً سات برس رہا۔ پچھلی ناکامیوں نے اُنھیں بہت افسردہ کر دیا تھا۔ ضرورت تھی کہ کسی طرح دل بہلاتے۔ اتفاق سے صحبت میں بعض کمینہ اور نالائق امیر بھی جمع ہو گئے۔ اُنھوں نے ناچنے گانے والی نوچیاں پیش کرنا شروع کر دیں۔ نتیجہ یہ نکلا

(۱) سیر المتاخرین: ۲، ۸۱؛ مفتاح التواریخ: ۳۴۶؛ تاریخ ہندوستان: ۹، ۳۱۴۔ انگریزوں نے جو رقم سالانہ شاہ عالم کو دلانے کا وعدہ کیا تھا، اس کی مقدار میں مورخین کا اختلاف ہے۔ یہاں عہد نامۂ شاہ عالم مندرجۂ عہد ناموں: ۱، ۵۲ کے مطابق رقم لکھی گئی ہے۔ بعض کتابوں میں الہ آباد کی آمدنی ۲۲ لاکھ لکھی ہے۔

(۲) مجموعۂ مکاتیب فارسی قلمی ۶۵ الف، مکتوب اکبر شاہ بنام گورنر جنرل نمبری ۹، ۲۰۹، فن انشا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ رقم سعادت علی خاں کے عہد میں بھی دو تین بار دہلی میں موصول ہوئی تھی، اس کے بعد بند ہو گئی۔ اکبر شاہ نے اس کے اجرا کی درخواست کی تھی۔

کہ ہر وقت ناچ گانے کا مشغلہ رہنے لگا، اور اس طرح مزاج میں عیش پرستی اور کاہلی کا وہ بیج جم گیا، جو آگے چل کر پورے خاندان کی تباہی کے پھل لایا (۱)۔

بادشاہ کے پیچھے دہلی کی حالت

عالمگیر ثانی کے شہید ہو جانے کے بعد ہندوستان میں مرہٹوں نے زور پکڑا۔ عمادالملک نے اُن سے میل کر کے نجیب الدولہ کو سکر تال میں گھیر لیا۔ روہیلے احمد شاہ سے امداد کے طالب ہوئے۔ وہ خود لاہور پر مرہٹوں کے قبضے سے غضبناک ہو رہا تھا۔ اس بلاوے پر شروع سنہ ۱۱۷۳ھ (اگست ۱۷۵۹ع) میں اٹک پار کر کے آن کی آن میں مرہٹوں کے سر پر آ پہنچا۔ عمادالملک تو بھرتپور بھاگ گیا، اور دتا سیندھیا نے دہلی کے نواح میں احمد شاہ سے مقابلہ کیا۔ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۳ھ (جنوری ۱۷۶۰ع) میں احمد شاہ نے اُسے شکست دے کر قتل کر دیا (۲)۔

دتا کے مارے جانے کی خبر سن کر سدا شیو بھاؤ مقابلے کو آیا اور ۱۹ ذیحجہ سنہ ۱۱۷۳ھ (۲ اگست ۱۷۶۰ع) کو دہلی پر قبضہ کر کے خوب لوٹ کھسوٹ مچائی۔ احمد شاہ انوپ شہر میں تھا۔ یہ خبر سن کر بجلی کی طرح دہلی پہنچا، اور بدھ کے دن ٦ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۴ھ (۱۲ جنوری ۱۷٦۱ع) کو پانی پت کے میدان میں بھاؤ اور اُس کی فوج

(۱) سیرالمتاخرین، تاریخ ہندوستان۔
(۲) سیرالمتاخرین: ۲،٦۵ ، جام جہان نما ٦۱ ب ، تاریخ ابراہیم خاں (الیٹ: ۸،۲۷۶)
میں اسے جمادی الاولی کا واقعہ بتایا ہے۔

کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھدیا - اس کے بعد دھلی آیا اور میرزا جوان بخت کو شاہ عالم کی جگہ بٹھا کر نئے سرے سے نجیب الدولہ کو امیرالامرا مقرر کیا ، اور ۱۶ شعبان سنۂ مذکورہ (۲۳ مارچ ۱۷۶۱ع) کو قندھار واپس چلا گیا (۱) -

جاٹوں اور سکھوں کا زور

مرھٹوں کا زور ٹوٹا ، تو جاٹوں نے سر اٹھایا - بھرتپور کا راجہ سورج مل اس گروہ کا سردار تھا - ابدالی کے چلے جانے کے بعد اُس نے آگرے پر قبضہ کر لیا تھا - اب جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۷ھ (دسمبر ۱۷۶۳ع) میں دھلی پر حملہ بول دیا (۲) - وہ اس لڑائی میں مارا گیا ، تو اُس کے بیٹے جواھر سنگھ نے ملھار راو مرھٹہ اور عمادالملک کی مدد سے دوبارہ دھلی کو گھیر لیا - چار مہینے کے محاصرے کے بعد مجبور ھو کر نجیب الدولہ نے احمد شاہ ابدالی کو مدد کے لیے لکھا - جواھر سنگھ یہ خبر سن کر ، شروع سنہ ۱۱۷۸ھ (اگست ۱۷۶۴ع) میں نجیب الدولہ سے صلح کر کے واپس ھو گیا - نجیب الدولہ نے مشرق میں جاٹوں سے نجات پائی ، تو مغرب میں سکھوں نے سر اٹھایا ، اور دھلی کو خطرے میں ڈال دیا - احمد شاہ نے لاھور پہنچ کر اُن کی سرکوبی کی ، تو کچھ دن چین سے گزرے -

---

(۱) سیرالمتاخرین : ۲ ، ۶۷-۷۰ ؛ جام جہان نما : ۶۳۴۲ الف ببعد ؛ تاریخ ہندوستان : ۹ ، ۳۱۵ -

(۲) مفتاح التواریخ : ۴۴۵ - مجمع الاخبار (الیٹ : ۸ ، ۳۶۳) میں اسے آغاز ۱۱۷۸ھ (۱۷۶۴ع) کا واقعہ لکھا ہے -

مرہٹوں کی دوبارہ آمد

جواہر سنگھ کے مرجانے کے بعد سنہ ۱۱۸۳ھ (۱۷۶۹ع) میں مادھوراو پیشوا ۸۰ ہزار سوار لے کر آگرے پر چڑھ آیا، اور نول سنگھ کو شکست دیکر دہلی کا رخ کیا۔ اس زمانے میں سکھوں نے دوآبے میں لوٹ مار مچادی تھی۔ نجیب الدولہ نے سوچا کہ مرہٹوں کی مدد سے اس بلا کو سر سے ٹالا جائے۔ چنانچہ اُنھوں نے دوآبے کے کچھ ضلعے دے کر مرہٹوں سے صلح کر لی۔ مگر وہ تھوڑے عرصے کے بعد رجب سنہ ۱۱۸۴ھ (اکتوبر ۱۷۷۰ع) میں فوت ہو گئے۔

اب مرہٹوں نے پورے ملک پر حکومت کرنے کا منصوبہ باندھا۔ اس کی آسان صورت یہ تھی کہ بادشاہ کو الہ آباد سے بلا کر دار السلطنت میں رکھا جائے، اور اُن کی آڑ میں من مانی کارروائیاں کی جائیں۔ چنانچہ یہاں سے بادشاہ کی خدمت میں عرضیاں بھیجی گئیں کہ دہلی واپس آکر اپنی موروثی سلطنت پر حکومت فرمائیں۔ ضابطہ خاں مرہٹوں کے خوف سے دہلی چھوڑ کر اپنی جاگیر چلے گئے، اور دہلی پر مرہٹوں کا قبضہ ہو گیا (۱)۔

بادشاہ کی دہلی میں آمد

بادشاہ الہ آباد میں رہتے رہتے تنگ آچکے تھے۔ چاہتے تھے کہ دہلی چلے آئیں، مگر کوئی سبیل پیدا نہ ہوتی تھی۔ جب انھیں مرہٹوں کی دعوت ملی، تو انگریزوں اور شجاع الدولہ دونوں کی مرضی

---

(۱) سیر المتاخرین: ۲، ۸۴ و ۸۵ مفتاح التواریخ: ۳۵۱ و ۳۵۲، تاریخ ہندوستان: ۹، ۳۱

کے خلاف روانا ہوگئے۔ فرخ آباد میں مرہٹہ سرداروں نے قدمبوسی حاصل کی۔

بادشاہ فرخ آباد میں قیام کرتے اور نئے نواب سے نذرانہ لیتے ہوے ۲۹ رمضان سنہ ۱۱۸۵ھ (۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ع) کو دھلی میں داخل ہوے (۱)۔

ضابطہ خاں پر حملہ

مرہٹوں کی راہ میں سب سے بڑا کانٹا روہیلے تھے۔ انھوں نے بادشاہ کو ابھارا کہ ضابطہ خاں پر حملہ کر دیا جائے۔ بادشاہ نے نجیب الدولہ کی وفاداری اور خدمت کی پروا نہ کی، اور شوال سنہ ۱۱۸۵ھ (جنوری ۱۷۷۲ع) میں روہیلوں پر فوج کشی کر دی۔ ضابطہ خاں مقابلے کی ہمت نہ پاکر پہلے سکرتال میں قلعہ بند ہوے اور بعد ازاں بھاگ کر شجاع الدولہ کے پاس چلے گئے۔ مرہٹوں نے اُن کے بال بچے پکڑ لیے، مال اسباب لوٹ لیا اور غوث گڑھ کے علاوہ پورا سہارنپور کا علاقہ شاہی قبضے میں چلا گیا۔ بادشاہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۶ھ (جون ۱۷۷۲ع) میں فتح کا پرچم اڑاتے شہر میں داخل ہوے (۲)۔

---

(۱) وقائع عالم شاہی: ۳ب میں نرسنگھہ داس خوشدل تخلص کا یہ قطعۂ تاریخ آمد مندرج ہے:

بر سر اہل شہ جہان آباد — سایہ گسترد ظل سبحانی

روز تشریف بست و نہ رمضان — سال تاریخ «عید رمضانی»

(۲) سیر المتاخرین: ۲، ۸۷؛ جام جہان نما: ۲، ۹۷ الف ببعد۔ تاریخ ہندوستان: ۹، ۳۲۱

مرہٹوں سے نجات کی تدبیر

مرہٹوں نے اس لوٹ میں سے بادشاہ کو کچھ حصہ نہ دیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے کاموں میں بھی وہ ان کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ نے ان سے چھٹکارا پانے کی یہ تدبیر نکالی کہ مرہٹوں کو تو نول سنگھ جاٹ پر چڑھائی کرنے بھیجا، اور نجف خاں کو، جنہوں نے روہیلوں کی جنگ میں بڑی بہادری دکھائی تھی، بخشی مقرر کر کے مغل فوج بھرتی کرائی۔ مرہٹے اس بات کو پا گئے۔ انہوں نے ضابطہ خاں سے معقول تاوان کے بدلے میں امیر الامرائی دلا دینے کا وعدہ کرلیا۔ تکوجی جاٹوں کو چھوڑ کر دہلی آیا، اور بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ ضابطہ خاں کو امیر الامرا بنا دیا جائے۔ بادشاہ نے اس درخواست کو رد کر دیا۔ مرہٹوں نے بزور شمشیر ضابطہ خاں کا قصور معاف کرا کے جاگیر اور امیر الامرائی کا منصب دلایا۔ اب مرہٹے بادشاہ پر اسدرجہ حاوی ہو گئے تھے کہ شوال سنہ ۱۱۸۶ھ (دسمبر ۱۷۷۲ع) میں بادشاہ سے الہ آباد اور کوڑہ جہان آباد کی سند جاگیرداری بھی لکھوالی۔ اس کے بعد روہیل کھنڈ پر حملہ کر کے لوٹ مار شروع کر دی۔

خدا کی قدرت کہ جمادی الاولی سنہ ۱۱۸۶ھ (اگست ۱۷۷۲ع) میں نارائن راو پیشوا مارا گیا۔ یہ خبر مرہٹوں کو پہنچی، تو وہ روہیلوں سے صلح کر کے سنہ ۱۱۸۷ھ (۱۷۷۳ع) میں دکن واپس چلے گئے، اور بادشاہ کو اُن سے نجات مل گئی (۱)۔

---

(۱) مفتاح التواریخ۔

نجف خاں کا عروج

مرھٹوں کے چلے جانے کے بعد مرزا نجف خاں نے زور پکڑا۔ یہ بڑا بہادر اور مدبر سردار تھا۔ پہلے محمد قلی خاں صوبہ دارِ الہ آباد کا ملازم رہا۔ اس کے بعد میر قاسم کا متوسل بنا۔ پھر منیر الدولہ کے توسط سے الہ آباد میں شاھی ملازمت اختیار کر کے دھلی چلا آیا۔ اس نے اپنی جان نثاری سے «ذوالفقار الدولہ نواب نجف خاں بہادر غالب جنگ» خطاب پہلے ھی حاصل کر لیا تھا۔ اب اس نے پہلے جاٹوں کا زور توڑا (۱)، پھر بادشاہ کی طلب پر ضابطہ خاں کے مقابلے کو آیا، اور سکھوں اور روھیلوں کے متحدہ لشکر سے خونریز جنگ کر کے ۹ رمضان سنہ ۱۱۹۰ھ (۲ اکتوبر ۱۷۷۶ع) مطابق سنہ ۱۷ جلوس کو ضابطہ خاں کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ (۲) اس کے صلے میں بادشاہ نے دھلی آ کر نجف خاں کو امیر الامرا اور نائب وزیر بنا دیا۔

---

(۱) مفتاح التواریخ : ۳۵۵

(۲) سیر المتاخرین : ۲، ۱۱۰؛ جام جہان نما : ۲۰۷ الف و ب۔ وقائع عالمشاھی : ۵ الف میں رائے پریم ناتھ آرام تخلص کے قصیدۂ مبارکباد کے یہ دو تاریخی شعر نقل کیے ھیں :

غوث گڈہ بی جنگ در یکدم چنان مفتوح شد کز دہان جملہ محصوران صدائی بر نخاست
از پیٔ تاریخ سال فتح، ھاتف زد رقم ماہ شعبان فتح گردید و سر دشمن بکاست

سودا نے «غوث گڈہ سے گیا وہ کھو کر شرم» سے ۱۱۹۱ھ نکالے ھیں (کلیات سودا : ۳۱۶)

سکھوں کی سرکشی

اس عرصے میں سکھوں نے زور باندھا، اور دوآبے سے لے کر لاهور تک قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ بادشاہ نے مجدالدولہ کو اُن کے مقابلے پر بھیجا۔ وہ شکست کھا کر دلی بھاگ آئے۔ نجف خاں اس زمانے میں آگرے میں تھا۔ بادشاہ نے اُسے دلی بلایا، اور ٦ ذیقعدہ سنہ ١١٩٣ھ (١٥ نومبر ١٧٧٩ع) کو مجدالدولہ کو گرفتار کر کے اُس کا کام بھی نجف خاں کے سپرد کر دیا۔

نجف خاں نے سکھوں کی تنبیہ کے لیے ایک لشکر روانا کیا۔ ٢٤ شعبان سنہ ١١٩٥ھ (١٥ اگست ١٧٨١ع) کو میرٹھ میں دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ شاہی لشکر جیت گیا، سکھوں کا سردار ٥ ہزار سپاہیوں کے ساتھ کھیت رہا، اور اس کے بعد ایسا سکہ بیٹھا کہ لاهور تک پورا علاقہ مطیع ہو گیا (١)۔

نجف خاں کی موت پر حکومت کی ابتری

سنیچر کی صبح کو ربیع الآخر سنہ ١١٩٦ھ کی ٢٢ تاریخ (٦ اپریل ١٧٨٢ع) نجف خاں کا انتقال ہو گیا (٢)۔ اُس کے زمانے میں بادشاہت کا وقار قائم ہو گیا تھا، اور یہ امید کی جا سکتی تھی کہ کچھ دنوں کے لیے مغلیہ سلطنت مضبوط ہو جائے گی۔ لیکن اُس کے مرتے ہی

---

(١) فرینکلن: ٩٤، تاریخ هندوستان: ٩، ٣٢٧۔

(٢): یہ دن اور تاریخ فراقی کے قطعے سے ماخوذ ہے، جو اس نے واقعات عالمشاہی: ٥ب میں نقل کیا ہے۔ مفتاح: ٣٥٩ میں ٨ جمادی الآخرہ مطابق ٢٢ اپریل، اور تاریخ هندوستان: ٩، ٣٢٨ میں ٢٦ اپریل کو نجف خاں کا انتقال کرنا تحریر ہے۔

امرا میں پھوٹ پڑگئی۔ اُس کے متوسلوں میں سے محمد شفیع خاں اور افراسیاب خاں نے امیرالامرائی کے لیے آپس میں جھگڑنا شروع کردیا۔ آخریکے بعدِ دیگرے دونوں نے اس منصب کو حاصل کیا، اور اسی کے پیچھے دونوں نے اپنی عزیز جانیں گنوادیں۔

بادشاہ کی آزادی

اس درمیان میں میرزا جواں بخت ولی عہد نے چند امیروں سے سازش کرکے بادشاہ کو ان کے پھندے سے چھڑایا اور خود امیرالامرا بنے۔ بادشاہ شکرانے کا دوگانہ ادا کرنے ہاتھی پر سوار ہوکر جامع مسجد پہنچے، اور بہت سا روپیہ پیسہ بھی غربا و مساکین کو تقسیم کیا (۱)۔ مگر ان جیسا بدقسمت بادشاہ شاید ہی مغلوں میں گزرا ہو۔ چند روز گزرے تھے کہ محمد شفیع خاں اور افراسیاب خاں متحد ہوگئے اور بادشاہ پھر شاہِ شطرنج بن کر رہ گئے۔ آخر افراسیاب خاں کے برسرِ اقتدار آنے پر ۲۳ جمادی الاولی سنہ ۱۱۹۸ھ (۱۴ اپریل ۱۷۸۴ع) کی طوفانی رات میں ولی عہد بھی دہلی سے نکل کر رامپور ہوتے ہوئے ۵ جمادی الآخرہ (۲۶ اپریل) کو لکھنئو جا پہنچے (۲)۔

مرہٹوں کا تسلط

ولی عہد کے چلے جانے کے بعد افراسیاب خاں نے بادشاہ کو زیادہ تنگ کرنا شروع کردیا۔ آخر میں اُس نے سوچا کہ بادشاہ کو دہلی سے

---

(۱) وقائع عالمشاہی : ٦ الف ، فرینکلن : ۱۱۲

(۲) وقائع عالمشاہی : ۹ الف حاشیہ۔

نکال کر آگرے لیجانا چاھیے، تاکہ درباریوں کو بادشاہ کے بہکانے کا موقع نہ مل سکے۔ مجدالدولہ اس میں مانع آئے۔ تو اُنھیں قید کر کے بادشاہ کو زبردستی اپنے ساتھہ آگرے لے گیا۔ ۱۶ رمضان سنہ ۱۱۹۸ھ (۳ اگست سنہ ۱۷۸۴ع) کو دھلی سے چل کر عید کی نماز بادشاہ نے آگرے کی جامع مسجد میں ادا کی۔

اُس زمانے میں مادھوجی سیندھیا، راجہ گوھد سے جنگ کر رھا تھا۔ بادشاہ نے خفیہ طور پر اُس سے مدد مانگی۔ لڑائی سے فارغ ھو کر اُس نے آگرے کے پاس آکر ڑاو کیا، اور افراسیاب خاں کو اپنے لشکر میں بلا کر ۱۷ ذیحجہ (یکم نومبر) کو دھوکے سے قتل کرادیا (۱)۔ بادشاہ نے پیشوا کو وکیلِ مطلق اور مادھو کو نائب کا منصب عطا کیا۔ مادھو نے آگرہ اور دھلی کے علاقوں پر قبضہ کر کے ۶۵ ھزار روپے ماھوار بادشاہ کی تنخواہ مقرر کردی اور امرا کی تمام جاگیریں ضبط کرلیں۔ اس حرکت سے مادھو کے خلاف غم و غصہ پیدا ھو گیا۔ چنانچہ جب وہ راجہ پرتاب سنگھہ والیٔ جےنگر سے لڑنے گیا، تو عین وقت پر سرداروں نے دھوکا دیا، اور اُسے شکست کھا کر گوالیار چلا جانا پڑا (۲)۔

بادشاہ کا نابینا کیا جانا

سیندھیا کے چلے جانے کے بعد غلام قادرخاں نے دھلی پر چڑھائی کردی۔ یہ ضابطہ خاں کا بیٹا اور نواب نجیب الدولہ کا پوتا تھا۔ جب بادشاہ

(۱) وقائع عالمشاھی: ۱۰ب و ۱۱ الف - فرینکلن: ۱۲۹

(۲) فرینکلن: ۱۳۰ - تاریخ ھندوستان: ۳۳۲

مرہٹوں کے ساتھہ غوث گڑھ تباہ کر کے ضابطہ خاں کے بیوی بچے پکڑ کر لائے تھے، غلام قادر خاں کی عمر اُس وقت ۸ یا ۱۰ سال کی تھی - قیدیوں میں سے اُس کو بادشاہ نے قتل کرا دینا چاہا - منظور علی خاں ناظر نے منت کر کے جان بخشی کرائی - یہ بہت خوبصورت لڑکا تھا - بادشاہ نے اسے منظورِ نظر بنا کر خصی کرا دیا، اور قدسیہ باغ میں لا کر رکھا - اس فتح کے بعد بادشاہ کا مزاج محمد شاہ رنگیلے جیسا ہو گیا تھا، اور ہر وقت ناچ اور گانے اور دوسری خرافات میں مبتلا رہتے تھے - چنانچہ غلام قادر خاں کو زنانے کپڑے پہن کر سامنے آنے کا حکم تھا - یہ جب تک نادان رہا، اس ناروا سلوک کو برداشت کرتا رہا - ذرا ہوشیار ہوا، تو دھلی سے نکل اپنے باپ کے پاس چلا گیا (۱) -

ضابطہ خاں کے مرنے پر غلام قادر خاں جاگیردار قرار پایا - اُسے مرہٹوں سے سخت عناد تھا، جو غوث گڑھ کی تباہی کا باعث ہوے تھے - منظور علی خاں ناظرِ قلعۂ معلی بھی اس جماعت سے تنگ آ گیا تھا - ان دونوں نے مرہٹوں کو دھلی سے نکال باھر کرنے کا منصوبہ باندھا -

جب سیندھیا گوالیار چلا گیا، تو غلام قادر خاں نے ناظر کی مدد سے دھلی کے قلعے پر قبضہ کر کے اپنا آبائی منصب، امیر الامرائی حاصل کر لیا - دربار کے مسلمان امیر اُس کے ساتھہ ہو گئے، اور بظاھر یہ نظر آنے لگا کہ شمالی ھندوستان سے مرہٹوں کا اقتدار اٹھہ جاے گا - غلام قادر خاں

(۱) واقعات اظفری : ۳ الف ، تاریخ تیموری : ۱۲۷ ب ، جام جہان نما : ۱۰۲ الف و ۱۰۲ الف

نے علی گڑھ کا قلعہ مرہٹوں سے چھین لیا، اور اس کے بعد اسمعیل بیگ کی مدد سے آگرے کا محاصرہ کرلیا۔ ۱۶ رجب سنہ ۱۲۰۱ھ (۲۴ اپریل ۱۷۸۷ع) کو زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں مسلمانوں نے خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس اثنا میں سہارنپور کے علاقے میں سکھ گھس آئے، اور غلام قادر خاں کو واپس چلا جانا پڑا۔

آغاز سنہ ۱۲۰۲ھ (اکتوبر ۱۷۸۷ع) میں غلام قادر خاں پھر دلی آیا شاہ عالم نے سیندھیا کو کمک کے لیے طلب کیا۔ غلام قادر خاں نے اپنے رفیقوں کو بلایا۔ ساری مغل سپاہ بادشاہ کے اس عمل سے ٹوٹ کر غلام قادر خاں سے مل گئی۔ بادشاہ نے منظور علی خاں کی معرفت غلام قادر خاں کو بلا کر پھر امیر الامرا بنا دیا۔ غلام قادر خاں نے عرض کیا کہ سپاہ کا ارادہ یہ ہے کہ متھرا جا کر مرہٹوں سے لڑیں اور ہندوستان سے اُن کا نام ونشان مٹادیں، لیکن اس کے لیے روپے کی ضرورت ہے۔ تمام اہل کاروں نے اس کی تائید کی، مگر سیتل داس خزانچی نے روپیہ دینے سے انکار کر دیا (۱)۔

غلام قادر خاں کو اس میں بادشاہ کا اشارہ معلوم ہوا۔ اُس نے وہ خط نکال کر سامنے ڈال دیا، جو بادشاہ نے سیندھیا کو غلام قادر خاں کے مقابلے میں مدد کے لیے لکھا تھا، اور بادشاہ کو معزول کر کے ۲۲ شوال سنۂ مذکورہ کو احمدشاہ کے بیٹے بیدار بخت کو تخت پر بٹھا دیا۔ چونکہ اُس کو شاہ عالم کی مرہٹہ پرستی، اور اُن کے کہنے پر روہیلوں

---

(۱) تاریخ ہندوستان: ۹، ۳۳۵-۳۳۹

سے لڑنے اور اُنھیں تباہ و برباد کر ڈالنے کا بہت ملال تھا، بادشاہ کو اب تک مرھٹوں کا حامی پا کر قلعۂ معلی کو لوٹنا کھسوٹنا شروع کر دیا۔ غوث گڑھ کی لوٹ کے وقت اُس کے خاندان پر جو کچھہ گزری تھی، کچھہ اُس سے زیادہ ھی شاھی خاندان پر گزر گئی۔ شاھزادوں اور شہزادیوں کو مار پیٹ اور بھوک پیاس کی تکلیفیں دی گئیں، اور تن کے کپڑوں کے علاوہ ھر چیز اُن سے چھین لی گئی۔ اپنی بے عزتی کا غلام قادر خاں نے اس طرح انتقام لیا کہ سب شاھزادوں اور شہزادیوں کو بر سرِ عام کھلے منھہ نچایا اور گوایا، اور شاہ عالم کو زبردستی یہ منظر دکھایا، تاکہ اُنھیں اپنی پچھلی حرکتوں کی یاد سے عبرت ھو (۱)۔ اگر یہ ڈرامہ اسی حد تک پہنچ کر ختم ھو جاتا، تب بھی بہت دردناک تھا، لیکن غلام قادر خاں کا جذبۂ انتقام جوش پر تھا۔ اُس نے ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۰۲ھ (۱۰ اگست ۱۷۸۸ع) کو دیوانِ عام میں بلا کر بادشاہ سے روپیہ طلب کیا، اور بادشاہ کے انکار پر اُنھیں نیچے گرا پیش قبض سے آنکھیں نکال لیں (۲)۔

---

(۱) تاریخ تیموری: ۱۲۶ الف میں لکھا ھے کہ چنبیلی دائی نے (جو حرم کا جھاڑا اپنے پر مقرر تھی) غلام قادر خاں سے نرمی کی سفارش کی، تو اس نے کہا: «چنبیلی، تجھے یاد نہیں ھے کہ بادشاہ نے غوث گڑھ کو تباہ کرتے وقت میرے باپ کی پرستاروں کے ساتھہ اس سے کہیں زیادہ ظلم و ستم کا برتاو کیا تھا»۔

(۲) واقعات اظفری: ۔ الف میں اس واقعے کا تاریخی قطعہ درج ھے۔ اس کے مادۂ تاریخ «عالم کا غم» سے ۱۲۰۲ھ نکلتے ھیں۔ لیکن اظفری نے اس فتنے کو ۱۲۰۱ھ کا واقعہ بتایا ھے، اور اپنے نکالے ھوے مادۂ تاریخ میں ایک عدد بڑھ جانے کے (باقی)

مرہٹوں کا طرز عمل

سیندھیا نے اس درد بھری کہانی کی خبر سن کر مرہٹوں کی فوج بھیجی - غلام قادر خاں کے ساتھی اُس سے الگ ہو گئے، اور یہ چند شاہزادوں کو زبردستی اپنے ساتھ لے کر میرٹھ چلا گیا - مرہٹوں نے پیچھا کیا اور بڑی بھاگ دوڑ کے بعد پکڑ کر ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ (دسمبر ۱۷۸۸ع) میں بڑے دکھ سے مار ڈالا (۱) -

سیندھیا نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ بادشاہ کو دوبارہ تخت پر بٹھا دیا جائے، مگر بیچارے کے اختیارات سب چھین لیے، اور خرچ کے لیے ۹ لاکھ روپے سالانہ مقرر کر دیے - یہ زمانہ دلی اور اُس کے آس پاس کے علاقوں کے لیے بڑا کٹھن تھا - چاروں طرف

(بقیہ) متعلق لکھا ہے کہ بادشاہ ذیحجہ کے بالکل آخر میں اندھے کیے گئے تھے، اس لیے ایک عدد کی زیادتی کو روا رکھا گیا ہے -

تاریخ تیموری : ۱۲۴ الف میں لکھا ہے کہ غلام قادر خاں نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں یہ جتایا بھی کہ «یہ سب کچھ تمھاری غوث گڑھ کی بدسلوکی کا بدلہ ہے - اور میں جو تمھیں زندہ چھوڑے دے رہا ہوں، یہ میری خدا ترسی ہے، ورنہ تم اس کے مستحق تھے کہ بند بند جدا کر کے تمھارا گوشت چیل کووں کو کھلا دیا جاتا» -

(۱) مفتاح التواریخ : ۳۶۲، تاریخ ہندوستان : ۳۴۲،۹ - واقعات اظفری : ۵ ب میں لکھا ہے کہ ایک ڈبیا میں غلام قادر خاں کے دونوں کان اور دوسری میں دونوں آنکھیں، ناک اور نیچے کا ہونٹھ بند کر کے مرہٹوں نے بادشاہ کے پاس تحفے میں بھیجے تھے - بادشاہ کے حکم سے یہ چیزیں سب شاہزادوں کو دکھائی گئیں، جن میں خود اظفری بھی شامل تھا -

بد امنی ، لوٹ مار اور قحط پھیل گیا تھا ، اور خاص طور پر روھیلے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوے تھے(۱) ۔

انگریزوں کا قبضہ

شاہ عالم کے الہ آباد سے واپس آجانے کے بعد انگریزوں نے اُن سے برای نام علاقہ رکھا تھا ۔ بادشاہ اور اُن کے ھوا خواھوں نے ایک دو بار چاھا بھی کہ انگریز بیچ میں پڑ کر بادشاہ کو مصیبتوں سے بچائیں ، مگر ابھی اودھ اور روھیل کھنڈ کے معاملات انگریزوں کی منشا کے موافق طے نہیں ھوے تھے ، اس لیے وہ چپ رھے ۔ سنہ ۱۲۰۱ھ میں میرزا جواں بخت ولی عہد نے خوشامد کا ایک لمبا چوڑا خط جارج سوم بادشاہِ انگلستان کے نام لکھہ کر مدد کی درخواست کی ، تو خط وھاں تک پہنچ بھی نہ سکا(۲) ۔

جب اور جھگڑوں سے چھٹکارا ھو گیا ، تو انگریزوں نے دلی کی طرف نظر دوڑائی ۔ لارڈ لیک کی سرکردگی میں انگریزی فوج نے دلی پر حملہ کیا ، اور ۱۱ رجب سنہ ۱۲۱۸ھ (۱۷ اکتوبر ۱۸۰۳ع) کو مرھٹوں سے دلی چھین کر بادشاہ پر قبضہ کر لیا ۔ بنگال ، بہار اور اڑیسہ کی دیوانی کی سند دینے والے کو انگریزوں نے ذاتی جائداد کے علاوہ صرف ایک لاکھہ روپے سال کا وظیفہ دیا ، اور اُسے قلعۂ معلی میں زندگی کے بقیہ دن گزارنے پر مجبور کر دیا(۳) ۔

---

(۱) جام جہان نما ، تاریخ ہندوستان ۔

(۲) فرینکلن نے یہ پورا خط انگریزی ترجمے کے ساتھہ اپنی کتاب میں نقل کر دیا ھے ۔

(۳) منتاح التواریخ : ۳۷۴ ، تاریخ ہندوستان : ۹ ، ۴۳۴ ۔

تاریخ انتقال

انگریزوں کی قید ایسی نہ تھی کہ اُس سے جیتے جی چھوٹنا نصیب ہوتا۔ چنانچہ زندگی کے یہ آخری چند سال بڑی بے بسی اور دکھہ کی حالت میں گزار کر ۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ (۱۹ نومبر ۱۸۰۶ع) کو شاہ عالم اس دنیا سے رخصت ہوے، اور قطب صاحب میں بہادر شاہِ اول کی قبر کے برابر دفن کیے گئے۔

ان کی حکومت کی کل مدت ۴۸ سال ہے۔ جس میں سے ۱۲ برس بہار و الہ آباد میں، اور ۱۷ برس بینائی کے ساتھہ اور ۱۹ برس آنکھیں کھو کر دلی میں گزارے تھے(۱)۔

(۱) کلیات انشا : ۲۱۸، مفتاح التواریخ : ۳۷۵، مرآۃالاشباہ : ۵۳، خمخانہ : ۱، ۱۰۶، گل رعنا : ۲۵۴ حاشیہ، قاموس المشاہیر : ۲، ۷۔

شاعری

شاہ عالم کو شعر و سخن سے بہت دلچسپی تھی - خود بھی شعر کہتے، اور فارسی و اردو میں آفتاب اور بھاشا میں شاہ عالم تخلص فرماتے تھے(۱) -

---

(۱) نادرات شاہی : ۲-۴،۶۴،۶۶،۱۲۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات اردو، فارسی میں بھی « شاہ عالم » لکھہ دیتے تھے - اسی طرح اگر بحر اجازت نہ دیتی، تو ان دونوں زبانوں میں آفتاب کی جگہ اس کا مترادف لفظ « خورشید » باندھ دیتے تھے- اردو شعر کے لیے نادرات شاہی : ۱۹ ملاحظہ ہو - فارسی شعر یہ ہے :

نامم کہ درین بحر نہ گنجد ز بلندی　　ہم معنئ خورشید بلفظ دگری بود

عروض سیفی کے ایک قلمی نسخے کے سرورق پر کسی صاحب نے لکھا ہے : « آفتاب تخلص شاہ عالم بود - تخلص مذکور در بحر غزلی گنجایش نہ نمود - غزل بنا بر اصلاح بہ لکھنئو نزد مرزا فاخر مکین ارسال فرمود　مرزای مذکور همین عرض نمود : نامم کہ درین بحر آہ » - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکین کی ذہانت و طباعی کا نتیجہ ہے -

نشتر عشق : ٦٥٥ الف سے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب تخلص مرزا فاخر کی تجویز پر اختیار کیا گیا تھا - مگر اس کی تردید مذکورۂ بالا تحریر کے علاوہ خود نشتر ہی کے اس بیان سے ہو جاتی ہے کہ جب مکین بادشاہ کے حسب طلب الہ آباد پہنچے، تو بادشاہ نے انھیں بیٹھنے کی اجازت عطا کی - اس پر انھوں نے فوراً یہ رباعی کہکر پیش کی :

در حضرت شاہ عالم و عالمیان　　بنشست اگر مکین، مزن طعنہ بر آن
ناچار فتد ز خاکساری سایہ　　بر خاک بہ پیش آفتاب تابان

اس لیے کہ اس کے آخری مصرع میں یقیناً لفظ آفتاب کو بادشاہ کے تخلص کی رعایت سے استعمال کیا گیا ہے - اور اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ مکین نے لکھنئو ہی سے یہ تجویز پیش کر دی تھی، اور بادشاہ ان کے آنے سے پہلے تخلص بدل چکے تھے -

فارسی میں مرزا محمد فاخر مکین سے مشورۂ سخن تھا (۱) - اردو کلام آزاد کے بقول میرزا رفیع سودا کو دکھاتے تھے (۲) - مگر کسی پرانے

---

(۱) نشتر عشق سے معلوم ہوتا ھے کہ بادشاہ نے پہلے چند مطالعے الہ آباد سے مکین کے پاس لکھنؤ بھیجے تھے - مکین نے ان پر بے مقطع کی غزلیں لکھ کر پیش کیں - بادشاہ کو وہ کلام بہت پسند آیا ، اور ان کی الہ آباد میں طلبی ہوئی - واقعات اظفری : ۷۹ب میں خود مکین کی زبانی نقل کیا ھے کہ بادشاہ کے قیام الہ آباد کے زمانے میں ان کے دیوان کی اصلاح میں نے کی ھے - عروض سیفی کی محولۂ بالا تحریر بھی اسی کی موید ھے -

مکین دلی کے رہنے والے اور علوم ادبیہ کے بڑے ماہر تھے - مزاج میں استغنا اور کسی قدر تعلی تھی - یہی وجہ ھے کہ نہ کسی امیر سے ان کی بنی اور نہ کسی ادیب و شاعر سے - اشرف الدولہ کے تذکرۂ شعرای فارسی کی اصلاح کرتے وقت اهل زبان شعرا تک کے کلام پر قلم چلا دیا تھا - اس کے رد میں میرزا سودا نے تنبیہ الغافلین جو لکھی ھے ، وہ در اصل مکین کی تعلی کا جواب ھے - مکین احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے دلی کی دوسری تخریب کے بعد دل برداشتہ ہو کر لکھنؤ چلے گئے تھے - یہاں سے شاہ عالم کی طلب پر الہ آباد جا رہے - پھر وہاں سے (شاید شاہ عالم کی روانگیٔ دہلی کے بعد) لکھنؤ واپس آ گئے - قیام لکھنؤ میں مشاعروں کے اندر سب سے اونچے بیٹھتے اور سب سے پہلے اپنا کلام پڑھتے تھے - ۲۷ محرم سنہ ۱۲۲۱ھ (اپریل ۱۸۰۶ع) کو لکھنؤ ہی میں انتقال کیا - ان کے شاگرد موہن لال انیس نے «مرزا محمد فاخر» سے تاریخ نکالی ھے (نشتر عشق : ۶۵۵ الف و ب - واقعات اظفری : ۷۹ب) -

(۲) سودا کی شاگردی کا ذکر شاہ عالم یا سودا کے کسی معاصر تذکرہ نویس نے نہیں کیا ، نہ شیخ چاند مرحوم نے سوانح سودا میں اسے بیان کیا - صرف آزاد دہلوی نے آبحیات (ص ۱۴۹) میں اسے لکھا ھے اور وہ بھی شاہ عالم کی بادشاہت کے زمانے کا واقعہ بتاتے ہوے - شاہ عالم سنہ ۱۱۷۳ھ میں بہار میں تخت پر بیٹھے اور سنہ ۱۱۸۵ھ میں دلی آئے - سودا اس سے بہت پہلے فرخ آباد (باقی)

تذکرہ نویس نے اس کا ذکر نہیں کیا ۔ قاسم نے مولوی نور احمد ممتاز کے متعلق لکھا ھے کہ شاہ عالم کی شہزادگی کے زمانے میں اُنہیں شرف استادی حاصل تھا ۔ جب بادشاہ پورب چلے گئے ، تو اُنہوں نے سلطان ھدایت بخش اور عماد الملک سے توسل پیدا کر لیا (۱) ۔ ممتاز کو حضرت غوث الاعظم سے بہت عقیدت تھی ۔ شاہ عالم بھی مرتے دم تک اسی آستانے سے وابستہ رھے ۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ھے کہ بادشاہ پر ممتاز کے عقائد اور خیالات کا کتنا اثر تھا ۔ ایسی صورت میں بعید نہیں کہ شاہ عالم نے عام علموں کے علاوہ شاعری میں بھی اُنہیں سے فیض حاصل کیا ہو ۔

شاہ عالم کے عہد میں شاعری کی ترقی

شاہ عالم کے زمانے میں سلطنت بگڑ رھی تھی ، مگر اردو زبان سنورتی جاتی تھی ۔ چنانچہ اردو کے جتنے بڑے بڑے استاد ھیں ، وہ سب اسی زمانے میں پھلے پھولے ۔ آزاد کہتے ھیں کہ «عالمگیر کے عہد میں ولی نے اس نظم کا چراغ روشن کیا ، جو محمد شاہ کے عہد میں

(بقیہ) جا چکے تھے ، اور خط و کتابت کے ذریعے سے اصلاح کا کوئی ثبوت نہیں ۔ بنا بریں یہ مسئلہ ھنوز فیصلہ طلب ھے ۔ اس سلسلے میں یہ امر بھی قابل لحاظ ھے کہ سودا کے کلیات میں صرف ایک قصیدہ شاہ عالم کی مدح میں ھے ۔ اگر رشتۂ استادی و شاگردی ان میں ھوتا ، تو ایک سے زیادہ بار مدح و ثنا کا موقع پیش آنا چاھیے تھا ۔ سودا کی دلی سے روانگی کے سلسلے میں دستور الفصاحت کا دیباچہ (ص ۵۶) ملاحظہ ھو ۔

(۱) مجموعۂ نغز : ۲۱۰،۲ ۔

آسمان پر ستارہ ہو کر چمکا، اور شاہ عالم کے عہد میں آفتاب ہو کر اوج پر آیا» (۱) ۔ ایشیائی طبیعت میں بادشاہ پسندی قدرت نے کوٹ کوٹ کر بھری ہے ۔ سب جانتے تھے کہ اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں کا زمانہ نہیں کہ قصیدوں پر جاگیریں عطا ہوں یا منہہ میں موتی بھر دیے جائیں ۔ تاہم دربار سے توسل کو بڑی نعمت جانتے اور جو کچھہ خزانے سے مل جاتا اُسے غنیمت سمجھتے تھے ۔

الہ آباد میں شعر گوئی

بکسر کی لڑائی کے بعد شاہ عالم انگریزوں کی سرپرستی میں الہ آباد رہے، تو وہاں شاعروں کا خاصا جھمگٹ ہو گیا ۔ امرا چاہتے تھے کہ اس بیکاری میں بادشاہ کو عیش و عشرت کی طرف مائل کر دیں ۔ موسیقی اور شاعری کا چولی دامن کا ساتھہ ہے ۔ شاہ عالم کے مزاج میں یونہیں استقلال کم تھا ، پھر عیش میں تو جادو کا اثر ہے ۔ آخر یہ دن رات ناچ گانے اور شعر و شاعری کے درپے ہو گئے ، اور اس زمانے میں اردو، فارسی اور ہندی میں بہت کچھہ کہا ، اور شاعری کے پردے میں بے بسی کا رونا دل کھول کر رویا ۔

سفر میں شعر گوئی

مرہٹوں کے بلاوے پر دلی آئے، تو یہاں بھی چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا، پھر بھی شعر و شاعری کا دامن ہاتھہ سے نہ چھوٹا ۔ سفر تک میں شعر گوئی جاری رہتی تھی ۔ مادھو راو پٹیل کے ساتھہ آگرے سے دہلی آ رہے ہیں ۔

---

(۱) آبحیات : ۸۰ ۔

اثنائے راہ میں پٹیل کی تعریف میں کبت اور دوہے تصنیف فرماتے ہیں، اور آپا جی کی معرفت پٹیل کو بھیجتے ہیں۔ کچھ دن بعد پٹیل حاضر ہوتے ہیں، تو اپنے قلم سے یہ دوہا لکھ کر اُنہیں سناتے اور پھر کتبہ اُنہیں کو عطا فرما دیتے ہیں:

ملک مال سب کھوئے کر پڑے تمہارے بس
مادھو، ایسی کیجیو، آوے تم کو جس (۱)

اسی سفر میں کچھ مزاج ناساز ہو گیا تھا۔ ایک روز صبح کو بیدار ہوئے، اور مقربانِ دربار کو شرفِ باریابی عطا کیا۔ سیدالشعرا نے تفریحِ طبع کے لیے شعر و شاعری کا ذکر چھیڑ دیا۔ بادشاہ سلامت نے خاصی دلچسپی لی۔ سیدالشعرا، میرزا محسن تاثیر اصفہانی کے اس مطلع پر غزل کہکر لائے تھے:

باز در عشق تو دارم سرِ داد و ستدی
که دهم افسرِ شاهی بکلاهِ نمدی

اُنہوں نے حسبِ اجازت غزل سنائی۔ مطلع یہ تھا:

بوسه خواهم ز لبش یك دلکی داده صدی
هست زان ساده مرا خوش سرِ داد و ستدی

بادشاہ سلامت نے فرمایا کہ داد و ستد کے ذکر سے خواجہ حافظ شیرازی کا یہ شعر یاد آ گیا:

پدرم روضۂ جنت بدو گندم بفروخت
ناخلف باشم، اگر من بجوی نفروشم

حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ اس شعر سے استغنا کی بو آتی ہے۔

---

(۱) وقائع عالمشاہی: ۳۲ الف۔

یہ شعر زیادہ اچھا ہے :

عنقریب است کہ با خاک برابر گردد
تاجِ زرینِ شہ و کاسۂ چوبینِ گدا

سید احسن اللہ احسن تخلص بھی موجود تھے۔ یہ فارسی و ریختہ دونوں میں صاحبِ استعداد مانے جاتے تھے۔ انھوں نے بھی اپنا یہ مطلع سنایا :

اس طرح میرے دل میں داغ تو نے جھڑک رکھے
جس طرح گل کو گلفروش پانی چھڑک رکھے(۱)

حضر میں شعر گوئی

بادشاہ روزانہ کے ورد و وظائف سے نبٹ کر دیوانِ خاص میں تشریف لاتے، اور اپنے تازہ شعر کسی خوش آواز سے پڑھوا کر سناتے۔ حاضرین میں پایۂ تخت کے نامی نامی کبیشر اور شاعر بھی موجود ہوتے تھے، وہ سب واہ واہ کرتے جاتے(۲)۔

ان صحبتوں میں یہ بھی ہوتا کہ بادشاہ کوئی مصرع کہتے، اور کسی شاعر سے ارشاد ہوتا کہ «بھئی، اس پر گرہ لگاؤ»۔ وہ فوراً حکم کی تعمیل کرتا، اور بادشاہ خوش ہو جاتے۔ ایک بار حضرت کے اس مصرع پر: «صبح بھی بوسہ، تو دیتا مجھے، اے ماہ، نہیں» حافظ عبدالرحمن خاں احسان نے فوراً یہ مصرع چسپاں کیا: «نامناسب ہے، میاں، وقتِ سحر گاہ نہیں»، اور پھر حضور کی فرمایش سے اس زمین کی غزل کے بہت سے شعر اس طرح سنائے، گویا گھر سے یاد کر کے آئے تھے(۳)۔

---

(۱) وقائع عالمشاہی: ۳۲ الف۔

(۲) تذکرۂ ہندی گویان: ۴، مجموعۂ نغز: ۱/ ۱۷، تذکرۂ میر حسن: ۳۔

(۳) خمخانہ: ۱۴۹/۱۔

نابینا ہونے کے بعد شعر گوئی

آنکھیں جاتی رہی تھیں، تو دل کے بہلاوے کا ذریعہ زبان اور کان تھے۔ اس وقت دلی کے اندر میر اور سودا سے لوگ نہ تھے، مگر انہیں بزرگوں کے نام لینے والے بوڑھے بوڑھے شوقین موجود تھے۔ حکیم ثناءاللہ خاں فراق شاگردِ میر درد، حکیم قدرت اللہ خاں قاسم شاگردِ میر درد، شاہ ہدایت۔ میاں شکیبا شاگردِ میر، مرزا عظیم بیگ عظیم شاگردِ سودا، میر قمرالدین منت والدِ میر ممنون، شیخ ولی اللہ محب وغیرہ حضرات کا دور دورہ تھا۔ جو رفعتِ شاعری کے علاوہ شاہی دربار میں خاندانی اعزاز بھی رکھتے تھے(۱)۔ یہ سب اپنے کلام سے بادشاہ کا دل بہلاتے اور شاہی کلام کی دل کھول کے داد دیتے۔

شعرا کی ناز برداری

اسی زمانے میں سید انشا دلی آئے۔ یہاں دربار ایک ٹوٹی پھوٹی درگاہ سے مناسبت رکھتا تھا، جس کے سجادہ نشین شاہ عالم خود تھے۔ حضرت نے شاعرانہ قدر دانی کے لحاظ سے اس نوجوان پر خلعت و عزت کے ساتھ شفقت کا دامن ڈالا، اور سید انشا اہلِ دربار میں داخل ہوئے۔ اپنے اشعار کے ساتھ لطائف و ظرائف سے، کہ ایک چمنِ زعفران تھا، گل افشانی کر کے محفل کو لٹا دیتے تھے۔ اب تو یہ عالم ہوا کہ شاہ عالم کو ان کی جدائی ایک دم کے لیے بھی ناگوار ہوتی تھی(۲)۔

---

(۱) آبحیات: ۲۶۰، خمخانہ: ۱، ۴۶۸۔

(۲) ایضاً

شاہ عالم ان کی ناز برداریاں کرتے اور یہ ہزار طرح سے اپنا مطلب نکال لیتے تھے۔ مثلاً جمعرات کا دن ہوتا، تو باتیں کرتے کرتے دفعةً خاموش ہو جاتے اور کہتے کہ «پیر و مرشد، غلام کو اجازت ہے؟» بادشاہ کہتے: «خیر باشد؟ کہاں، کہاں؟» یہ کہتے: «حضور، آج جمعرات ہے۔ غلام نبی کریم جائے، شاہِ دین و دنیا کا دربار ہے، کچھ عرض کرے»۔ شاہ عالم بہ ادب کہتے کہ «ہاں، بھئی، ضرور چاہیے۔ سید انشاءاللہ خاں، ہمارے لیے بھی کچھ عرض کرنا»۔ یہ عرض کرتے کہ «حضور، غلام کی اور آرزو کون سی ہے؟ یہی دین کی آرزو، یہی دنیا کی مراد»۔ یہ کہہکر پھر خاموش ہو جاتے۔ بادشاہ کچھ اور باتیں کرنے لگتے۔ ایک لمحے کے بعد پھر یہ کہتے کہ «پیر و مرشد، پھر غلام کو اجازت ہو»۔ بادشاہ کہتے کہ «ہیں، اے بھئی، میر انشاءاللہ خاں، ابھی تم گئے نہیں؟» یہ کہتے: «حضور، بادشاہِ عالی جاہ کے دربار میں غلام خالی ہاتھ کیوں کر جائے؟ کچھ نذر و نیاز، کچھ چراغی کو تو مرحمت ہو»۔ بادشاہ کہتے: «ہاں۔ بھئی، درست۔ مجھے تو خیال ہی نہ رہا»۔ جیب میں ہاتھ ڈالتے اور کچھ روپے نکال کر دیتے۔ میر انشاءاللہ خاں لیتے اور ایک دو فقرے دعائیہ کہہکر پھر کہتے کہ «حضور، دوسری جیب میں دستِ مبارک جائے، تو فدوی کا کام چلے۔ کیونکہ وہاں سے پھر کر بھی تو آنا ہے»۔ بادشاہ کہتے کہ «ہاں، بھئی، سچ ہے، سچ ہے۔ بھلا وہاں سے دو دو کھجوریں تو کسی کو لا کر دو۔ بال بچے کیا جانیں گے کہ تم آج کہاں گئے تھے» (۱)۔

---

(۱) آبحیات: ۲۶۵۔

اپنے کلام پر اعتراض کو ٹھنڈے دل سے سننا

لیکن یہ کچھ انشا ہی کے ساتھ مخصوص برتاو نہ تھا ۔ بادشاہ تمام اہل کمال کے اسی طرح ناز اٹھاتے تھے ۔ حتی کہ ان لوگوں کے اعتراضات تک ٹھنڈے دل سے سن کر چپ ہو جاتے تھے ۔

نواب امین الدولہ ، جو شجاع الدولہ کے بیٹے تھے ، دلی میں چند روز آ کر رہے اور اپنے ہاں مشاعرے کی محفلیں منعقد کیں ۔ اُن کے مشاعروں میں شاہ عالم بھی اپنی غزل بھیجا کرتے تھے ، اور بادشاہوں کا کلام جیسا ہوتا ہے ، وہ ظاہر ہے ۔ سید انشا نے حضور میں عرض کی کہ فلاں فلاں اشخاص حضور کی غزل پر تمسخر اور مضحکہ کرتے ہیں ۔ بادشاہ اگرچہ ان خانہ زادان قدیم پر ہر طرح قدرت رکھتے تھے ، مگر اتنا کیا کہ مشاعرے میں غزل بھیجنا موقوف کر دی (۱) ۔

کلام پر رائے

آزاد دہلوی نے لکھا ہے کہ شاہ عالم بڑے مشاق شاعر تھے (۲) ۔ میرے نزدیک ان کے شعروں کی خاص خوبی یہ ہے کہ اُن میں پیچدار خیالات ، مشکل فقرے یا لفظ ، اور دور از کار تشبیہیں نہیں ملتیں ۔ اُن کی شاعری جذبات کی شاعری ہے ۔ جو کچھ دل پر گزرتی ہے ، خوشی ہو یا رنج ، آرام ہو یا تکلیف ، اُسے سادہ طریقے سے بیان کر دیتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے کلام میں شان و شکوہ کم مگر اثر زیادہ ہے ۔ ممکن نہیں کہ آپ اُن کے شعر پڑھیں اور پڑھ کر اُن کی خوشی یا رنج کے ساتھی نہ بن جائیں ۔

---

(۱) مجموعۂ نغز : ۱۸۳۰ ، آبحیات : ۲۶۳ و ۲۶۴ ۔ (۲) آبحیات : ۸۰ حاشیہ ۱ ۔

طرزِ ادا کی یہ سادگی اُن کے اردو، فارسی اور ہندی تینوں زبانوں کے اشعار میں یکساں پائی جاتی ہے، اور یہی حال اُن کے خیالات کی صفائی کا ہے۔

رہ گئی زبان، تو وہ قلعۂ معلی کے ممتاز رکن تھے۔ اُن سے زیادہ نتھری اور پاک صاف اردو کون لکھہ سکتا تھا۔ وہ جو کچھہ لکھہ گئے ہیں، متروک الفاظ سے قطعِ نظر کر کے، ہمارے لیے سند ہے، ایسی سند جس کے روبرو میر اور سودا کی تحریریں بھی ناقابلِ قبول ہیں۔ چنانچہ آپ اُن کے عہد کے شاعروں کے کلام سے مقابلہ کریں، تو زبان کے لحاظ سے بڑے سے بڑے شاعر کو بھی اُن کا ہم پلہ نہ پائیں گے۔

تصنیفات

مغل بادشاہوں اور شاہزادوں کو کتابیں لکھنے کا شوق برابر رہا۔ بابر کی تزک چھپ چکی ہے، اور ترکی دیوان کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں موجود ہے۔ اُس کے بیٹے میرزا کامران کا فارسی دیوان چند سال ہوے چھپ کر اہلِ علم کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے(۱)۔ جہانگیر نے بھی پردادا کی ریس میں تزک لکھی تھی، جو تزکِ جہانگیری کے نام سے مشہور ہے۔ دارا شکوہ کی سرِ اکبر وغیرہ اکثر کتابخانوں میں پائی جاتی ہیں۔

---

(۱) دیوان کامران کا ایک نہایت اچھا پرانا نسخہ ہمارے کتابخانے میں بھی موجود ہے، جو پٹنے کے نسخے کے مقابلے میں چند نئے اشعار پر مشتمل ہے۔

خود شاہ عالم کے والد عالمگیر ثانی بھی مصنف تھے۔ اُن کی دو کتابیں «مجموعۂ روزگار» اور «منتخبِ عزیزی» کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں محفوظ ہیں(۱)۔ شاہ عالم نے بھی اپنی خاندانی روایت کو برقرار رکھا اور اپنے بعد یہ کتابیں یادگار چھوڑ گئے:

۱۔ دیوان فارسی

اس دیوان کا ایک قلمی نسخہ بہار ریسرچ سوسائٹی، پٹنہ، کے کتابخانے میں محفوظ ہے۔ یہ کسی زمانے میں پیارے لال الفتی دہلوی کی ملک تھا۔ آخر میں حکیم نصیرالدین صاحب، ساکنِ پٹنہ شہر، کے قبضے میں آیا، اور اُن سے مذکورۂ بالا سوسائٹی نے خریدا(۲)۔

اس نسخے میں ۹۱ ورق اور ہر ورق میں ۱۵ سطریں ہیں۔ غزلوں اور قطعوں کی تعداد ۲۲۱ ہے۔ کتاب کے خاتمے سے معلوم ہوتا ہے

---

(۱) «مجموعۂ روزگار» فارسی زبان میں اوراد و وظائف کا ایک مجموعہ ہے، جسے ۲۰ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۹۷ھ (۱۵ مارچ ۱۷۸۳ع) کو شاہ عالم کے حکم سے فضل علی کاتب، برادرزادۂ یاقوت رقم، نے عربی خط میں لکھ کر پورا کیا تھا۔ دوسری کتاب «منتخب عزیزی» فارسی زبان میں علم اخلاق کی ایک بڑی نادر اور کارآمد کتاب ہے۔ اس میں عالمگیر ثانی نے بہت سی کتابوں سے اچھی اچھی باتیں چن کر جمع کی ہیں۔ سنہ ۱۱۷۰ھ (۱۷۵۶ع) میں محمد علی کاتب نے خود عالمگیر کے لیے اسے بڑے اہتمام سے بہت خوشخط اور مطلا کشمیری کاغذ پر لکھا ہے۔

(۲) اس نسخے کے متعلق معلومات کا واسطہ میرے فاضل دوست قاضی عبدالودود صاحب ہیں۔ ان کی فرمایش پر جناب سید حسن عسکری صاحب، استاد تاریخ، پٹنہ یونیورسٹی، نے میرے لیے نسخہ دیکھنے کی زحمت گوارا کی اور اس کی غزلوں کا انتخاب کیا۔

که قیام الدین محمد بردوانی نے غرۂ صفر سنه ۱۲۰۶ھ (۲۸ ستمبر ۱۷۹۱ع) کو بدھ کے دن اسے لکھه کر پورا کیا تھا۔ اس کا پہلا شعر یه ھے :

الٰہی ، از کرم چون بادشاہی دادۂ ما را
مطیعِ حکمِ ما از لطف کن اقلیمِ دلہا را

دوسرا نسخه برٹش میوزیم ، لندن ، میں ھے۔ اس میں ۱۴۷ ورق اور ھر ورق میں گیارہ سطریں ھیں۔ تیسرے ورق پر شاہ عالم کی بہت عمدہ تصویر ھے۔ یه پہلے لکھنؤ کے شاھی کتابخانے میں تھا۔ وھاں سے جارج ولیم ھملٹن کے قبضے میں آیا ، اور ان سے برٹش میوزیم تك پہنچا۔ اس کی تاریخِ کتابت شوال سنه ۱۲۰۹ھ (اپریل ۱۷۹۵ع) ھے۔ اس کا پہلا شعر یه ھے :

خداوندا ، برافروزان بنورِ خود چراغم را
لبا لب از شرابِ معرفت گردان ایاغم را

ڈاکٹر اشپرنگر نے شاہِ اودھ کے کتابخانوں کی فہرست (ص ۲۱۸) میں اس دیوان کے دو نسخوں کا ذکر کیا ھے۔ پہلا نسخه بہار ریسرچ سوسائٹی کے اور دوسرا برٹش میوزیم کے نسخے کی طرح شروع ھوتا تھا۔ دوسرے نسخے میں شاہ عالم کی تصویر بھی تھی۔ مگر اولاً تو اُس کی تاریخِ کتابت ۱۲۰۶ھ تھی ، اور دوسرے اُس میں ۲۸۸ صفحے اور ھر صفحے میں ۱۰ سطریں تھیں۔ اس لیے وہ برٹش میوزیم کے نسخے کے علاوہ معلوم ھوتا ھے۔

میونخ لائبریری اور آوسلے کے ذخیرے میں بھی اس دیوان کا ایك ایك نسخه محفوظ ھے۔

۲ - دیوان اردو

آزاد دهلوی نے شاہ عالم کے چار اردو دیوان بتائے هیں (۱). لیکن ڈاکٹر اشپرنگر نے اپنی فہرست میں صرف ایک کا ذکر کیا ہے (۲). اُس کے نسخے میں ۲۴۴ صفحے اور هر صفحے میں ۸ سطریں تهیں. ظاهری خوبصورتی میں یه نسخه قابلِ قدر تها. اشپرنگر نے اس کا حسنِ مطلع یه لکها هے:

کیجیے، همدم، بهلا کیوں کر نه شکوه یار کا؟
هم تو بندے اُس کے هوں، وه یار هو اغیار کا

بظاهر اب یه دیوان نایاب هے. لیکن جو اردو اشعار مختلف تذکروں میں دهرائے گئے هیں، اُن سے بادشاہ کے رنگِ تغزل کے بارے میں رائے قائم کی جا سکتی هے.

۳ - منظوم اقدس

یه اردو کی ایک مثنوی هے، جس میں شاہ عالم نے بادشاہِ چین کا قصه نظم کیا هے. اس کا نام تاریخی هے، جس سے سنه ۱۲۰۱ھ (۸۷-۱۸۸۶ع) نکلتا هے. حجم کا اندازه اس سے هوتا هے که صفحوں کی تعداد ۱۵ سو اور هر صفحے کی سطروں کی ۹ تهی. نسخے کی ظاهری ٹیپ ٹاپ سے معلوم هوتا تها که خود شاہ عالم کے لیے لکها گیا هے. پہلا شعر یه تها:

حمدِ خدای عز و جل کیجیے بیاں
مخلوق جس کی هیں، چه زمین وچه آسماں

اب اس مثنوی کا بهی پتا نہیں چلتا.

---

(۱) آبحیات: ۸۰ حاشیه نمبر ۱. (۲) فہرست کتابخانہاے شاہ اودھ: ۵۹۷.

۴ - قصۂ شاہ شجاع الشمس

قاسم نے لکھا ھے کہ یہ نثر ریختہ میں تھا (۱) ۔ آزاد دھلوی نے بھی اس کا ذکر کیا ھے ، مگر انھوں نے شاید خود نہیں دیکھا تھا (۲) ۔ ذکاءاللہ صاحب کی اس رائے سے کہ اس کی عبارت «چار درویش» سے کم نہیں ھے (۳) ، یہ خیال ھوتا ھے کہ شاید اُن کی نظر سے گزرا تھا ۔ بہر حال اب یہ بھی کہیں نہیں ملتا ۔

۵ - نادرات شاھی

یہ شاہ عالم کے اردو ، فارسی ، ھندی اور پنجابی شعروں کا مجموعہ ھے (۴) ۔ تاریخ اور تذکرے کی کتابوں میں بادشاہ کی ھندی شاعری کا

---

(۱) مجموعۂ نغز : ۱ ، ۱۷ ۔ (۲) خمخانہ : ۱۰٦۱ بحوالۂ آزاد ۔

(۳) تاریخ ھندوستان : ۹ ، ۱۱۳ ۔ مگر انھوں نے اس کا نام شاہ عالم کا قصہ بتایا ھے اور ۴ جلدیں لکھتے ھیں ۔

(۴) کتاب میں پنجابی کے دوھے گنتی کے ھیں ۔ فارسی اور اردو کا کلام پنجابی سے زیادہ ھے ۔ مگر سب سے زیادہ ھندی ھے ، اتنا زیادہ کہ اس کے لحاظ سے اس کتاب کو ھندی نظموں کا مجموعہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ھوتا ھے ۔ تاھم اس میں ھندی کی بھی کل نظمیں نہیں ھیں ۔ چنانچہ وقائع عالمشاھی : ۳۲ الف سے معلوم ھوتا ھے کہ شاہ عالم نے مادھو راو پٹیل کی تعریف میں کئی دوھے کہے تھے ۔ یہ ایک نقل بھی کیا ھے :

ملک مال سب کھوے کر پڑے تمھارے بس مادھو ، ایسی کیجیو ، آوے تم کو جس

چونکہ ان کی تاریخ تصنیف محرم سنہ ۱۱۹۹ھ ھے اور «نادرات» سنہ ۱۲۱۲ھ میں مرتب کی گئی تھی ، اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ جان کر یا بھولے سے بہر حال کچھ ھندی کلام اس میں شامل ھونے سے رہ بھی گیا ھے ۔

تذکرہ تو کیا جاتا ہے ، لیکن کسی جگہ اس کتاب کا نام نظر سے نہیں گزرا۔ خوش قسمتی سے نواب خلد آشیاں کے عہد میں نواب مرزا خاں داغ دہلوی کی معرفت ایک نسخہ کتابخانے کے لیے خرید لیا گیا تھا۔ اُسی کی رو سے زیرِ نظر نسخہ چھاپ کر شائع کیا جا رہا ہے۔

نسخے کی کیفیت

اصل قلمی نسخہ گہرے بادامی رنگ کے کشمیری کاغذ پر دیوناگری اور نستعلیق دونوں خطوں میں لکھا ہوا ہے۔ چونکہ دیوناگری اوپر اور نستعلیق نیچے ہے ، اس لیے کتاب الٹے ہاتھ سے شروع کی گئی ہے۔ نظموں کو زبان اور مضمون کے لحاظ سے کئی حصوں میں بانٹ دیا ہے ، اور ہر حصے کے ورقوں پر نئے سرے سے ہندسے ڈالے ہیں اور ہر ایک کے شروع صفحے پر شنگرفی روشنائی سے صرف نستعلیق خط میں عنوان لکھ دیا ہے۔ اصل شعر کالی روشنائی سے ، اور اُن کے عنوانات شنگرفی سے تحریر کیے گئے ہیں۔ شاید کاغذ اچھی بناوٹ کا نہ تھا ، ورنہ سو ڈیڑھ سو برس میں اتنا بوسیدہ نہ ہوتا کہ مڑتے ہی ٹوٹ کر الگ ہو جاتا ہے۔

کتاب کے صفحے کا ناپ $11\frac{1}{2} \times 7\frac{3}{4}$ اور لکھائی کا $7\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{4}$ انچ ہے۔ ورقوں کی تعداد ۱۸۸ اور ہر صفحے کی سطروں کی عام طور پر ۱۲ ہے۔ ہر حصۂ نظم کے بعد دو یا تین ورق سادہ لگائے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ وہی پہلا نسخہ ہے ، جو بادشاہ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ دیوناگری اور نستعلیق خطوں کے لکھنے والے دو جدا کاتب تھے ، اور دیوناگری میں پہلے اور نستعلیق میں بعد کو لکھائی ہوئی ہے ۔ اس لیے کہ ورق ۱۰ الف ، ۱۱۲ ب اور ۱۷۹ ب پر دیوناگری میں یہ شعر مندرج ہیں :

یک ذرہ تسلی نہو خورشیدِ جہاں کو
اک بوسہ بھی جب تک اسے انعام نہو گا

لاڈ لڑا بنرا بیاہ کر بنری اپنی گھر میں لایا
بھہو ، پھپھی سب کے من کو آوت دولھا بھایا

کیوں ہم کو بھکاوت بال؟ لال کی مال تو تیرے گرے ہے
پہلے بات بنا کے اپنی ، تیا ، اب کاہے کو مورے پاچھے پرے ہے؟

نستعلیق خط میں یہ شعر چھوٹ گئے ہیں ۔ اسی طرح ایک ایک دو دو لفظ بھی ایسے ہیں ، جو دیوناگری میں موجود اور نستعلیق میں غائب ہیں ۔ ان دونوں تحریروں میں آپس میں کہیں کہیں لفظوں کا فرق بھی پایا جاتا ہے ۔ یہ اس کا ثبوت ہے کہ لکھنے کے بعد دونوں کا مقابلہ اور تصحیح نہیں ہو سکی ۔ ایک بات اور ظاہر کرنے کی ہے ۔ نستعلیق خط میں ہندی کے اور دیوناگری میں اردو اور فارسی کے شعر صحت کے ساتھ نہیں لکھے ہیں ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نستعلیق والا ہندی سے اور دیوناگری والا فارسی سے واقف نہ تھا ۔

نام اور تاریخ تصنیف

کتاب کے آخر میں ایک هندی دوها هے، جس سے معلوم هوتا هے که اس کتاب کا نام «نادراتِ شاهی» رکها گیا تها۔ اس کے بعد ایک فارسی رباعی لکهی هے۔ اُس سے مذکوره نام کے علاوه یه بهی ظاهر هوتا هے که سنه ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں یه کتاب خود شاه عالم کے حکم سے لکهی گئی تهی اور اُنهیں نے اس کا نام «نادراتِ شاهی» رکها تها۔

خصوصیات: راگ اور تال

«نادرات شاهی» میں کئی خاص باتیں پائی جاتی هیں۔ پہلی یه که بادشاه نے اکثر نظموں کو راگ اور تال میں باندھ کر شروع میں اُس راگ اور تال کا نام لکهوا دیا هے۔ اس صفت کے سبب سے کتاب موسیقی دانوں کے لیے بیحد دلچسپ هو گئی هے۔

رسموں کا تذکره

دوسری یه که اس کی هندی نظمیں کسی نه کسی تقریب پر لکهی گئی هیں، اس لیے اُن کے مطالعے سے پتا چل سکتا هے که شاه عالم کے زمانے میں لال قلعے کے اندر هندوؤں اور مسلمانوں کی کون کون سی مذهبی اور معاشرتی رسمیں جاری تهیں۔ مسلمانوں کی رسموں میں سے عید، بکرید، شب برات، آخری چار شنبه، چهٹی، بسم الله، هدیه (ختمِ قرآن کی خوشی)، منگنی، مهندی، شادی، اور هندوانی رسموں میں سے هولی، دوالی، بسنت وغیره کا ذکر اس طرح کیا هے جس سے یه یقین هوتا هے که بادشاه ان سب کو برتتے تهے۔

رشتے داروں کا ذکر

تیسری یہ کہ مختلف رسموں کے بیان میں شاہ عالم نے اپنے بعض رشتے داروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس سے خود بادشاہ کی زبانی اُن کے رشتے کی نوعیت اور نظموں کی تاریخِ تصنیف پر روشنی پڑتی ہے۔ آیندہ سطروں میں ایک ایک کر کے اُن سب رشتہ داروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے، تاکہ پڑھنے والوں کو مطالعہ کرتے وقت کسی طرح کی دشواری محسوس نہ ہو۔

(۱) جہاندار شاہ، یہ بادشاہ کے بڑے بیٹے تھے۔ اصلی نام میرزا جواں بخت ہے۔ تقریباً سنہ ۱۱۶۲ھ (۱۷۴۹ع) میں(۱) نواب تاج محل کے پیٹ سے پیدا ہوے، جو مکرم الدولہ سید علی اکبر خاں بہادر مستقیم جنگ کی حقیقی بہن تھیں(۲)۔ مولوی نظام الدین دہلوی سے تعلیم حاصل کی تھی(۳)۔

---

(۱) اورینٹل بیاگرفیکل ڈکشنری: ۱۹۰ - واقعات اظفری: ۵۷ الف میں لکھا ہے کہ احمد شاہ نے انھیں دلی کے تخت پر نائب شاہ کی حیثیت سے بٹھایا، تو اس وقت ان کی عمر ۷ یا ۸ برس کی تھی - یہ واقعہ سنہ ۱۱۷۴ھ (۱۷۶۱ع) کا ہے - اس حساب سے ان کا سال پیدایش ۱۱۶۶ھ (۱۷۵۳ع) قرار پاتا ہے -

(۲) وقائع عالمشاھی: ۱ الف، خمخانہ: ۱۷۵۰، ۳ و ۳۲۱۶۲ -

(۳) نشترِ عشق: ۱۸۲ ب بعد سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی نظام الدین، شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے پوتوں میں تھے - یہ پہلے جہاندار شاہ کے اتالیق اور استاد مقرر ہوے، پھر ان کے کارخانوں کے مدار المہام اور آخر میں ندیم، مصاحب اور مشیر بن گئے تھے۔ شاہزادہ لکھنؤ اور وہاں سے بنارس گیا، تو یہ ساتھ تھے۔ وہاں میر منشی کی خدمت اور مستعد خاں کا خطاب عطا ہوا، مگر انھوں نے (باقی)

شعر و شاعری کا بہت شوق تھا ، اور اردو فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے اور جہاندار تخلص کرتے تھے۔ انڈیا آفس میں ان کے دیوان کا وہ نسخہ موجود ہے ، جو خود انہوں نے وارن ہسٹنگز کو تحفے میں دیا تھا (۱)۔

جہاندار شاہ بڑے سخی ، خلیق ، با مروت ، شوخ طبع اور رنگین مزاج تھے۔ جرأت اور ہمت کا یہ عالم تھا کہ ایک دن شکارگاہ میں ہاتھی بگڑ گیا۔ چاہا کہ سونڈ سے پکڑ کر وار کرے۔ انہوں نے اتنی مہلت نہ دی اور تلوار کے ایک ہی وار میں کام تمام کر دیا (۲)۔

سنہ ۱۱۷۴ھ (۱۷۶۱ع) میں احمد شاہ ابدالی نے شاہ عالم کے پیچھے انہیں نائب سلطنت بنا کر نجیب الدولہ کی سرپرستی میں دے دیا تھا۔ دس بارہ برس تک نہایت حسن و خوبی سے کار و بار سلطنت انجام دیتے رہے۔ سنہ ۱۱۸۵ھ (۱۷۷۲ع) میں شاہ عالم دلی واپس آئے ، تو یہ ولیعہد سلطنت

(بقیہ) کبھی اپنے لیے اسے پسند نہ کیا۔ شاہزادہ نے دہلی واپس آکر انہیں پلول کا حاکم بنا دیا تھا۔ مگر اس کے واپس چلے جانے کے بعد مرزا اسمعیل خاں نے پلول کا محاصرہ کر کے انہیں بیدخل کر دیا۔ یہ دلی واپس آ گئے ، اور پھر شاہزادے کے انتقال کے بعد بنارس جا کر قتلق سلطان بیگم کی سرکار میں نوکر ہو گئے۔ پندرہ برس کے بعد ان کے کارندوں سے تنگ آ کر شاہزادے کی دوسری بیوی جہان آبادی بیگم کے پاس منتقل ہو گئے ، اور وہیں ۶ جمادی الاولی سنہ ۱۲۳۲ھ (۲۴ مارچ ۱۸۱۷ع) کو انتقال کیا۔

(۱) اورینٹل بیاگرفیکل ڈکشنری : ۱۹۱ - مجموعۂ نغز : ۱، ۱۷۵ اور خمخانہ : ۲، ۳۲۲ پر ان کے شعر نقل کیے گئے ہیں۔

(۲) خمخانہ : ۲، ۳۲۱ -

کی حیثیت سے زندگی گزارنے لگے - تھے صاحبِ حوصلہ ، مغلوں اور مرہٹوں کے پنجے سے باپ کو چھڑانے کی تدبیریں سوچتے رہتے تھے - مگر قسمت نے کامیاب نہ ہونے دیا ، اور آخرِ کار افراسیاب خاں امیر الامرا کے ڈر سے ۲۳ جمادی الاولی سنہ ۱۱۹۸ھ (۱۴ اپریل ۱۷۸۴ع) کو رات کے وقت محل سے نکل کر رامپور ہوتے ہوئے لکھنئو چلے گئے - آصف الدولہ نے آداب اور خدمتگزاری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی - بد قسمتی سے آخر میں دلوں کے اندر کدورت پیدا ہو گئی ، اور جہاندار شاہ کو بنارس چلا جانا پڑا - وارن ہسٹنگز نے آصف الدولہ سے ۲۵ ہزار روپے ماہوار نذرانہ مقرر کرا دیا تھا - اُسی میں گزر بسر کرتے تھے[۱] -

شاہ عالم نے الہ آباد سے واپس آکر ان کی شادی مرزا بابا کی صاحبزادی جینا بیگم سے کردی تھی - جہاندار شاہ لکھنئو جاتے وقت انہیں دلی چھوڑ گئے تھے - بعد میں آکر ساتھ لے گئے اور بنارس میں اپنے پاس رکھا[۲] -

لالہ سری رام اور امیر احمد علوی صاحب نے سنہ ۱۲۰۱ھ میں جہاندار شاہ کا انتقال لکھا ہے[۳] - مگر بیل کہتا ہے کہ ۲۵ شعبان سنہ ۱۲۰۲ھ (۳۱ مئی ۱۷۸۸ع) کو فوت ہوئے[۴] -

---

(۱) واقعات اظفری : ۵ الف ، مفتاح التواریخ : ۳۶۰ ، خمخانہ : ۳۲۱/۲ - مگر مفتاح میں رقم کی مقدار ۵ لاکھ سالانہ ہے -

(۲) واقعات اظفری : ۵ ب ، نشتر عشق : ۱۸۲ ب بعد -

(۳) خمخانہ : ۳۲۲/۲ ، بہادر شاہ ظفر : ۲۱ -

(۴) مجھے اس سنہ میں بھی شک ہے - اس لیے کہ انشای لچھمی نراین دبیر (ورق ۸۲ ب) میں ان کا ایک شقہ بنام شرف الدین حسین خاں نقل ہوا ہے - اس میں شاہزادے نے (باقی)

(۲) اکبر شاہ ، یہ شاہ عالم کے منجھلے بیٹے تھے۔ بدھ کے دن ۷ رمضان سنہ ۱۱۷۳ھ (۲۳ اپریل ۱۷۶۰ع) کو مکن پور ریوان میں مبارک محل کے بطن سے پیدا ہوئے(۱)۔

شاہ عالم ان سے بہت محبت کرتے تھے ، اور اپنے خاص کمرے میں سلاتے تھے(۲)۔ جہاندار شاہ باپ کی بے اطلاع لکھنئو چلے گئے تھے۔ مرہٹوں نے سلطنت پر قبضہ کیا ، تو انہیں دلی واپس بلایا۔ نوابِ اودھ اور

(بقیہ) غلام قادر خاں کی گستاخی کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ ہم لشکر لے کر دلی جا رہے ہیں۔ تم دولت تیموریہ کے پرانے بہی خواہ ہو۔ اس شقے کو دیکھتے ہی ۱۰ ہزار چیدہ سوار اور ۵ ہزار پیادے ساتھ لے کر فرخ آباد میں ہم سے آ ملو۔ ۴ لاکھ روپے مصارف کے لیے خزانے سے بھیجے جا رہے ہیں۔ یہاں تمھارے پہنچنے پر داروغگیٔ توپخانہ کا عہدہ عطا ہوگا۔

شاہ عالم ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۰۲ھ کو نابینا کیے گئے تھے۔ غلام قادر خاں ۱۲ ذیحجہ سنۂ مذکور کو دہلی سے نکل کر ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ (دسمبر ۱۷۸۸ع) میں گرفتار ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ مذکورۂ بالا شقہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۰۲ھ اور ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ کے درمیان لکھا گیا ہوگا۔ اس صورت میں جہاندار شاہ کا انتقال شعبان سنہ ۱۲۰۲ھ میں کس طرح ہو سکتا ہے ؟

(۱) مفتاح التواریخ : ۳۷۵ ۔ شاہ عالم نامہ : ۶۳ میں لکھا ہے کہ مبارک محل قوم کی سیدانی تھیں۔ ذیحجہ سنہ ۵ جلوس عالمگیر مطابق آغاز سنہ ۱۱۷۱ھ (ستمبر ۱۷۵۷ع) میں نجیب الدولہ کے پاس قیام کے زمانے میں شاہ عالم نے ان سے عقد کیا تھا۔ وقائع عالمشاہی : ۲۵ الف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بادشاہ کے آگرے کے سفر میں ساتھ تھیں۔ محرم سنہ ۱۱۹۹ھ میں ان کی طبیعت راہ میں خراب ہوگئی ، تو بادشاہ نے حکیم امامی کے ساتھ متھرا بھیج دیا ، اور یہ حکم دیا کہ وہاں بھی مزاج درست نہو ، تو دہلی چلی جائیں۔

(۲) شاہ عالم نامہ : ۱۴۹ ۔

انگریزوں نے از راہِ مصلحت اُنھیں نہ آنے دیا۔ اس ضد میں مرہٹوں نے اکبر شاہ کو ولی عہد مقرر کر دیا (۱)۔ جب غلام قادر خاں دلی سے میرٹھ بھاگا، تو بندیوں میں انھیں بھی ساتھ لیتا گیا اور بیدار بخت کی جگہ بادشاہ بنا دیا۔ یہ خبر دلی پہنچی، تو خاندانِ شاہی کے افراد خوش ہوے کہ شاہ عالم کو نہ سہی، اُن کے بیٹے ھی کو حق پہنچ گیا۔ مگر ابھی تیرہ دن گزرے تھے کہ مرہٹوں نے غلام قادر خاں کو قتل کر کے پھر نابینا بادشاہ کو بحال کر دیا (۲)۔ بڑے بھائی کے انتقال پر بلا اختلاف یہی ولی عہد قرار پائے، اور ۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ (۱۹ نومبر ۱۸۰۶ع) کو شاہ عالم کے انتقال پر تخت نشین ہوے (۳)۔

سنہ ۱۱۹۵ھ (آخر ۱۷۸۱ع) میں شاہ عالم نے ان کی بڑی دھوم سے شادی کی۔ مرزا نجف خاں وزیر نے دولھا دلھن کو تحفے میں لاکھوں روپے کا سامان پیش کیا (۴)۔ ان کی اولاد میں بڑے بہادر شاہ ظفر تھے، جو ایک ھندو عورت کے پیٹ سے منگل کے دن ۲۸ شعبان سنہ ۱۱۸۹ھ (۲۴ اکتوبر ۱۷۷۵ع) کو پیدا ہوے تھے (۵)۔ دوسرے مرزا جہانگیر تھے۔

---

(۱) بہادر شاہ ظفر : ۲۰ -

(۲) واقعات اظفری : ۶ الف و ب - اظفری نے سکے کے لیے یہ بیت کہی تھی :

بزد بقرص مه و مہر ضرب سلطانی — خدیو شاہ جہانگیر اکبر ثانی

(۳) مفتاح التواریخ : ۵۷۳ ؛ خمخانہ : ۵۵۲،۴ -

(۴) فرینکلن : ۹۶ - غالباً اکبر شاہ کی اسی شادی کے سلسلے میں شاہ عالم نے دوھے وغیرہ لکھے تھے -

(۵) بہادر شاہ ظفر : ۸ -

یہ ممتاز محل کے بطن سے سنہ ۱۲۰۵ھ (۱۷۹۰ع) میں پیدا ہوئے تھے اور ماں باپ کے بڑے چہیتے تھے(۱)۔

اکبر شاہ تخت نشین ہو کر انگریزوں کے وظیفہ خوار اور صرف لال قلعے کے حکمراں رہے۔ شعر و شاعری ورثے میں ملی تھی۔ باپ کے تخلص آفتاب کی مناسبت سے شعاع تخلص کرتے تھے۔ مگر کہتے بہت کم تھے(۲)۔ باپ کا اندوختہ صرف کر چکے، تو انگریزوں سے وظیفہ بڑھانے کی درخواست کی۔ مگر انگریز بڑے کفایت شعار ہوتے ہیں۔ ان کے حوصلے کے مطابق کیسے دے سکتے تھے! بہر حال کچھ اضافہ کر کے آنسو پونچھ دیے(۳)۔

اکبر شاہ نے جمعہ ۲۸ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۵۳ھ (۲۸ ستمبر ۱۸۳۷ع) کو لال قلعے میں انتقال کیا۔ مرتے وقت ۸۰ برس کی عمر تھی(۴)۔

(۳) بیگم جان۔ یہ شاہ عالم کی بیٹی تھیں۔ سنہ ۱۲ جلوس (۱۸۵ ا ع) میں بادشاہ نے الہ آباد سے واپس آکر مرزا بابا کے بیٹے مرزا اکرام الدین عرف مرزا مغل کے ساتھ ان کی شادی کر دی تھی۔ پہلوٹھی کا بیٹا ہونے میں یہ بیمار پڑیں اور مر گئیں۔ چھ مہینے بعد وہ بچہ بھی انتقال کر گیا(۵)۔ شاہ عالم نے اسی کی پیدایش پر ہندی نظمیں لکھی تھیں۔

---

(۱) بہادر شاہ ظفر: ۳۰-۴۰، اورینٹل بایوگرفیکل ڈکشنری: ۱۹۱۔ میرا خیال ہے کہ اکبر شاہ کے جس بچے کی پیدایش پر شاہ عالم نے نظمیں لکھی ہیں، وہ یہی مرزا جہانگیر ہیں۔

(۲) خمخانہ: ۵۵۲،۴۔ (۳) اورینٹل بایوگرفیکل ڈکشنری: ۴۶، بہادر شاہ ظفر: ۴۰-۴۳۔

(۴) مفتاح التواریخ: ۳۹۴، خمخانہ: ۵۵۲،۴۔ (۵) واقعات اظفری: ۵۷ ب۔

(۴) زینت محل ، نسب میں سیدانی اور شاہ عالم کی سوتیلی ماں تھیں۔ ان کے صرف ایک بیٹی عمدۃ الزمانی بیگم تھیں۔ شاہ عالم کی ماں بی نھنی (۱) اُنھیں بچہ چھوڑ کر مریں ، تو زینت محل ھی نے گود لے کر پالا تھا (۲)۔

ماں بیٹوں میں آخر تك حقیقی رشتے کا سا تعلق رھا۔ جب عمادالملك کے محاصرے سے نکل کر شاہ عالم ھانسی حصار گئے ، تو یہ بیقرار ھو کر اُن سے ملنے سلطان پور پہنچیں ، اور آٹھہ دس روز رہ کر دلی واپس آئیں۔ شاہ عالم نے سعادت کے خیال سے آٹھہ دس قدم تك ان کو پہنچایا (۳)۔

قلعۂ معلی میں ان کا اقتدار سب چھوٹوں بڑوں کو تسلیم تھا۔ بھاؤ نے دلی پر قبضہ کر کے شاھجہان ثانی کو معزول کیا ، اور اُن کی جگہ جہاندار شاہ ولی عہد کو تخت پر بٹھایا ، تو یہی محلاتِ شاھی کی افسر اور نگراں بنائی گئی تھیں (۴)۔

---

(۱) دیباچے کے صفحۂ ٥ پر میں بادشاہ کی حقیقی ماں کا نام لال کنور لکھہ آیا ھوں۔ لیکن تذکرۂ شعرا مصنفۂ محسن علی محسن (قلمی ۳۹ ب) میں بی نھنی لکھا ھے۔ مجھے پہلے ھی شبہہ تھا کہ لال کنور ملقب بہ زینت محل شاہ عالم کے دادا جہاندار شاہ کی بیوی کا نام ھے۔ شاہ عالم کی سوتیلی ماں کا لقب زینت محل دیکھہ کر کہیں مورخوں کو دھوکا تو نہیں ھوا ، اور انھوں نے لقب کے اشتراك سے بہو کا نام وھی تو نہیں رکھہ دیا جو دراصل ساس کا تھا۔ چونکہ مورخوں نے زینت محل کے حقیقی ماں ھونے میں دھوکا کھایا ھے ، اس لیے میرے نزدیك لال کنور بھی غلط فہمی پر مبنی ھے۔ شاہ عالم کی حقیقی ماں کا نام بی نھنی ھی تھا ، جو محسن نے لکھا ھے۔

(۲) سیرالمتاخرین : ۲:۵۹۰ ، واقعات اظفری : ۷۵ الف و ب۔

(۳) شاہ عالم نامہ : ٥١ ۔ (۴) شاہ عالم نامہ : ۱۷۴ ، واقعات اظفری : ۷۵ الف۔

سنه ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ع) میں ان کا انتقال ہوا، اور لال بنگلے میں دفن کی گئیں (۱)۔

(۵) جینا بیگم، یه مرزا بابا کی بیٹی تهیں۔ سنه ۱۲ جلوس (۱۱۸۵ھ) میں مرزا جهاندار شاہ کے ساتهه بیاهی گئیں اور نواب قتلق سلطان بیگم خطاب پایا (۲)۔ موزوں طبع تهیں، اور کبهی کبهی شعر بهی کهتی تهیں (۳)۔

مرزا جهاندار شاہ دهلی سے رات کو چهپ کر نکلے، تو یه شریکِ مشورہ تهیں، مگر اُن کے ساتهه جا نه سکیں (۴)۔ پهر بادشاہ نے نه جانے دیا اور ان کو قلعے میں قید کر لیا۔ یه اپنے شوهر سے بیحد مانوس تهیں۔ کهتی تهیں: «لاکهوں صرف هو جائیں، مگر کسی طرح اُن کے پاس چلی جاؤں»۔ عورتیں تعویذ گنڈوں کو زیادہ مانتی هیں۔ اس زمانے میں ایك مکار فقیر دهلی میں آیا هوا تها۔ بیگم نے اُس سے رجوع کیا۔ اُس نے کہا: «آپ گهبرائیں نہیں، میں آپ کو موکلوں کے هاتهه لکهنؤ پهنچوا دوں گا»۔

---

(۱) علوی صاحب نے بهادر شاہ ظفر: ۱۶ میں شاہ عالم کی ماں لال کنور کا سال وفات ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ع) لکها هے، اور یه بهی لکها هے که لال بنگلے میں انهیں دفن کرنے کی وجه بادشاہ کی مفلسی تهی۔ میرے نزدیك علوی صاحب کو مغالطه هوا هے۔ شاہ عالم کی ماں ان کے بچپن هی میں مر چکی تهیں۔ هاں زینت محل اب تك زندہ تهیں۔ چونکه عام طور پر یہی بادشاہ کی ماں کهلاتی تهیں، اس لیے انهیں مورخوں نے والدۂ شاہ کے الفاظ سے ذکر کیا۔ علوی صاحب نے ان لفظوں سے شاہ عالم کی حقیقی ماں مراد لیں؛ اور اس طرح سوتیلی ماں کا سنۂ وفات حقیقی ماں کا سال انتقال قرار پا گیا۔

(۲) واقعات اظفری: ۱۲ الف و ب و ۵۷ ب۔

(۳) مجموعۂ نغز: ۱/۲۸۷۔ (۴) وقائع عالمشاهی: ۹ الف۔

بیگم بیچاری کہنے میں آ گئیں - وہ بد بخت سال بھر تک انہیں بہلاتا رہا ، اور ہزاروں لاکھوں روپے کا آدمی ہو گیا - ایک دن تعویذ بھیجا اور کہا کہ «آج آدھی رات گئے یہ عمل پڑھ کے بالا خانے پر پلنگ بچھا کر اور زیور وغیرہ قیمتی سامان بقدرِ گنجایش پلنگ پر رکھ کر بیٹھ جائیے ، اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیے کہ کس طرح موکل آپ کو منزلِ مقصود پر پہنچاتے ہیں » - رات ہوئی . تو بیگم نے اُس مکار کے کہنے پر عمل کیا - خدا جانے . بیگم کے وہم کا اثر تھا یا کیا . کہ انہیں گز بھر کے قریب پلنگ اٹھتا معلوم ہوا . مگر پھر نیچے آ گیا اور دوبارہ نہ ہلا - صبح کو یہ ماجرا فقیر سے کہلوایا . تو اُس نے کہا : « شاید آپ نے ہدایت پر پورا عمل نہیں کیا - خیر ، میں آپ کی خاطر ایک چلہ اور کھینچوں گا ، اور آپ کو لکھنئو بھیج کر رہوں گا » - اس کے بعد دس دن کی اجازت لے کر دلی سے ایسا غائب ہوا کہ پھر کہیں کھوج نہ ملا (۱) -

غلام قادر خاں کے فتنے سے کچھ پہلے جہاندار شاہ انہیں بنارس لے گئے تھے - بیوگی کے بعد بھی انگریزوں کی سرپرستی میں اپنے بیٹے مرزا مظفر بخت کے ساتھ وہیں مقیم رہیں (۲) -

(٦) مرزا بابا ، یہ شاہ عالم کے حقیقی چچازاد بھائی ، بہنوئی اور سمدھی تھے - اصلی نام میرزا محمد علاءالدولہ بہادر ہے - ذاتی لیاقت اور صلاحیت کی بنا پر عالمگیرِ ثانی اولاد سے زیادہ ان کی عزت و حرمت کرتے تھے . اور ان کے ساتھ اپنی بیٹی لاڈلی بیگم کی شادی کر دی تھی -

---

(۱) واقعات اظفری : ۱۲ ب - (۲) نشتر عشق : ۱۸۲ ب بعد -

مرزا محمد اکرام الدین عرف مرزا مغل، مرزا عبدالمقتدر عرف مرزا طغل، فقیرہ بیگم اور جینا بیگم یہ چاروں بچے انہیں کے پیٹ سے تھے۔

شاہ عالم کے ابتدائی عہد میں میرزا جواں بخت، شاہ ابدالی کی طرف سے دلی کے حاکم تھے، تو یہ شاہزادے کی نیابت کا کام انجام دیتے تھے۔ بد خواہوں نے ہر چند بہکایا کہ ولی عہد بچہ ہے اور بادشاہ یہاں موجود نہیں۔ آپ بھی اسی خاندان کے فرد ہیں۔ حکومت پر قبضہ کیوں نہیں کر لیتے۔ انہوں نے ایک بھی نہ سنی، اور شاہ عالم کی واپسی تک وفاداری کے ساتھ جواں بخت کی اعانت کرتے رہے۔

ان کی بیٹی جینا بیگم کی شادی ولی عہد سے ہوئی تھی۔ بیٹوں میں سے مرزا مغل بیگم جان سے اور مرزا طغل عزیز النسا بیگم سے بیاہے گئے تھے، جو شاہ عالم کی بیٹیاں تھیں۔ اس رشتے سے یہ بادشاہ کے دہرے سمدھی ہوئے(۱)۔

(۷) زبدۃ الزمانی بیگم، غالباً شاہ عالم کی بہن لاڈلی بیگم کا خطاب ہے، جو مرزا بابا کی زوجہ تھیں۔ اس قیاس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شاہ عالم نے ان کا ذکر ایک سیٹھنے میں سمدھن کے انداز سے کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاہ عالم کی دوسری بہن خیر النسا بیگم کا خطاب عمدۃ الزمانی بیگم تھا، جو زبدۃ الزمانی بیگم کا ہم قافیہ اور جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ خیال درست ہے، تو زبدۃ الزمانی بیگم شاہ عالم کی بہن اور دہری سمدھن، یعنی ولی عہد سلطنت مرزا جواں بخت، بیگم جان اور عزیز النسا بیگم کی پھوپھی اور ساس تھیں۔

---

(۱) واقعات اظفری: ۷ الف و ۱۱ ب و ۱۲ الف و ب و ۴۷ ب و ۵۷ الف، شاہ عالم نامہ: ۳۰۔

(۸) ملکہ زمانی بیگم ، یہ فرخ سیر بادشاہ کی بیٹی اور محمد شاہ بادشاہ کی بڑی بیوی تھیں (۱) ۔ بیوہ ہو کر قلعۂ معلی کے باہر موری دروازے کے پاس جا رہی تھیں ۔ غلام قادر خاں کی لوٹ کھسوٹ کے وقت اُس کے حکم سے نواب تاج محل ، نواب شاہ آبادی ، مبارک محل اور رانی جیو کا سامان محل میں جا کر انھیں نے قرق کیا تھا ۔ اسی سال ان کا انتقال بھی ہوا ہے (۲) ۔

(۹) صاحب محل ، یہ محمد شاہ بادشاہ کی دوسری بیوی اور ملکہ زمانی بیگم کی خالہ زاد بہن تھیں ۔ احمد شاہ ابدالی نے ان کی بیٹی حضرت بیگم سے اپنا عقد کیا تھا ۔ کہتے ہیں کہ بادشاہِ دہلی نے جہیز میں جو سامان دیا تھا ، چشمِ فلک نے اُس جیسا نہ دیکھا ہوگا ۔

صاحب محل اپنی بیٹی کے ساتھ افغانستان چلی گئی تھیں ۔ ۱۸ برس وہاں مقیم رہیں ۔ تقریباً سنہ ۱۱۸۷ھ (۱۷۷۳ع) میں حضرت بیگم کا انتقال ہوا ، تو اُن کا تابوت لے کر دلی آئیں ، اور محمد شاہ کے برابر دفن کیا ۔

یہ بھی موری دروازے ملکہ زمانی بیگم کے ساتھ رہا کرتی تھیں ۔ غلام قادر خاں نے ان کے مکانات بھی لوٹ لیے تھے ۔ ملکہ زمانی بیگم تو اس فتنے کے فوراً بعد مر گئیں ، مگر یہ بیٹی کے بعد ۳۰ برس زندہ رہ کر تقریباً سنہ ۱۲۱۷ھ (۱۸۰۲ع) میں فوت ہوئیں (۳) ۔

---

(۱) ملخص التواریخ : ۱۹۰ب ، فرینکلن : ۱۷۷ ، واقعات اظفری : ۸۳ب ۔

(۲) تاریخ تیموری : ۱۲۰ب ، واقعات اظفری : ۸۵ الف ۔

(۳) ملخص التواریخ : ۱۹۰ الف ، فرینکلن : ۱۷۷ ، واقعات اظفری : ۸۴ الف-۸۵ الف ، مفتاح التواریخ : ۳۴۱ ۔

چند ضروری باتیں

(١) شاہ عالم نے کئی دوہوں میں رمضان کے روزے رکھنے کا ذکر کیا ہے۔ شاہ عالم نامہ (ص ١٥٠) سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے بحالتِ بادشاہی سنہ ١١٧٣ھ کے رمضان کے پورے روزے رکھے، اور برابر تراویح کی نماز ادا کی۔

(٢) اسی طرح بکرید کی نماز اور قربانی کا بھی کئی جگہ مذکور ہے۔ اُسی کتاب (ص ١٦٩) سے پتا چلتا ہے کہ اس سال بکرید کی نماز بادشاہ نے عیدگاہ جا کر پڑھی، اور نماز کے بعد خطیب کو خلعت اور غربا کو خیرات دی، اور قربانی کی رسم ادا کی۔

(٣) آخری چارشنبے کے سلسلے میں چھلے بانٹنے کا حوالہ بھی کئی دوہوں میں نظر آتا ہے۔ وقائع عالمشاہی (ص ٥٦ ب) میں ٢٩ صفر سنہ ١١٩٩ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ "محمد یعقوب خاں عرف کالو خواص نے حسب الحکم ٥٠٠ روپے کے گنگا جمنی چھلے تیار کرا کے پیش کیے۔ حکم ہوا کہ ١٠٠ چھلے پٹیل کو اور ٥٠ فی کس رانی خان بھائی، دیس مکھ پٹیل کے داماد اور میرزا رحیم بیگ کو پہنچا کر باقی امیروں، بیگموں اور مرشد زادوں کو پہننے کے لیے دیدیے جائیں"۔

(٤) شاہ عالم نے غوث الاعظم کی مہندی پر بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات بڑی دلچسپی سے سنی جائے گی کہ یہ مہندی ہر سال ١١ ربیع الاول کو مرزا راجہ رام ناتھ ذرہ تخلص پیشکارِ نظامت کے یہاں سے بڑی دھوم اور عقیدت کے ساتھ قلعے میں آتی تھی (١)۔

(١) مجموعۂ نغز: ١/٢٥٩۔

معذرت

دیباچہ ختم کرنے سے پہلے یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ ہندی کے جن لفظوں کے آخر میں یای مجہول آتی ہے، جیسے سبے، تمہے وغیرہ، اصل قلمی کتاب کے لکھنے والے نے اس قسم کے سب لفظوں کو یای مجہول سے پہلے زبر کے ساتھ सबै, तुम्है لکھا تھا۔ مگر میری بے توجہی سے یہ لفظ زیادہ تر یای مجہول سے پہلے زیر کے ساتھ सबे, तुम्हे چھپ گئے ہیں۔

اصل قلمی نسخے میں کچھ لفظ ایسے بھی ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آئے۔ انہیں میں نے جوں کا توں نقل کردیا ہے۔ اگر ہندی ادیبوں نے اُن کی صحت کی طرف توجہ دلائی، تو آیندہ چھاپے میں درست لکھ دیے جائیں گے۔

شکریہ

مطبع کے کارکنوں کا شکریہ ادا کرکے، جنھوں نے آج کل کے برے حالات میں پوری کوشش اور توجہ سے میرا ساتھ دیا، دیباچہ ختم کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ یہ ناچیز کوشش بھی بندگانِ اعلی حضرت فرمانروای رامپور، دام اقبالہم وملکہم، کے حضور میں شرفِ قبول حاصل کرے۔ آمین!

حقیر

امتیاز علی خاں عرشی

ناظم کتابخانہ

کتابخانۂ عالیۂ ریاست رامپور

یکم اکتوبر ۱۹۴۷ع

नादिराति शाही

نادراتِ شاہی

ग़ज़ले रेख़्ता

४७ ग़ज़ल

غزلِ ریختہ

۴۷ غزل

(   )

(१) पाता नहीं हूं और किसी काम से लज्ज़त
जो कुछ कि मैं पाता हूँ तेरे नाम से लज्ज़त
कैफ़ीयतें उस दीदए-मैगूं से जो पाईं
पाई न कभी बादे से और जाम से लज्ज़त
ज़ाहिर है तेरी नर्गिसे-मख़मूर से मस्ती
टपके है तेरे लाऽले-मै-आशाम से लज्ज़त
पाता हूं मज़ा बेकली और दर्द का ऐसा
पावे है कोई जैसे कि आराम से लज्ज़त
रखता है हवस बोसे की तेरे 'शहे आलम'
पावेगा बहुत तेरे इस इनआम से लज्ज़त

(   )

(۱) پاتا نہیں ہوں اور کسی کام سے لذت
جو کچھ کہ میں پاتا ہوں ترے نام سے لذت
کیفیّتیں اُس دیدۂ میگوں سے جو پائیں
پائی نہ کبھی بادے سے اور جام سے لذت
ظاہر ہے تری نرگسِ مخمور سے مستی
ٹپکے ہے ترے لعلِ می آشام سے لذت
پاتا ہوں مزا بیکلی اور درد کا ایسا
پاوے ہے کوئی جیسے کہ آرام سے لذت
رکھتا ہے ہوس بوسے کی تیرے شہ عالم
پاویگا بہت تیرے اس انعام سے لذت

( )

(२) क्या हो, अगर जो प्यारा आ मुझ से बात करले !
आकर, गले में मेरे उल्फ़त से हात करले !
फिर वह ही गर्मजोशी, अल्ताफ़ो - मेहरबानी
करता था आगे जितनी, अब मेरे सात करले !
रम - करद - दिल हमारे वहशी के सैद ख़ातिर
आँखों को कर क़रावल, कई दाव घात करले !
मुझ दिल की सबरो-ताक़त, होशो-ख़िरद की बाज़ी
इक किश्त से निगह की फ़िल्फ़ौर मात करले !
मग़रिब में ज़ुल्फ़ के फिर दिल 'आफ़ताब' का ले
फ़ुर्क़त के दिन को, ऐ मह, वसलत की रात करले !

(.)

(۲) کیا ہو، اگر جو پیارا آ مجھ سے بات کرلے !
آکر، گلے میں میرے الفت سے ہات کرلے !
پھر وہ ہی گرمجوشی، الطاف و مہربانی
کرتا تھا آگے جتنی، اب میرے سات کرلے !
رم کردہ دل ہمارے وحشی کے صید خاطر
آنکھوں کو کر قراول، کئی داو گھات کرلے !
مجھ دل کی صبر و طاقت، ہوش و خرد کی بازی
اک کشت سے نگہ کی فی الفور مات کرلے !
مغرب میں زلف کے پھر، دل آفتاب کا، لے
فرقت کے دن کو، اے مہ، وصلت کی رات کرلے !

( )

(३) गो सुध नहीं उस शोख़ सितमगर ने सँभाली
तिस पर भी कोई बात अदा से नहीं ख़ाली

कुछ होश नहीं मुझ में रहा जब से पिलाई
उस नर्गिसे-मख़मूर की, साक़ी ने पियाली

शबनम के अर्क़ में हुआ ख़जलत सेती गुल तर
देखी जो लबे-लाऽल की उस शोख़ के लाली

वे ग़ैर ही हैं, जिन की हर इक बात हो सुनते
हमने तो जो कुछ अर्ज़ की, सो सुनते ही टाली

तौसीफ़ कोई करसके क्या! ऐ 'शहे-आलम'
रुतबा है तरे शेऽर का गुफ़्तार से आली

( )

(۳) گو سُدھ نہیں اُس شوخ ستمگر نے سنبھالی
تِس پر بھی کوئی بات ادا سے نہیں خالی

کچھ ھوش نہیں مجھ میں رھا، جب سے پلائی
اُس نرگسِ مخمور کی، ساقی نے، پیالی

شبنم کے عرق میں ھوا خَجلت سیتی گُل تر
دیکھی جو لبِ لعل کی، اُس شوخ کے، لالی

وِے غیر ھی ھیں، جن کی ھر اک بات ھو سنتے
ھم نے تو جو کچھ عرض کی، سو سُنتے ھی ٹالی

توصیف کوئی کرسکے کیا! اے شہِ عالم
رُتبہ ھے ترے شعر کا گُفتار سے عالی

( )

(४) लाचार हूँ मैं अपनी आँखों के हात, यारो !
करती हैं दुश्मनी नित यह मेरे सात, यारो !
क्या क्या ख़याल जी में रहते हैं; लेक जब वह
आता है, मुझ को तब कुछ नहीं आती बात, यारो !
इक इक घड़ी बराबर रोज़े - शुमार के है
किन किन ख़राबियों से कटती है रात, यारो !
आईन उसके आगे पत्थर से सख़्त तर है
देखी है जिस ने नाज़ुक उस गुल की गात, यारो !
नूर 'आफ़ताब' के से हर ज़र्रे की चमक है
इस बात को है जाने सब काइनात, यारो !

( )

(۴) لاچار ہوں میں اپنی آنکھوں کے ہات، یارو !
کرتی ہیں دشمنی نِت یہ میرے سات، یارو !
کیا کیا خیال جی میں رہتے ہیں؛ لیک جب وہ
آتا ہے، مجھ کو تب کچھ نہیں آتی بات، یارو !
اِک اِک گھڑی برابر روزِ شمار کے ہے
کن کن خرابیوں سے کٹتی ہے رات، یارو !
آئینہ اُس کے آگے پتھر سے سخت تر ہے
دیکھی ہے جس نے نازک اُس گل کی گات، یارو !
نور آفتاب کے سے ہر ذرّے کی چمک ہے
اس بات کو ہے جانے سب کائنات، یارو !

( )

(५) मुझ से सुलूक आँखों ने क्या कुछ किया है, हाय !
दिल मेरा दामे-इश्क़ में फँसवादिया है, हाय !
जों गुल, किसू तरह नहीं पाता है इलतियाम
इस चाके-दिल को जितना कि मैंने सिया है, हाय !
बेहूद-गोई से जो उठाता नहीं है हाथ
नासिह का, कोई पूछे कि, मैं क्या लिया है, हाय !
मानन्दे-लाला, गुलशने-दौराँ में आके. आह !
ख़ूने-दिल अपने साग़रे-दिल में पिया है, हाय !
ऐ 'आफ़ताब' कल शबे-हिज्राँ में दिल मेरा
बेताबियों से, आह ! मुवा और जिया है, हाय !

( )

(٥) مجھ سے سُلوک آنکھوں نے کیا کچھ کیا ہے، ہائے !
دل میرا دامِ عشق میں پھنسوا دیا ہے، ہائے !
جُوں گل، کسو طرح نہیں پاتا ہے اِلتیام
اس چاکِ دل کو جتنا کہ میں نے سیا ہے، ہائے !
بیہودہ گوئی سے جو اُٹھاتا نہیں ہے ہاتھ
ناصح کا، کوئی پوچھے کہ. میں کیا لیا ہے، ہائے !
مانندِ لالہ، گلشنِ دَوراں میں آکے، آہ !
خونِ دل اپنے ساغرِ دل میں پیا ہے، ہائے !
اے آفتاب، کل شبِ ہجراں میں دل مرا
بیتابیوں سے، آہ ! مُوا اور جیا ہے، ہائے !

( )

(६) चीं - बर - जबीं ही मुझ से रहा गुलऽज़ार, हैफ़ !
दिलबर ने मेरा हाल न पूछा, हज़ार हैफ़ !
मैं तो इसी उमेद में रहता हूँ रात दिन
आया न मेरे पास कभू, ऐ निगार, हैफ़ !
ऐ रश्के - आइना, मेरा दिल तुझ से साफ़ है
मेरी तरफ़ से दिल में तेरे है ग़ुबार, हैफ़ !
कहते थे— "बेवफ़ाई करूँगा न तुझ से मैं"
है क्या सबब, जो भूले वह क़ौलो - क़रार, हैफ़ !
वह रश्के - मह कभू न हुआ मुझ पे मेहरबाँ
करता हूं, 'आ फ़ ता ब' यही बार बार हैफ़

( )

(٦) چیں بر جبیں ہی مجھ سے رہا گُلعَذار، حَیف!
دلبر نے میرا حال نہ پوچھا. ہزار حَیف!
میں تو اسی امید میں رہتا ہوں رات دن
آیا نہ میرے پاس کبھو، اے نِگار، حیف!
اے رشک آئنہ، مرا دل تجھ سے صاف ھے
میری طرَف سے دل میں ترے ھے غُبار، حیف!
کہتے تھے: «بیوفائی کرونگا نہ تجھ سے میں»
ھے کیا سبب، جو بھولے وہ قَول و قرار، حیف!
وہ رشک مہ کبھو نہ ہوا مجھ پہ مہرباں
کرتا ہوں، آفتاب، یہی بار بار حیف

( )

(७) बिन देखे तेरे, दिलबर, दिलको न चैन आवे!
दूरी में तेरी, दिलबर, टुक ख्वाबो-ख़ुर न भावे!
दिन ही न दर्दो-ग़म में कटता है, यार, तुझ बिन
रोते ही रोते मुझ को सारी यह रात जावे!
सुनता नहीं है अस्ला तू दर्दे-दिल किसी का
तुझ हर्फ़-नाशनौ को कोई हाल क्या सुनावे!
निकले हैं साँस ठण्डे बे-इख़्तियार दिल से
ता चन्द सर्द-मेहरी तेरी कोई छिपावे!
ऐ 'आफ़ताब' दिल को ज़र्रा न चैन तुझ (?) बिन
उस रश्के-मह को जल्दी मुझ से कोई मिलावे!

( )

(۷) بن دیکھے تیرے، دلبر، دل کو نہ چین آوے!
دوری میں تیری، دلبر، ٹُک خواب و خُور نہ بھاوے!
دن ھی نہ درد و غم میں کٹتا ھے، یار، تجھ بن
روتے ھی روتے مجھ کو ساری یہ رات جاوے!
سنتا نہیں ھے اصلا تو دردِ دل کسی کا
تجھ حرف ناشنو کو، کوئی حال کیا سناوے!
نکلے ھیں سانس ٹھنڈے بے اِختیار دل سے
تا چند سَرد مہری تیری کوئی چھپاوے!
اے آفتاب، دل کو ذرّا نہ چین تجھ (؟) بن
اُس رشکِ مہ کو جلدی مجھ سے کوئی ملاوے!

(८)

(अलया 'इकताला')

जों माहे-ईद, उस पर हैगी नज़र जहाँ की
तारीफ़ होसके नहीं, कुछ तेरे अबरुवाँ की

करते हैं बेवफ़ाई मुझ से यह जैसी हरदम
किससे करूँ मैं जाकर फ़रयाद इन बुताँ की ?

नहीं दोस्ती का मेरी उसके तईं यक़ीं कुछ
क्या कहिये बदगुमानी उस यारे - बदगुमाँ की !

जों शमए - सुबहगाही, कोई दम को मेहमाँ है
प्यारे, ख़बर शिताबी ले अपने नीमजाँ की !

ऐ 'आफ़ताब' उस का चाहूँ जो कुछ लिखूँ वस्फ़
क़ासिर मेरी ज़बाँ है, ताक़त नहीं बयाँ की

(الیا، یک تالا)

(۸) جوں ماہِ عید، اُس پر ھےگی نظر جہاں کی
تعریف ھوسکے نہیں، کچھ تیرے ابرواں کی

کرتے ھیں بیوفائی مجھ سے یہ جیسی ہر دم
کس سے کروں میں جاکر فریاد ان بتاں کی ؟

نہیں دوستی کا میری اُس کے تئیں یقیں کچھ
کیا کہیے بدگمانی اُس یارِ بدگماں کی !

جوں شمعِ صُبحگاھی، کوئی دم کو میہماں ھے
پیارے، خبر شتابی لے اپنے نیمجاں کی !

اے آفتاب، اُس کا چاھوں جو کچھ لکھوں وصف
قاصر مری زباں ھے، طاقت نہیں بیاں کی

(९) (सरपर्दा इकताला)

तड़पे है बिन तेरे दिल, बेआब जैसे माही
देता है कुछ तेरा भी, ऐ शोख़, दिल गवाही ?

दुनया में जो कोई है, करता तेरी तरफ़ है
तेरे सितम से, कीजे जा किससे दादख़्वाही !

वे ग़ैर ही मुसाहिब तेरे हैं रात दिन के
भाती नहीं मुलाक़ात अपनी तो गाह-गाही

नहीं शर्म से उठाता टुक भी तू आँख ऊपर
अल्ला ही अल्ला, ऐ बुत, इतनी भी कमनिगाही !

चाहे वह माह हमको टुक मेहरबानगी से
ऐ 'आफ़ताब' हमने अक्सर यह बात चाही

(سر پردہ، یک تالا)

(۹) تڑپے ھے بن ترے دل، بے آب جیسے ماھی
دیتا ھے کچھ ترا بھی، اے شوخ، دل گواھی ؟

دُنیا میں جو کوئی ھے، کرتا تری طرف ھے
تیرے ستم سے، کیجے جا کس سے داد خواھی !

وے غیر ھی مُصاحب تیرے ھیں رات دن کے
بھاتی نہیں ملاقات اپنی تو گاہ گاھی

نہیں شرم سے اُٹھاتا ٹک بھی تو آنکھ اوپر
اللہ ھی اللہ، اے بت، اتنی بھی کم نگاھی !

چاھے وہ ماہ ہم کو ٹک مہربانگی سے
اے آفتاب، ہم نے اکثر یہ بات چاھی

(१०) (सरपर्दा, इकताला)

हमसे कहो, ऐ दिलबर, दिल किससे जाके अटका ?
दिन रात जी को मेरे रहता है एही खटका
उल्फ़त से जब कि हमने दामन को तेरे पकड़ा
तूने वहीं छुड़ाया, ऐ शोख़, देके झटका
ग़ैरों के साथ कैसी वाशुद है तुझको, गुलरू !
कांटा सा, एक मैं ही नज़रों में तेरी खटका
उस नाज़नीं दहन से हर्फ़ इस अदा से निकला
गोया कि गुन्चए - गुल सहने - चमन में चटका
अफ़सूं नहो मोअस्सिर कोई, 'आफ़ताब' उसको
देखा है जिसने उसकी जुल्फ़े - सियह का लटका

(سرپردہ، یک تالا)

(۱۰) ہم سے کہو، اے دلبر، دل کس سے جا کے اٹکا ؟
دن رات جی کو میرے رہتا ھے ایہی کھٹکا
الفت سے جب کہ ہم نے دامن کو تیرے پکڑا
تونے وہیں چھڑایا، اے شوخ، دیکے جھٹکا
غیروں کے ساتھ کیسی واشُد ھے تجھ کو، گلرو !
کانٹا سا، ایک میں ھی نظروں میں تیری کھٹکا
اُس نازنیں دھن سے حرف اس ادا سے نکلا
گویا کہ غُنچۂ گل صَحنِ چمن میں چٹکا
افسوں نہو مؤثّر کوئی، آفتاب، اُس کو
دیکھا ھے جس نے اُس کی زلفِ سیہ کا لٹکا

(११) (   )

करती हैं मेरे दिल पर जो कुछ जफ़ा, सो आंखें
तक़सीर नहिं किसू की, जो हैं बला, सो आंखें
खाना-ख़राब, इन्होंने उश्शाक़ का, किया है
हैं दिल के तईं फँसाती हर जा बजा, सो आंखें
दिल को इन्होंने बस में दिल्दार के फँसाया
बेचारा दिल करे क्या! हैं बेवफ़ा' सो आंखें
खूबां से आशना हो, बेगानः हमसे होगईं
देखी हैं सब जहां में नाआशना, सो आंखें
क्या दिल को ताऽनः कीजे! उसका गुनाह कुछ नहिं
ऐ 'आफ़ताब' करगईं मुझ से दग़ा, सो आंखें

(   )

(۱۱) کرتی ھیں میرے دل پر جو کچھ جفا، سو آنکھیں
تقصیر نہیں کسو کی، جو ھیں بلا، سو آنکھیں
خانہ خراب، انھوں نے عشاق کا، کیا ھے
ھیں دل کے تئیں پھنساتی ھر جابجا، سو آنکھیں
دل کو انھوں نے بس میں دلدار کے پھنسایا
بیچارہ دل کرے کیا! ھیں بے وفا، سو آنکھیں
خوباں سے آشنا ھو، بیگانہ ھم سے ھوگئیں
دیکھی ھیں سب جہاں میں نا آشنا، سو آنکھیں
کیا دل کو طعنہ کیجیے! اُس کا گناہ کچھ نہیں
اے آفتاب، کر گئیں مجھ سے دغا، سو آنکھیں

(१२) (तोरी, चलता तिताला)

करता हूं अर्ज़ जो मैं, सुन लीजे, मेरा साहब !
सुन कर, जो आवे दिल में, कहदीजे, मेरा साहब !

मत पूछो, मसअले में क्या है सज़ाए - आशिक़ ?
माशूक़ जो किया हो, सो कीजे, मेरा साहब !

गुस्से से लाऽले - लब को कीजे न ज़ेरे - दन्दां
यूं खूने - आशिक़ां को मत पीजे, मेरा साहब !

दो दिन के बाद आख़िर टूटेंगे फेर टांके
ज़ख्मे - जिगर मेरा अब, गो, सीजे, मेरा साहब !

सुनके यही दुआ है, ऐ 'आफ़ताबे - आलम'
आलम की ता बिना हो, नित जीजे, मेरा साहब !

(توری، چلتا تتالا)

(۱۲) کرتا ہوں عرض جو میں، سن لیجے، میرا صاحب !
سن کر جو آوے دل میں، کہدیجے، میرا صاحب !

مت پوچھو، مسئلے میں کیا ہے سزائے عاشق ؟
معشوق جو کیا ہو، سو کیجے، میرا صاحب !

غصے سے لعلِ لب کو کیجے نہ زیرِ دنداں
یوں خونِ عاشقاں کو مت پیجے، میرا صاحب !

دو دن کے بعد آخر ٹوٹیں گے پھیر ٹانکے
زخمِ جگر مرا اب، گو، سیجے، میرا صاحب !

سن کے یہی دعا ہے. اے آفتابِ عالم
عالم کی تا بِنا ہو. نِت جیجے میرا صاحب !

(१३) (तोरी, इक ताला)

जब वह नज़रें दोचार होती हैं
तीर सी, दिलके पार होती हैं
रन्जिशें मेरी और उस गुल की
रात - दिन में हज़ार होती हैं
इश्क़ में बे-हिजाबियां दिल को
क्या ही बे-इख़तियार होती हैं
तू जो जाता है बाग़ में, ऐ गुल !
बुलबुलें सब निसार होती हैं
क़ुमरियां बन्दगी में तुझ क़द की
सर-बसर तौक़दार होती हैं
'आफ़ताब' उसके वस्ल की बातें
बाइसे - इज़तिरार होती हैं

(توری، یک تالا)

(۱۳) جب وہ نظریں دو چار ہوتی ہیں
تیر سی، دل کے پار ہوتی ہیں
رَنجِشیں میری اور اُس گل کی
رات دن میں ہزار ہوتی ہیں
عشق میں بیحجابیاں دل کو
کیا ہی بے اِختیار ہوتی ہیں!
تو جو جاتا ہے باغ میں، اے گل
بلبلیں سب نثار ہوتی ہیں
قُمریاں بندگی میں تجھ قد کی
سر بسر طوَقدار ہوتی ہیں
آفتاب، اُس کے وصل کی باتیں
باعثِ اِضطرار ہوتی ہیں

(१४) (सारङ्ग, इक ताला)

उस यारे-सब्ज़रंग को जी चाहे देखिये
महबूबे-शोख़ो-संग को जी चाहे देखिये
हँस हँस के बाढ़ झाड़े है हर बात बात में
उस काफ़िरे-फ़रङ्ग को जी चाहे देखिये
मुद्दत से क़ब्ज़े में है उस अबरू कमां के दिल
बांके पलक ख़दङ्ग को जी चाहे देखिये
अबरू चढ़ाना जिसका तबस्सुम के साथ है
शोख़े-शिताब-जंग को जी चाहे देखिये
ऐ 'आफ़ताब' अब्र में उस जां अज़ीज़ साथ
दिल की सभी उमङ्ग को जी चाहे देखिये

(سارنگ، یك تالا)

(۱۴) اُس یارِ سبز رنگ کو جی چاہے دیکھیے
محبوبِ شوخ و شنگ کو جی چاہے دیکھیے
ھنس ھنس کے باڑھ جھاڑے ھے ہر بات بات میں
اُس کافرِ فرنگ کو جی چاہے دیکھیے
مدت سے قبضے میں ھے اُس ابرو کماں کے دل
بانکے پلك خدنگ کو جی چاہے دیکھیے
ابرو چڑھانا جس کا تبسم کے ساتھ ھے
شوخِ شتاب جنگ کو جی چاہے دیکھیے
اے آفتاب، ابر میں اُس جان عزیز ساتھ
دل کی سبھی اُمنگ کو جی چاہے دیکھے

(१५) (सारङ्ग, चलता तिताला)

जी चाहता, है चलिये प्यारे के अब नगर
उल्फ़त की बातें कीजिए, पर वह मिले अगर

आने को मना करते हो किसवास्ते, सनम ?
तेरे अगर न आऊँ, कहो, जाऊँ फिर किधर ?

नाज़ो अदा से तुमने मेरे दिल को लेके अब
आशिक़ के क़त्ल पर तो बांधी है क्यों कमर ?

ऐसे डराए सेती मैं डरता नहीं, पिया
है फ़ज़्ले-हक़ तो हमको किसीका नहीं है डर

या रब, यह तेरी ज़ात से रौशन है 'आफ़ताब'
है याद उसको तेरी तो हर शामो हर सहर

(سارنگ، چلتا تتالا)

(۱۵) دل چاهتا هے، چلیے پیارے کے اب نگر
الفت کی باتیں کیجیے، پر وه ملے اگر

آنے کو منع کرتے هو کس واسطے، صنم ؟
تیرے اگر نه آؤں، کهو، جاؤں پهر کدهر ؟

ناز و ادا سے تم نے مرے دل کو لے کے اب
عاشِق کے قتل پر تو باندهی هے کیوں کمر ؟

ایسے ڈرائے سیتی میں ڈرتا نهیں، پیا
هے فضلِ حق، تو هم کو کسی کا نهیں هے ڈر

یارب، یه تیری ذات سے روشن هے آفتاب
هے یاد اُس کو تیری تو هر شام و هر سحر

(१६) (धनासिरी, इकताला)

दुनया पे मत ही भूलो, इसबात कुछ नहीं है
आख़िर को सब फ़ना है, हैहात! कुछ नहीं है
दुनया सराय-फ़ानी है स्वांग पेखने का
दिल को लगाना अपने इस सात कुछ नहीं है
तू जाने या नजाने, तुझ बिन, मेरे ऐ पियारे!
क्या कहिये, आह! कटती औक़ात कुछ नहीं है
दिन ईद का सा गर हो, और शब-बरात की रात
तू ही नहो, तो फिर यह दिन रात कुछ नहीं है
मुँह पर मेरे ख़ुशामद और पीठ पीछे शकवः!
प्यारे, यह शेवः बद है, यह बात कुछ नहीं है
तुझ हिज्र की घटा में है 'आफ़ताब' जबसे
आंखों की झड़ के आगे बरसात कुछ नहीं है

(دھناسری، یک تالا)

(۱٦) دنیا پے مت ھی بھولو، اثبات کچھ نہیں ھے
آخر کو سب فنا ھے، ھیہات! کچھ نہیں ھے
دنیا سرای فانی ھے سوانگ پیکھنے کا
دل کو لگانا اپنے اس سات کچھ نہیں ھے
تو جانے یا نجانے، تجھ بن، مرے اے پیارے!
کیا کہیے، آہ! کٹتی اوقات کچھ نہیں ھے
دن عید کا سا گر ھو، اور شب برات کی رات
تو ھی نہ ھو، تو پھر یہ دن رات کچھ نہیں ھے
منھ پر مرے خوشامد اور پیٹھ پیچھے شکوہ!
پیارے، یہ شیوہ بد ھے، یہ بات کچھ نہیں ھے
تجھ ھجر کی گھٹا میں ھے آفتاب جب سے
آنکھوں کی جھڑ کے آگے برسات کچھ نہیں ھے

(१७) (धनासिरी, इकताला)

वाहिद है ला-शरीक तू, सानी तेरा कहां !
आलिम है सब के हाल का तू, जाहिरो-निहां
जाहिर में तू अगरचि नज़र आता है नहीं
देखा जो मैंने ग़ौर से, तू है जहां तहां
एहसां तेरे शुमार में कोई क्योंकि ला सके !
राज़िक़ है सारी ख़ल्क़ का तू ही तो बे-गुमां
क़ासिर है यह ज़बान मेरी शुक्र से तेरे
क्या कर सकूं हूँ हम्दो-सना का तेरी ब्यां !
यह अर्ज़ 'आफ़ताब' की है तुझ से, या करीम !
तख़्ते-शाही पे मेरे तईं रखियो जावेदां !

(دهناسری، یک تالا)

(۱۷) واحد هے لا شریک تو، ثانی ترا کہاں!
عالم هے سب کے حال کا تو ظاهر و نہاں
ظاهر میں تو اگرچه نظر آتا هے نہیں
دیکھا جو میں نے غور سے، تو هے جہاں تہاں
احساں ترے شمار میں کوئی کیونکه لا سکے!
رازق هے ساری خلق کا تو هی تو، بیگماں
قاصر هے یه زبان مری شکر سے ترے
کیا کر سکوں هوں حمد و ثنا کا تری بیاں!
یه عرض آفتاب کی هے تجھ سے، یا کریم!
تختِ شہی پے میرے تئیں رکھیو جاوداں!

(१८) (गौरी, इकताला)

इस जौरो-सितम सेती तेरा नाम न होगा
मुझ जैसे के मारे सेती कुछ काम न होगा

जों आहूए-वहशी, यह मेरा दिल है रमीदा
बिन तेरे दिलासे के, वले, राम न होगा

हाथ अपने में है वह मये-वहदत का पियाला
दिल जैसा जहां में कोई और जाम न होगा

दूरी में तेरि रहता हूं मैं मुज़्तरिबुलहाल
बिन वस्ल के तेरे, मुझे आराम न होगा

यक ज़र्रा तसल्ली न हो खुरशीदे जहां को
इक बोस: भी जब तक इसे इनआम न होगा

(گوری، یک تالا)

(۱۸) اس جور و ستم سیتی ترا نام نہوگا
مجھہ جیسے کے مارے سیتی کچھہ کام نہوگا

جوں آھوی وحشی، یہ مرا دل ھے رمیدہ
بن تیرے دلاسے کے، ولے، رام نہوگا

ھاتھہ اپنے میں ھے وہ مےء وحدت کا پیالا
دل جیسا جہاں میں کوئی اور جام نہوگا

دوری میں تری رھتا ھوں میں مُضطَرِبُ الحَال
بن وصل کے تیرے، مجھے آرام نہوگا

یک ذرّہ تسلّی نہو خورشیدِ جہاں کو
اک بوسہ بھی جب تک اسے انعام نہوگا

(१९) (गौरी, इकताला)

दिलबर से दिल लगाया, इन आंखों का बुरा हो!
जी मुफ़्त में फंसाया, इन आंखों का बुरा हो!

कब चाहता था मैं यह, जो दिल बुतां के तईं दूं
मुझ दिल के तईं खुवाया, इन आंखों का बुरा हो!

उस शमऽरू सनम से, मेरी लगन लगाई
तन मन मेरा जलाया, इन आंखों का बुरा हो!

दामानो-आस्तीं को, ऐ 'अफ़ताब' मेरे
खूनाब में डुबाया, इन आंखों का बुरा हो!

(گوری، یک تالا)

(١٩) دلبر سے دل لگایا، ان آنکھوں کا برا ہو!
جی مفت میں پھنسایا، ان آنکھوں کا برا ہو!

کب چاھتا تھا میں یہ، جو دل بتاں کے تئیں دوں
مجھہ دل کے تئیں کھوایا، ان آنکھوں کا برا ہو!

اُس شمع رو صنم سے میری لگن لگائی
تن من مرا جلایا، ان آنکھوں کا برا ہو!

دامان و آستیں کو، اے آفتاب، میرے،
خوناب میں ڈُبایا، ان آنکھوں کا برا ہو!

(२०) (गौरी, चलता तिताला)

हम सेती तुमने, प्यारे, दिल सख़्त क्यों किया है ?
सच कहियो, यार, तेरा अब हम ने क्या किया है ?

तुम बार बार हम को आंखों में घूरते हो
इस तरह सेती, दिलबर, गोया कि कुछ दिया है

फ़ुरक़त में तेरी मैं तो पज़मुरद: हो गया था
आने की तेरे सुन कर, दिल फेर कर जिया है

कहता है अपने रब से यह 'आफ़ताब' हरदम:
"यह चत्रो-तख़्ते शाही तू ही ने सब दिया है"

(گوری، چلتا تتالا)

(۲۰) ہم سیتی تم نے، پیارے، دل سخت کیوں کیا ہے ؟
سچ کہیو، یار، تیرا اب ہم نے کیا کیا ہے ؟

تم بار بار ہم کو آنکھوں میں گھورتے ہو
اس طرح سیتی، دلبر، گویا کہ کچھ دیا ہے

فرقت میں تیری میں تو پژمردہ ہوگیا تھا
آنے کی تیرے سنکر، دل پھیر کر جیا ہے

کہتا ہے اپنے رب سے یہ آفتاب ہردم:
«یہ چتر و تختِ شاہی تو ہی نے سب دیا ہے»

(२१) (स्याम, इकताला)

मतलूबे-दिल हमारा, ऐ गुलऽज़ार, तू है
सब गुलरुखां पे ग़ालिब, ऐ नौ-बहार, तू है

मुझको न सैर भावे बाग़ों की और गुल की
मेरे बहार दिल की, ऐ मेरे यार, तू है

सूरज-मुखी किया दिल इस आफ़ताब रू ने
उधर को दिल फिरे है, जिधर को 'यार' तू है

दिल बेक़रार हरदम तेरे फ़िराक़ में, आह !
मुझ बेक़रार दिल का, प्यारे, क़रार तू है

तुझ ज़ुल्फ़ में फंसा है दिल 'आफ़ताब' का अब
अब दीं रहा न इसलाम, ज़ुन्नार-दार ! तू है

(سیام، یک تالا)

(۲۱) مطلوبِ دل ہمارا، اے گلعذار، تو ھے
سب گل رُخاں پے غالب. اے نَو بہار، تو ھے

مجھہ کو نہ سیر بھاوے باغوں کی اور گل کی
میرے بہار دل کی، اے میرے یار، تو ھے

سورج مکھی کیا دل اس آفتاب رو نے
اودھر کو دل پھرے ھے، جیدھر کو 'یار' تو ھے

دل بیقرار ھردم تیرے فراق میں، آہ !
مجھہ بیقرار دل کا، پیارے، قرار تو ھے

تجھہ زلف میں پھنسا ھے دل آفتاب کا اب
اب دیں رہا نہ اسلام، زُنّار دار ! تو ھے

(२२) (सयाम, इकताला)

हर यक वसीलः ढूंढे है हर ज़ी-हयात का
मेरे तईं वसीलः है तेरी ही ज़ात का
तू है करीमो-राहिमो-रोज़ी-रसाने-ख़ल्क़
माऽबूद भी है तू ही सभी क़ाइनात का
दाना है तू ही ख़ैरो-शरे-ख़ल्क़ का मुदाम
वाक़िफ़ है तू ही सब की हयातो-ममात का
वाजिब न जाने जब तईं तेरे सुजूद को
सूरत न पकड़े काम कोई मुमकिनात का
नित 'आफ़ताब' को दे यह तख़्ते-शाही क़ियाम !
मुख़्तार, ऐ कि तू ही है, उसके सबात का !

(سیام، یک تالا)

(۲۲) ھریک وسیلہ ڈھونڈھے ھے ھر ذی حیات کا
میرے تئیں وسیلہ ھے تیری ھی ذات کا
تو ھے کریم و راحم و روزی رسانِ خلق
معبود بھی ھے تو ھی سبھی کائنات کا
دانا ھے توھی خَیر و شرِ خلق کا مُدام
واقف ھے توھی سب کی حیات و مَمات کا
واجب نہ جانے جب تئیں تیرے سُجود کو
صورت نہ پکڑے کام کوئی ممکنات کا
نت آفتاب کو دے یہ تختِ شہی قیام!
مُختار، اے کہ توھی ھے، اُس کے ثبات کا!

(२३) (सयाम, इकताला)

मेहदी की रोशनी की चमक देखो, पीर की
इस में तजल्ली नूर की है दस्तगीर का
मीरो-वज़ीर, अमीरो-फ़क़ीर आयें क्यों न सात
मेहदी चली ही आती है दीं के अमीर की
भेजो दुरूद मिल के सग़ीरो-कबीर सब
शब उर्स की है आज अमीरे-कबीर की
वह ग़ौसे-पाक मुहिये-दीं, जिस के नूर से
है रोशनी यह सब महो-मेहरे-मुनीर की
यह 'आफ़ताब' उसके मुरीदों का है मुरीद
रहती है याद इसे उसी पीराने-पीर की

(سیام، یك تالا)

(۲۳) مہدی کی روشنی کی چمك دیکھو، پیر کی
اس میں تجلّی نور کی ھے دستگیر کی
میر و وزیر، امیر و فقیر آئیں کیوں نہ سات
مہدی چلی ھی آتی ھے دیں کے امیر کی
بھیجو درود مل کے صغیر و کبیر سب
شب عرس کی ھے آج امیرِ کبیر کی
وہ غوثِ پاك محییء دیں، جس کے نور سے
ھے روشنی یہ سب مہ و مہرِ مُنیر کی
یہ آفتاب اُس کے مریدوں کا ھے مرید
رھتی ھے یاد اِسے اُسی پیرانِ پیر کی

(२४) (स्याम, इकताला)

देखो तो, किस अदा से रुख़ पर हैं डाली ज़ुल्फ़ें !
जों मार, डसती हैं दिल दिलबर की काली ज़ुल्फ़ें
चाहे हैं जिस न तिस को, बांधें गिरह में अपनी
दिल लेने को बला हैं यह पेच वाली ज़ुल्फ़ें.
मिस्ले-सलासिल इस में उक़दे हज़ारह हैं
टुक पेचो-ताब से मैं देखीं न ख़ाली ज़ुल्फ़ें
मारे-सिया जुदा कब रहता है गंजे-ज़र से ?
होती नहीं हैं उसके रुख़ से निराली ज़ुल्फ़ें
थी रात जो यकायक दिन देखने लगे सब
जब 'आफ़ताब' उसने रुख़ से उठाली ज़ुल्फ़ें

(سیام، یک تالا)

(۲۴) دیکھو تو، کس ادا سے رُخ پر ہیں ڈالی زلفیں!
جوں مار، ڈستی ہیں دل دلبر کی کالی زلفیں
چاہے ہیں جس نہ تِس کو، باندھیں گرہ میں اپنی
دل لینے کو بلا ہیں یہ پیچ والی زلفیں
مثلِ سلاسِل، اس میں عُقدے ہزارھا ہیں
ٹک پیچ و تاب سے میں دیکھیں نہ خالی زلفیں
مارِ سیہ جدا کب رہتا ہے گنجِ زر سے ؟
ہوتی نہیں ہیں اُس کے رُخ سے نرالی زلفیں
تھی رات جو یکایک دِن دیکھنے لگے سب
جب، آفتاب، اُس نے رُخ سے اُٹھالی زلفیں

(२५) (कामोद, इकताला)

जी वस्ल तेरा चाहता हर चन्द, यार, है
इस दर्दे-दिल के हाथों कहां इख़्त्यार है !

कहने से किसके, कह, नहीं आता है इस तरफ़ ?
मिलने का तेरे मुझ को सदा इन्तिज़ार है

सर ता क़दम में आब हुआ मिस्ले-आइना
तो भी तो, मुझसे तू नहीं होता दुचार है

क्या चाहिये है मेरे तईं साग़रे-शराब !
आँखों तेरी के देखे से जाता .खुमार है

हो 'आफ़्ताब' क्यों न अदू पर ज़फ़र तुझे !
तेरा मुईन, हज़रते-परवरदिगार है

(کامود، یک تالا)

(۲۵) جی وصل تیرا چاہتا ہر چند، یار، ہے
اس دردِ دل کے ہاتھوں کہاں اختیار ہے!

کہنے سے کِس کے، کَہ. نہیں آتا ہے اس طرف؟
ملنے کا تیرے مجھکو سدا انتظار ہے

سر تا قدم میں آب ہوا مثلِ آئنہ
تو بھی تو مجھہ سے تُو نہیں ہوتا دوچار ہے

کیا چاہیئے ہے میرے تئیں ساغرِ شراب!
آنکھوں تری کے دیکھے سے جاتا خُمار ہے

ہو، آفتاب، کیوں نہ عدو پر ظفر تجھے!
تیرا مُعین، حضرتِ پروردگار ہے

(२६) (ऐमन,-इकताला)

पीराने-पीर की है मेहदी यह जी से भाई
ऐसी कहूं न देखी, जैसी यह मेहदी आई

तख़्ते कंवल के रौशन हैं इस बहार सेती
सैरे-गुलो-गुलिस्तां उन सब ने है दिखाई

जिधर निगाह जावे, है उस तरफ़ चिरागां
पहुँचे नज़र जहां तक, यकसर है रोशनाई

है गोया बारिशे नूर. अज़बसकि छूटती है
महताब, जाही, जूही और फुलझड़ी, हवाई

फ़ज़ले-ख़ुदा से तूने, ऐ 'आफ़ताबे'-आलम
जो थी मुराद जी की अपने, सो आज पाई

(ایمن، یک تالا)

(۲٦) پیرانِ پیر کی هے مہدی یہ جی سے بھائی
ایسی کہوں نہ دیکھی، جیسی یہ مہدی آئی

تختے کنول کے روشن هیں اس بہار سیتی
سیرِ گل و گلستاں اُن سب نے هے دکھائی

جیدهر نگاہ جاوے. هے اُس طرف چراغاں
پہنچے نظر جہاں تک، یکسر هے روشنائی

هے گویا بارشِ نور، از بسکہ چھوٹتی هے
مہتاب ،جاهی، جوهی اور پھلجھڑی، هوائی

فضلِ خدا سے تونے، اے آفتابِ عالم
جو تھی مراد جی کی اپنے، سو آج پائی

(२७) **(ऐमन, इकताला)**

दिलबर से मिलके, आह, इन अंखियों ने क्या किया !
की ऐसे बुत की चाह, इन अंखियों ने क्या किया !

ऐसा गुनह किया कि दिया दिल के तईं डुबा
सब कहते हैं: "गुनाह इन अंखियों ने क्या किया" ?

दस्ते-सितम से उस बुते-जालिम के, दिल को अब
हरगिज नहीं निबाह, इन अँखियों ने क्या किया !

दिल उस सनम के हाथ मे छुटना मुहाल है
हम सेती, या अल्लाह, इन अँखियों ने क्या किया

ऐ 'आफ़ताब' कर नहीं सकता हूँ कुछ बयां
मुझ से सुलूक, वाह, इन अँखियों ने क्या किया !

(ایمن، یک تالا)

(۲۷) دلبر سے مل کے، آہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !
کی ایسے بُت کی چاہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !

ایسا گُنہ کیا کہ دیا دل کے تئیں ڈُبا
سب کہتے ہیں: «گناہ ان انکھیوں کیا کیا» ؟

دست ستم سے اُس بُتِ ظالم کے، دل کو اب
ہرگز نہیں نباہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !

دل اُس صنم کے ہاتھ سے چھٹنا مُحال ہے
ہم سیتی، یا اللہ. ان انکھیوں نے کیا کیا !

اے آفتاب، کر نہیں سکتا ہوں کچھ بیاں
مجھ سے سُلوک. واہ، اِن انکھیوں نے کیا کیا !

(२८) (ऐमन, इकताला)

करता है हर मुहिम को तू, आली जनाब, फ़तह
या मुर्तज़ा अली, तू मुझे दे शिताब फ़तह !

मैं बन्दा ख़ाकी तुझसे यह करता हूं इल्तिमास:
"कर मेरे मुश्किलात को, या बू तुराब, फ़तह" !

मुश्किल-कुशाये-ख़ल्क़ तेरा नामे-पाक है
तूने किया है क़लऽये-ख़ैबर का बाब फ़तह

दुनयाओ-दीन में कुल मुहिम्मात को मेरे
तू कर, ऐ रहनुमाये-तरीक़े-सवाब, फ़तह

पकड़ा है तेरा हाथ शहे-ज़ुल्फ़क़ार ने
चाह उस से हर मुहिम में तू ऐ 'आफ़ताब', फ़तह

(ایمن، یک تالا)

(۲۸) کرتا ہے ہر مُہم کو تو، عالی جناب، فتح
یا مُرتضیٰ علی، تو مجھے دے شتاب فتح !

میں بندہ خاکی تجھ سے یہ کرتا ہوں التماس:
«کر میرے مُشکلات کو، یا بو تُراب، فتح !»

مشکل کُشای خلق ترا نامِ پاک ہے
تو نے کیا ہے قلعۂ خیبر کا باب فتح

دنیا و دیں میں کُل مُہمّات کو مرے
تو کر، اے رہنمای طریقِ صواب، فتح

پکڑا ہے تیرا ہاتھ شہِ ذُوالفقار نے
چاہ اُس سے ہر مہم میں تو، اے آفتاب، فتح

(२९) (ऐमन, चलता तिताला)

मेहदी यह हज़रते-ग़ौसुसमदानी की है
रोशनी उस शर्फ़े-इन्सियो-जानी की है

आइना राज़े-हक़ीक़त का है, जिसकी सूरत
रोशनी उस गुहरे-बहरे-मआनी की है

ज़ाहिर आफ़ाक़ में हैं, जिस के फ़ुयूज़े-बातिन
मेहदी उस आलिमे-असरारे-निहानी की है

हसनी और हुसैनी है, बबा ख़ुल्क़े-हस्न
रोशनी उस हस्ने-बसरिये-सानी की है

'आफ़ताब' उसका सनाख़्वां है जहां में, जिसकी
जा बजा ख़ूबी बयां शीरीं ज़बानी की है

(ایمن، چلتا تتالا)

(۲۹) مہدی یہ حضرت غوث الصمدانی کی ھے
روشنی اُس شرفِ انسی و جانی کی ھے

آئنہ راز حقیقت کا ھے، جس کی صورت
روشنی اُس گہرِ بحرِ معانی کی ھے

ظاھر آفاق میں ھیں، جس کے فیوضِ باطن
مہدی اُس عالمِ اسرارِ نہانی کی ھے

حسنی اور حسینی ھے، و با خُلقِ حَسَن
روشنی اُس حَسَنِ بصریء ثانی کی ھے

آفتاب اُس کا ثناخواں ھے جہاں میں، جس کی
جا بجا خوبی بیاں شیریں زبانی کی ھے

(३०) (भोपाली, इकताला)

क्या ही दमक चिराग़ों की रखती बहार है!
मेहदी हमारे पीर की ज़र्री-निगार है
रोशन कंवल के तख्त हज़ारों हैं इक तरफ़
इक सू छुटे भुचंपे, हवाई अनार है
मुतिरब सदाये-खु.श से बयकसू ग़ज़ल-सरा
और इक तरफ़ को रक़्स में हर गुलऽज़ार है
उ र से-श री फ़े-ह ज र ते-पी रा ने-पी र है
आरास्ता यह बज़मे करामत-निसार है
जिस पीर का मुरीद बदिल है यह 'आफ़ताब'
इसका मुर्शिद, वह मुफ़्तख़रे-रोज़गार है

(بھو پالی، یک تالا)

(۳۰) کیا هی دمك چراغوں کی رکھتی بہار هے!
مہدی همارے پیر کی زرّیں نگار هے
روشن کنول کے تحت هزاروں هیں یك طرف
یکسو چھٹے بھچنپے، هوائی انار هے
مُطرب صدای خوش سے بیکسو غزل سرا
اور یکطرف کو رقص میں هر گلعذار هے
عرسِ شریفِ حضرتِ پیرانِ پیر هے
آراسته یه بزمِ کرامت نثار هے
جس پیر کا مرید بدل هے یه آفتاب
اس کا مُرشد، وه مُفتخرِ روزگار هے

(३१) (भोपाली, इकताला)

रहता मलूल हूं मैं, दिल मेरा शाद कीजे!
सब मेरे कामो-मक़सद तिबक़े-मुराद कीजे!

हो तुम तो पीरे-पीरां, में हूँ ग़रीब ख़ादिम
मुझ मुऽतक़िद का मंज़ूर अब इऽतिक़ाद कीजे!

हो दख्ल ममलुकत में सब शश जिहत की मेरा
दौलत मेरी निहायत हद से ज़ियाद कीजे!

हो सल्तनत को मेरी रौनक़, ऐ पीर मेरे
और अहद से मेरे अब रफ़ये-फ़साद कीजे!

यह 'आफ़ताब' तुमको एक ज़र्रा भूलता नहीं
शाहा, क़ुबूल इसकी हर दम की याद कीजे!

(بھوپالی، یک تالا)

(۳۱) رھتا ملول ھوں میں دل میرا شاد کیجے
سب میرے کام و مقصد طِبقِ مراد کیجے!

ھو تم تو پیرِ پیراں، میں ھوں غریب خادم
مجھ معتقد کا منظور اب اعتقاد کیجے!

ھو دخل مُمَلکت میں سب شش جہت کی میرا
دولت مری نہایت حد سے زیاد کیجے!

ھو سلطنت کو میری رونق، اے پیر میرے
اور عہد سے مرے اب رفعِ فساد کیجے!

یہ آفتاب تم کو اک ذرّہ بھولتا نہیں
شاھا، قبول اِس کی ھر دم کی یاد کیجے!

(३२) **(पूरया, इकताला)**

जानां, हमारे घर को भी अब तुम गुज़र करो
अहवाल पर हमारे शिताबी नज़र करो
यारो, यह दिल हमारा तो जाता है हाथ से
उस यारे-दिल-नवाज़ को जल्दी ख़बर करो
होते हो क्यों मेरे ही गुलूगीर दमबदम ?
ऐ आहो-नाला, दिल में टुक उसके गुज़र करो
इस दर्द-मंद दिल को सताना भला नहीं
आशिक की आहे-सर्द से, प्यारे, हज़र करो
अपने ख़ुदा के नाम को औराद के तईं
ऐ 'आफ़ताब' मूनिसे-शामो-सहर करो

(پوریا، یک تالا)

(۳۲) جاناں، ہمارے گھر کو بھی اب تم گذر کرو
احوال پر ہمارے شتابی نظر کرو
یارو، یہ دل ہمارا تو جاتا ہے ہاتھ سے
اُس یارِ دل نواز کو جلدی خبر کرو
ہوتے ہو کیوں مرے ہی گلوگیر دمبدم ؟
اے آہ و نالہ، دل میں ٹک اُس کے گذر کرو
اِس دردمند دل کو ستانا بھلا نہیں
عاشق کی آہِ سرد سے، پیارے، حذر کرو
اپنے خدا کے نام کو اوراد کے تئیں
اے آفتاب، مونسِ شام و سحر کرو

(३३) (किदारा, बंधा तिताला)

आंखों के बीच तेरी फिरती है, यार, सूरत
भूली नहीं है, हरगिज़ लैलो-नहार, सूरत
गुलशन की सैर अब तो भाती नहीं है, प्यारे
लगती है हमको तेरी, बाग़ो-बहार, सूरत
ताऽरीफ़ उस घड़ी की कब हो सके किसू से !
आकर जो हम से होवे इकदम दुचार सूरत
औरों के देखने से होती है कब तसल्ली
भावे न कोई तुझ बिन, ऐ गुलऽज़ार, सूरत
मुद्दत से चाहता है यह 'आफ़ताबे-ताबां'
आकर दिखावे अपनी गर वह निगार सूरत

(کدارا، بندھا تتالا)

(۳۳) آنکھوں کے بیچ تیری پھرتی ھے، یار، صورت
بھولی نہیں ھے، ھرگز لیل و نہار، صورت
گلشن کی سیر اب تو بھاتی نہیں ھے، پیارے
لگتی ھے ھم کو تیری، باغ و بہار، صورت
تعریف اُس گھڑی کی کب ھو سکے کسو سے !
آکر جو ھم سے ھووے اکدم دوچار صورت
اوروں کے دیکھنے سے ھوتی ھے کب تسلّی !
بھاوے نہ کوئی تجھ بن، اے گلعذار، صورت
مدت سے چاھتا ھے یہ آفتابِ تاباں
آکر دکھاوے اپنی، گر وہ نگار، صورت

(३४) (किदारा, बंधा तिताला)

जब माह-रू के सामने आती है चांदनी
मुखड़े पर उसके सदक़े ही जाती है चांदनी

सैरे-चमन को निकले है जब माह-रू मेरा
सतहे-ज़मीं पै फ़र्श बिछाती है चांदनी

हमराह आशिक़ों के न हो तू ही जब तलक
किसको यह सैर और किसे भाती है चांदनी !

इक शब तो टुक निक़ाब को मुखड़े से दे उठा
जलवे को मुन्तज़िर तेरे आती है चांदनी

आईनः रू को देख मेरे होगी मुन्फ़इल
क्यों अपनी ख़ुदनुमाई जताती है चांदनी ?

(کدارا، بندھا تالا)

(۳۴) جب ماہرو کے سامنے آتی ہے چاندنی
مکھڑے پر اُس کے صدقے ہی جاتی ہے چاندنی

سیرِ چمن کو نکلے ہے جب ماہرو مرا
سطحِ زمیں پہ فرش بچھاتی ہے چاندنی

ہمراہ عاشقوں کے نہ ہو تو ہی جب تلک
کس کو یہ سیر اور کسے بھاتی ہے چاندنی !

اک شب تو ٹک نقاب کو مکھڑے سے دے اُٹھا
جلوے کو منتظر ترے آتی ہے چاندنی

آئینہ رو کو دیکھ مرے ہوگی مُنفعِل
کیوں اپنی خودنُمائی جتاتی ہے چاندنی ؟

(३५) (अड़ाना, इकताला)

आई है मेहदी धूम से, बजते नक़्क़ारे हैं
छुटते हर इक तरफ़ से भुचंपे सितारे हैं
ताऽरीफ़ क्या ब्यान चिराग़ां की कीजिये !
गोया यह जगमगाते हज़ारों पे तारे हैं
रक़्क़ास: रक़्स करती है इकसू बज़ेबो-ज़ैन
क़व्वाल गाते, बैठे हुवे इक किनारे, हैं
पीराने-पीरे-ख़ल्क़ की मेहदी का यह है ठाठ
जिसके मुरीद, पीर ज़माने के सारे हैं
या पीरे-दस्तगीर, यह है अर्ज़े-'आफ़ताब'
बरलाओ तुम शिताब जो मक़सद हमारे हैं

(اڑانا، یک تالا)

(۳۵) آئی ہے مہدی دھوم سے، بجتے نقارے ہیں
چھٹتے ہر اک طرف سے بھچنپے ستارے ہیں
تعریف کیا بیان چراغاں کی کیجیے !
گویا یہ جگمگاتے ہزاروں پے تارے ہیں
رقاصہ رقص کرتی ہے یک سو بزیب و زین
قوال گاتے، بیٹھے ہوے اک کنارے، ہیں
پیرانِ پیرِ خلق کی مہدی کا یہ ہے ٹھاٹھہ
جس کے مرید، پیر زمانے کے سارے ہیں
یا پیرِ دستگیر، یہ ہے عرضِ آفتاب؛
«بر لاؤ تم شتاب جو مقصد ہمارے ہیں !»

(३६) (सोहनी, इकताला)

घर ग़ैर के जो यार मेरा रात से गया
जी सीने से निकल गया, दिल हात से गया
मैं जान से गया तेरी ख़ातिर; वलेक हैफ़ !
तू मुझ से ज़ाहिरी भी मुदारात से गया
या सालो-माह था तू मेरे साथ, या तू अब
बरसों में एक दिन की मुलाक़ात से गया
देखा जो बात करते तुझे रात ग़ैर से
दिल मेरा हाथ सेती इसी बात से गया
उस रश्के-मह की बज़्म में जाते ही 'आफ़ताब'
दिल सा रफ़ीक़ मेरा, मेरे सात से गया

(سوهنی، یک تالا)

(۳٦) گهر غیر کے جو یار مرا رات سے گیا
جی سینے سے نکل گیا، دل هات سے گیا
میں جان سے گیا تری خاطر؛ ولیک حیف !
تو مجھه سے ظاهری بهی مُدارات سے گیا
یا سال و ماہ تها تُو مرے ساتهه، یا تُو اب
برسوں میں ایك دن کی ملاقات سے گیا
دیکها جو بات کرتے تجهے رات غیر سے
دل میرا هاتهه سیتی اسی بات سے گیا
اُس رشك مه کی بزم میں جاتے هی، آفتاب
دل سا رفیق میرا، مرے سات سے گیا

(३७) ( )

क्या .खूब मेहदी आई मेरे पीर की यह आज !
बख़्शे है नूर आंखों के तईं रोशनी यह आज

तख़्ते कंवल के रोशन इन आराइशों से हैं
दिखलाते हैं बहारे-गुलिस्तां सभी यह आज

वज्दो-समा ओ-रक़्सो-सरूदे-मुग़न्नियां
दिल को अजब तरह की हैं देते .खुशी यह आज

पीराने-पीर की है शबे-उर्स का ज़हूर
अन्वारे-हक़ की जिसमें है जलवागरी यह आज

मेहर उसकी से जहान में रोशन है 'आफ़ताब'
मजलिस है जिसने पीर की तरतीब दी यह आज

( )

(۳۷) کیا خوب مہدی آئی مرے پیر کی یہ آج !
بخشے ھے نور آنکھوں کے تئیں روشنی یہ آج

تختے کنول کے روشن ان آرایشوں سے ھیں
دکھلاتے ھیں بہارِ گُلستاں سبھی یہ آج

وجد و سماع و رقص و سرودِ مُغنّیاں
دل کو عجب طرح کی ھیں دیتے خوشی یہ آج

پیرانِ پیر کی ھے شبِ عُرس کا ظہور
انوارِ حق کی جس میں ھے جلوہ گری یہ آج

مِہر اُس کی سے جہان میں روشن ھے آفتاب
مجلس ھے جس نے پیر کی ترتیب دی یہ آج

(३८) (सोरठ, इकताला)

कल का वऽदा न करो, दिल मेरा बेकल न करो
कल पड़ेगी न मुझे, मुझ से यह कल कल न करो

कहीं जला दे न उसे शोऽलये-आहे-आशिक
पल्कों की टट्टी के तईं आंखों की ऊझल न करो

कर चुकी तेग़े-निगह काम तो पल ही में तमाम
तीर पल्कों का मुक़ाबिल मेरे पल पल न करो

उसको हर शब है ज़वाल, इसको नहीं है कुछ नुक़्स
बद्र को चिहरे से उसके मुतमस्सल न करो

दुख न पावे कहीं वह नाज़नीं गरदन, प्यारे
तकयः ज़िनहार, सरे-बालिशे मख़मल न करो

(سورٹھہ، یک تالا)

(۳۸) کل کا وعدہ نہ کرو، دل مرا بیکل نہ کرو
کل پڑے گی نہ مجھے، مجھ سے یہ کل کل نہ کرو

کہیں جلادے نہ اُسے شعلۂ آہِ عاشق
پلکوں کی ٹٹی کے تئیں آنکھوں کی اوجھل نہ کرو

کرچکی تیغِ نگہ کام تو پل ھی میں تمام
تیر پلکوں کا مقابل مرے پل پل نہ کرو

اُس کو ھر شب ھے زوال، اِس کو نہیں ھے کچھہ نقص
بدر کو چہرے سے اُس کے متمثّل نہ کرو

دکھہ نہ پاوے کہیں وہ نازنیں گردن، پیارے
تکیہ، زنہار، سرِ بالشِ مخمل نہ کرو

(३९) (गौंड, इकताला)

तुमने बख़्शा है जो उसको ताज, या-ताजननबी
शाहे-आलम की रखो तुम लाज, या-ताजननबी

बादशाही उसके तईं तुम बख़्शो हफ्त-इक़लीम की
सारे मुल्कों का दिलाओ बाज या ताजननबी

रुबऐ-मस्कूं में जो दुश्मन उसके हैं. यकबार सब
मार कर जग से करो इख़राज, या-ताजननबी

पूरे करदो सब मतालिब उसके दिल के आज ही
मांगता हूं तुम से मैं यह आज, या-ताजननबी

सर-बुलन्दी 'आफ़ताब' अपने को बख़्शो दहर में
क्योंकि हो तुम साहिबे-मिऽराज, या-ताजननबी

(گونڈ، یک تالا)

(۳۹) تم نے بخشا ھے جو اُس کو تاج، یا تاجَ النّبی
شاہِ عالم کی رکھو تم لاج، یا تاجَ النّبی

بادشاھی اُس کے تئیں تم بخشو ھفت اقلیم کی
سارے ملکوں کا دلاؤ باج، یا تاجَ النّبی

رُبعِ مسکوں میں جو دشمن اُس کے ھیں، یکبار سب
مار کر جگ سے کرو اِخراج، یا تاجَ النّبی

پورے کردو سب مطالِب اُس کے دل کے آج ھی
مانگتا ھوں تم سے میں یہ آج، یا تاجَ النّبی

سربلندی آفتاب اپنے کو بخشو دھر میں
کیوں کہ ھو تم صاحبِ معراج، یا تاجَ النّبی

(४०) (गौंड, इकताला)

दिखला टुक आके हमको अपना, ऐ दिलरुबा, रुख़
मुश्ताक़ हैं यह आंखें, तो देखें अब तेरा रुख़
तुम भी ज़रा तो ईधर, प्यारे, करो तवज्जुह
हम तक रहे हैं तुमको, तो देखें अब ज़रा रुख़
शह पाके, ग़ैर हम से अड़ कर हैं चाल चलते
देता नहीं जो हमको तू, शोख़े-बेवफ़ा, रुख़
हम देखने न पावें मुखड़े के तईं तुम्हारे
ज़ुल्फ़ों में इस लिये है तुम ने लिया छिपा रुख़
दिल 'आफ़ताब' के में यह आरज़ू रही है
देखा करे तेरा ही, ऐ रश्के-मह सदा रुख़

(گونڈ، یک تالا)

(۴۰) دکھلا ٹک آکے ہم کو اپنا، اے دلربا، رُخ
مشتاق ھیں یہ آنکھیں، تو دیکھیں اب ترا رُخ
تم بھی ذرا تو ایدھر، پیارے، کرو توجّہ
ہم تک رہے ھیں تم کو، تو دیکھیں اب ذرا رُخ
شہ پاکے، غیر ہم سے اڑکر ھیں چال چلتے
دیتا نہیں جو ہم کو تو، شوخِ بیوفا، رُخ
ہم دیکھنے نہ پاویں مکھڑے کے تئیں تمھارے
زلفوں میں اس لیے ھے تم نے لیا چھپا رُخ
دل آفتاب کے میں یہ آرزو رھی ھے
دیکھا کرے ترا ھی، اے رشکِ مہ، سدا رُخ

(४१) **(गौंड, चलता तिताला)**

ऐ दिलरुबा, वफ़ा का तुझे मुद्दआ नहीं
क्या है सबब, जो हम सेती अब तक मिला नहीं ?

पूछे गा कौन तुमको तुम्हारे यह ढंग देख ?
मुझ सा तो, प्यारे, तुमको यह आशिक़ बुरा नहीं

मानो हमारी बातें, सुनो गोशे-दिल सेती
अब संग-दिल भी होना तुम्हें कुछ भला नहीं

मैं दिल फ़िदा किया है तुम्हारी तो राह पर
देखा जो तुमको, तुम में महब्बत ज़रा नहीं

सायह ख़ुदा का सर पे तेरे, 'आफ़ताब' है
सारे जहां में कोई अदू अब रहा नहीं

(گونڈ، چلتا تتالا)

(۴۱) اے دلرُبا، وفا کا تجھے مدعا نہیں
کیا ہے سبب، جو ہم سیتی اب تک ملا نہیں؟

پوچھے گا کون تم کو تمہارے یہ ڈھنگ دیکھ؟
مجھ سا تو، پیارے، تم کو یہ عاشق بُرا نہیں

مانو ہماری باتیں، سنو گوشِ دل سیتی
اب سنگدل بھی ہونا تمہیں کچھ بھلا نہیں

میں دل فدا کیا ہے تمہاری تو راہ پر
دیکھا جو تم کو، تم میں محبت ذرا نہیں

سایہ خدا کا سر پے ترے، آفتاب، ہے
سارے جہاں میں کوئی عدو اب رہا نہیں

(४२) (गौंड, चलता तिताला)

मेरे गले से आन के प्यारा जो फिर लगे
यह अब्र यह बहार मुझे .खूब तर लगे

बिन देखे उस प्यारे के, आंखों ने अपना हाल
ऐसा किया है, जैसे कि बारां का झड़ लगे

मत इस अदाओ-नाज़ से गुलशन में कर गुज़र
डरता हूँ मैं, मबादा, किसी की नज़र लगे !

हो चार चश्म कौन सके ऐसे यार से
आंखों के देखते ही पिया की, ख़तर लगे

हर लैलो-हर नहार तेरी ज़ाते-पाक है
कहता है 'आफ़ताब', दुआऐ-सहर लगे

(گونڈ، چلتا تتالا)

(۴۲) میرے گلے سے آن کے پیارا جو پھر لگے
یہ ابر، یہ بہار مجھے خوب تر لگے

بن دیکھے اُس پیارے کے، آنکھوں نے اپنا حال
ایسا کیا ہے، جیسے کہ باراں کا جھڑ لگے

مت اس ادا و ناز سے گلشن میں کر گذر
ڈرتا ہوں میں، مبادا، کسی کی نظر لگے !

ہو چار چشم کون سکے ایسے یار سے
آنکھوں کے دیکھتے ہی پیا کی، خطر لگے

ہر لیل و ہر نہار تری ذاتِ پاک ہے
کہتا ہے آفتاب، دعای سحر لگے

(४३) (गौंड, इकताला)

मैं क्या कहूं ? ग़रज़ कि अजब ही बहार हो !
इस वक़्त सैरे-बाग़ में, यारो, जो यार हो

कोई जा कहे, कि आवे शिताबी वह बेवफ़ा
तो जाने-बेक़रार को मेरी क़रार हो

मुज़्तर हूँ उस बग़ैर निहायत ही, वह सनम
आवे, तो दूर दिल का मेरे इज़्तिरार हो

होवे हमारे ग़ुन्चऐ-दिल को शिगुफ़्तगी
गर हमकलाम हम सेती वह गुलऽज़ार हो

वाशुद हो सैरे-बाग़ से तब दिल को, 'आफ़ताब'
वह सर्वे-.ख़ुश ख़िराम जब आ हमकनार हो

(گونڈ، یک تالا)

(۴۳) میں کیا کہوں ؟ غرض کہ عجب ھی بہار ھو!
اِس وقت سیرِ باغ میں، یارو، جو یار ھو

کوئی جا کہے، کہ آوے شتابی وہ بیوفا
تو جانِ بیقرار کو میری قرار ھو

مضطر ھوں اُس بغیر نہایت ھی، وہ صنم
آوے، تو دور دل کا مرے اِضطرار ھو

ھووے ھمارے غنچۂ دل کو شِگفتگی
گر ھمکلام ھم سیتی وہ گلعذار ھو

واشُد ھو سیرِ باغ سے تب دل کو، آفتاب
وہ سروِ خوش خرام جب آ ھمکنار ھو

(४४) (गौंड, इकताला)

मत मिल रक़ीबों सेती, हया की तुझे क़सम !
ऐ बुत, हो साफ़ मुझ से. .ख़ुदा की तुझे क़सम !

वऽदा ख़िलाफ़ियां न कर इतनी भी मेरे साथ
आईनः रू है, सिदक़ो-सफ़ा की तुझे क़सम !

जौरो-सितम से हाथ उठाता नहीं है तू
देता हूं गर्चे तर्के-जफ़ा की तुझे क़सम

मत 'आफ़ताब' अपने से कर बेवफ़ाईयां
ऐ दिलरुबा, है महरो-वफ़ा की तुझे क़सम !

(گونڈ، یک تالا)

(۴۴) مت مل رقیبوں سیتی، حیا کی تجھے قسم !
اے بُت، ہو صاف مجھ سے، خدا کی تجھے قسم !

وعدہ خلافیاں نہ کر اتنی بھی میرے ساتھ
آئینہ رو ہے، صدق و صفا کی تجھے قسم !

جور و ستم سے ہاتھ اُٹھاتا نہیں ہے تو
دیتا ہوں گرچہ ترکِ جفا کی تجھے قسم

مت آفتاب اپنے سے کر بیوفائیاں
اے دلرُبا، ہے مہر و وفا کی تجھے قسم !

(४५) (गौंड, इकताला)

दिल दामे-ख़त का तेरे गिरिफ़्तार है, सनम
ज़न्जीर, तेरी ज़ुल्फ़ का हर तार है, सनम

बातों में तू लुभाता है सब के दिलों के तईं
क्या दिल फ़रेब यह तेरी गुफ़्तार है, सनम !

देखा नहीं जहां में कोई ऐसा दिलरुबा
जैसा कि तू बुतों में तरहदार है, सनम

सर रिश्तः दीं का हाथ से खोया है शैख़ ने
देखा जो तेरा रिश्तऐ-ज़ुन्नार है, सनम

उसको ख़ुदा नख़्वास्तः कुछ और नहीं ख़ियाल
क्यूं 'आफ़ताब' अपने से बेज़ार है, सनम ?

(گونڈ، یک تالا)

(۴۵) دل دامِ خط کا تیرے گرفتار ہے، صنم
زنجیر، تیری زلف کا ہر تار ہے، صنم

باتوں میں تو لبھاتا ہے سب کے دلوں کے تئیں
کیا دلفریب یہ تری گفتار ہے، صنم !

دیکھا نہیں جہاں میں کوئی ایسا دلربا
جیسا کہ تو بتوں میں طرحدار ہے، صنم

سر رشتہ دیں کا ہاتھ سے کھویا ہے شیخ نے
دیکھا جو تیرا رشتۂ زُنّار ہے، صنم

اُس کو خدانخواستہ کچھ اور نہیں خیال
کیوں آفتاب اپنے سے بیزار ہے، صنم ؟

(४६) (जैजवन्ती, इकताला)

बेदादगर ही देखा, और बेवफ़ा ही देखा
तुझको तो मैंने जब तब नाआशना ही देखा
मेरी ज़रा तो तूने अस्ला ख़बर न पूछी
जब तुझको मैंने देखा, प्यारे, ख़फ़ा ही देखा
क्या ख़ू बुरी पड़ी है ! कर दूर उसको दिल से
तुझको मैं सब से अपना करते गिला ही देखा
उलफ़त की मेरी तुझको अस्ला ख़बर नहीं है
अपनी तरफ़ से तेरा दिल में फिरा ही देखा
दिल 'आफ़ताब' का क्या तुझ से मिले, कि हरदम
ऐ संगदिल, तेरा तो दिल पुर दग़ा ही देखा

(جیجونتی، یک تالا)

(۴٦) بیدادگر ھی دیکھا، اور بیوفا ھی دیکھا
تجھ کو تو میں نے جب تب نا آشنا ھی دیکھا
میری ذرا تو تو نے اصلا خبر نہ پوچھی
جب تجھ کو میں نے دیکھا، پیارے، خفا ھی دیکھا
کیا خو بری پڑی ھے! کر دور اس کو دل سے
تجھ کو میں سب سے اپنا کرتے گلا ھی دیکھا
الفت کی میری تجھ کو اصلا خبر نہیں ھے
اپنی طرف سے تیرا دل میں پھرا ھی دیکھا
دل آفتاب کا کیا تجھ سے ملے، کہ ھر دم
اے سنگدل، ترا تو دل پر دغا ھی دیکھا

(४७) (जैजवन्ती, इकताला)

क्यूँ इन दिनों में बैठा है हम से किनारह हो?
तश्बिह तेरे दिल की मगर संगे-ख़ारह हो
अव्वल मताऽ थी दिलो-दीन, सो तो ले चुके
अब जां निसार है, अगर अंदक इशारह हो
नै मेहरबां रक़ीब है, नै कोई आशना
कूचे में तेरे किस तरह अपना गुज़ारह हो?
वह गुलबदन जबीं से जहां हो अर्क़ फ़िशां
उस जा में गुल शिगुफ़्ताओ-लाला हज़ारह हो
ज़र्रा भी मिहर यार के दिल में न 'आफ़ताब'
महबूब मिहरबां हो, तो हरदम नज़ारह हो

(جیجو نتی، یک تالا)

(۴۷) کیوں اِن دنوں میں بیٹھا ہے ہم سے کنارہ ہو ؟
تشبیہ تیرے دل کی مگر سنگِ خارہ ہو
اول متاع تھی دل و دیں، سو تو لے چکے
اب جاں نثار ہے، اگر اندک اشارہ ہو
نے مہرباں رقیب ہے، نے کوئی آشنا
کوچے میں تیرے کس طرح اپنا گذارہ ہو ؟
وہ گلبدن جبیں سے جہاں ہو عرق فشاں
اُس جا میں گل شگفتہ و لالہ ہزارہ ہو
ذرّہ بھی مہر یار کے دل میں نہ، آفتاب
محبوب مہرباں ہو، تو ہردم نظارہ ہو

सीढ़ने

२६

سیڑھنے

( )

(१) समधी ने समधन को जल्दी हाथ में ले दिखलाया
मोटा, ख़ासा बड़ा, सुनहरा, भला पलंग का पाया

( )

(۱) سمدھی نے سمدھن کو جلدی ہاتھ میں لے دکھلایا.
موٹا، خاصا بڑا، سُنہرا، بھلا پلنگ کا پایا

( )

(२) समधन चाहे. समधी का ले हाथ में अपने मोटा
कच्ची बूटी भावे नांहीं, मांगे बड़ो निरोटा

( )

(۲) سمدھن چاھے، سمدھی کا لے ھاتھ میں اپنے موٹا
کچی بُوٹی بھاوے ناںہیں، مانگے بڑو نِروٹا

( )

(३) पकड़ रही समधी का समधन, थी अपने वह गौं की
लंबा, मोटा, टहरा, बांका, सकरक़न्द ले हाथ में चौंकी

( )

(۳) پکڑ رهی سمدھی کا سمدھن، تھی اپنے وہ گوں کی
لنبا، موٹا، ٹھرا، بانکا، سکر قند لے ھاتھ میں چونکی

(काफ़ी, चलता तिताला)

(४) टेढ़ा, बांका भावे नांहीं, समधन खावे सीधा
एक दोय से ख़ुशी न होवे, सौ दो सौ से बीधा

(کافی، چلتا تالا)

ٹیڑھا، بانکا بھاوے ناہیں، سمدھن کھاوے سیدھا (۴)
ایک دوے سے خوشی نہووے، سو دو سو سے بیدھا

(सारंग, चलता तिताला)

बैठ के समधी का समधन ने खड़ा देख ख़सख़ाना
समधी का फ़व्वारह छुटना, समधन का मुस्काना

(سارنگ، چلتا تالا)

بیٹھ کے سمدھی کا سمدھن نے کھڑا دیکھ خسخانا (۵)
سمدھی کا فوارہ چھٹنا، سمدھن کا مُسکانا

(पूर्बी, बंधा तिताला)

आगा खोल दिखाया समधन एक दर अपना बड़ा
हंस हंस के समधी ने डाला साचक़ का सब ठाठ खड़ा

(پوربی، بندھا تالا)

آگا کھول دکھایا سمدھن ایک در اپنا بڑا (۶)
ہنس ہنس کے سمدھی نے ڈالا ساچق کا سب ٹھاٹھ کھڑا

(पूर्वी, अड़ा चौताला)

(७) छाती दिखावे, आँख लड़ावे, बोलत बोल बढ़ावा
समधन आई समधी के धिग, लेकर हाथ चढ़ावा

(پوربی، اڑا چوتالا)

چھاتی دکھاوے، آنکھ لڑاوے، بولت بول بڑھاوا (۷)
سمدھن آئی سمدھی کے دِھگ، لے کر ھاتھ چڑھاوا

(मुलतानी धनासरी, बंधा तिताला)

(८) समधन तेरी तंग बहुत है, सुन्दर सुघड़ अनूठी
अंगुरी जात नहीं है वा में, ऐसा लाल अंगूठी

(ملتانی دھناسری، بندھا تتالا)

سمدھن تیری تنگ بہت ہے، سُندر سُگھڑ اِنُوٹھی (۸)
اَنگری جات نہیں ھے وا میں، ایسی لال انگُوٹھی

(पूरया, चलता तिताला)

(९) समधन की सुकरी के अन्दर फंस के जावे सारा
वह समधी का ऊमी, गली में, घोड़ा सजा सिंगारा

(پوریا، چلتا تتالا)

سمدھن کی سُکری کے اندر پھنس کے جاوے سارا (۹)
وہ سمدھی کا اُمی، گلی میں، گھوڑا سجا سِنگارا

(गौरी, बंधा तिताला)

(१०) काम भरी, अति रस मसी, आई समधन फूल
फूला फाला, दला मला, दीनो समधन फूल

(گوری، بدھا تتالا)

(۱۰) کام بھری، اَت رَس مَسی، آئی سمدھن پھُول
پھولا پھالا، دلا ملا، دِینو سمدھن پھول

(हमीर, इकताला)

(११) समधन मलिक ज़मानी ने कहवे रात पुकार
समधी बस कर, अब मुझे फूलन गेंद न मार

(همیر، یک تالا)

(۱۱) سمدھن مَلک زمانی نے کہوے رات پکار
سمدھی بس کر، اب مجھے پھولن گیند نہ مار

(हमीर, इकताला)

(१२) समधन साहिब महल जब बोली: "क्यों हमकू तुम छेड़ा ?"
वहीं हाथ समधी ने पकड़ा, मुँह में डाला पेड़ा

(همیر، یک تالا)

(۱۲) سمدھن صاحب محل جب بولی: «کیوں ہم کوں تم چھیڑا ؟»
وہیں ہاتھ سمدھی نے پکڑا، مُنہ میں ڈالا پیڑا

(भोपाली, बंधा तिताला)

(१३) बैठ गई समधन समधी का खड़ा देख के डेरा
समधी ने डाला जब, चौंकी, पर्दे चिलवन घेरा

(بھوپالی، بندھا تتالا)

(۱۳) بیٹھہ گئی سمدھن سمدھی کا کھڑا دیکھہ کے ڈیرا
سمدھی نے ڈالا جب، چونکی، پردے چلون گھیرا

(भोपाली, बंधा तिताला)

समधन के अति जी को भाया, समधी का लंबा और मोटा
हंस हंस के और दौड़ दौड़ घड़ी घड़ी कहे सोटा

(بھوپالی، بندھا تتالا)

(۱۴) سمدھن کے اَتِ جی کو بھایا، سمدھی کا لنبا اور موٹا
ھنس ھنس کے اور دَوڑ دَوڑ گھڑی گھڑی کہے سوٹا

(भोपाली, बंधा तिताला)

लख जुब्दतुज़्ज़मानी समधी को रीझी अच्छा लंबा गोल
आबदार और तेज़ नुकीला ख़न्जर निपट अमोल

(بھوپالی، بندھا تتالا)

(۱۵) لَکھہ زُبدۃُ الزّمانی سمدھی کو ریجھی اچھا لنبا گول
آبدار اور تیز نکیلا خنجر نِپٹ امول

(किदारा, बंधा तिताला)

जब डाला समधी ने, तबहीं चौंक उठी इकबारी
हार मज़ाख़ पड़ा उर में, और शादी के लोगों में आय पुकारी

(کدارا، بندھا تتالا)

(۱۶) جب ڈالا سمدھی نے. تب ہیں چونک اُٹھی سمدھن اکباری
ہار مزاخ پڑا اُر میں، اور شادی کے لوگوں میں آے پکاری

(किदारा, बंधा तिताला)

समधन का देखन आया जो समधी का खोटा
ढूँढी हाथ चलाय कर समधी का वह मोटा

(کدارا، بندھا تتالا)

(۱۷) سمدھن کا دیکھن آیا جی سمدھی کا کھوٹا
ڈھونڈھی ہاتھ چلاے کر سمدھی کا وہ موٹا

(किदारा, चलता तिताला)

समधन पै समधी चढ़ा सज बरात ले साथ
पकड़ाये वह आप नो बीड़ा समधन हाथ

(کدارا، چلتا تتالا)

(۱۸) سمدھن پے سمدھی چڑھا سج برات لے ساتھ
پکڑائے وہ آپ نو بیڑا سمدھن ہاتھ

(बिहाग, होली)

(१९) साहिब महल जब बन ठन आईं साजे सकल सिंगार
पकड़ हाथ समधी ने डाला गल फूलन का हार

(بہاگ، ہولی)

(۱۹) صاحب محل جب بن ٹھن آئیں ساجے سکل سنگار
پکڑ ہاتھ سمدھی نے ڈالا گل پھولن کا ہار

(अड़ाना, इकताला)

समधन हौज़ किनारे बैठी देखे छुटना फुहारा
हंस हंस के समधी ने उस के हाथ दिया छुहारा

(اڑانا، یک تالا)

(۲۰) سمدھن حوض کنارے بیٹھی دیکھے چھٹنا پھہارا
ہنس ہنس کے سمدھی نے اُس کے ہاتھ دیا چھہارا

(अड़ाना, इकताला)

समधन से समधी यों बोला: "मुझे अड़ाना आवे"
समधन बोली: "मुझे चटाचट ताल सवारी भावे"

(اڑانا، یک تالا)

(۲۱) سمدھن سے سمدھی یوں بولا: «مجھے اڑانا آوے»
سمدھن بولی: «مجھے چٹاپٹ تال سواری بھاوے»

(खमाच, बंधा तिताला)

(२२) समधन के घर जुड़े बराती, आपस में कर थामक धूमा
जाम पिला शरबत के, सब ने मिरज़ा बाबा का मुँह चूमा

(کھماچ، بندھا تتالا)

(۲۲) سمدھن کے گھر جڑے براتی، آپس میں کر دھامک دھوما
جام پلا شربت کے، سب نے مرزا بابا کا مُنہ چوما

(परज, बंधा तिताला)

(२३) समधन समधी सों यों बोली: "मुजको लाकर उथे खिलाओ
सीधा, लंबा, मोटा, रस का पौंडा तुरत मंगाओ"

(پرج، بندھا تتالا)

(۲۳) سمدھن سمدھی سوں یوں بولی: «مجکو لا کر اُتھے کھلاؤ
سیدھا، لنبا، موٹا، رس کا پونڈا تُرت منگاؤ»

(परज, बंधा तिताला)

(२४) समधन ने हंस हंस हुलास से, समधी के सीस फिराया छत्र
समधी ने समधन की छाती बीच मला करने का अत्र

(پرج، بندھا تتالا)

(۲۴) سمدھن نے ھنس ھنس ھُلاس سے، سمدھی کے سیس پھرایا چھتر
سمدھی نے سمدھن کی چھاتی بیچ ملا کرنے کا عطر

(सोहनी, चलता तिताला)

(२५) समधी का सब ले गई समधन शरबत आय
समधी दीनो हाथ में, लीनो मुँह से लाय

(سوھنی، چلتا تتالا)

سمدھی کا سب لے گئی سمدھن شربت آئے (۲۵)
سمدھی دِینو ھاتھ میں، لینو مُنہ سے لائے

(सोहनी, चलता तिताला)

(२६) समधन के जब आगे रखा, और नहीं कुछ सोभा
हंस हंस के बैठी खावे समधन समधी का

(سوھنی، چلتا تتالا)

سمدھن کے جب آگے رکھا، اور نہیں کچھ سُوبھا
ھنس ھنس کے بیٹھی کھاوے سمدھن سمدھی کا

इस्तुति पीरां

दोहरा कवित ग़ज़ल
२१ २ ४

اِستُت پیراں

دوہرہ کبت غزل
۱۱ ۲ ۴

( )

करम की नजर कीजे, ख्वजाः मुईनुद्दीन पीर चिश्ती "शाहे-आलम" के रहो पुश्ती
बिनती कर कहत हूँ, मानलो, मेरी पार लंघाओ मुराद की किश्ती

( )

کرم کی نظر کیجے، خواجہ معین الدین پیر چشتی شاہِ عالم کے رھو پُشتی
بِنتی کر کہت ھوں، مان لو، میری پار لنگھاؤ مراد کی کِشتی

( )

माँगत याही, रसूल सुनो तुम, नेक निगाह इते कर लीजे !
"शाहे-आलम" नायब राव रोहे, अब जी की मुराद सबे भर दीजे !

( )

مانگت یاھی، رسول، سنو تم، نیک نگاہ اِتے کرلیجے!
شاہِ عالم نایب راو روھے، اب جی کی مراد سبے بھر دیجے!

( )

माँगत हूं यह ख्वाजःकुतुब, तुम जी की मुरादे सभी भर करना
धाऊँ तुम्हें, तुम ही सूं पाऊँ, लाग रहूँ तुम्हरे चरना

( )

مانگت ھوں یہ، خواجہ قطب، تم جی کی مرادیں سبھی بھر کرنا
دھاؤں تمہیں، تم ھی سُوں پاؤں، لاگ رھوں تمھرے چرنا

(   )

माल मुल्क "शाहे-आलम" को दो, और ख़ज़ाने तुम्ही भरना
सैर करें अमराई तले लख छूटत चादर और झरना

(   )

مال ملک شاہِ عالم کو دو، اور خزانے تمہی بھرنا
سیر کریں اَمرائی تلے لکھ چھوٹت چادر اور جھرنا

(   )

ख्वाजः मुईनुद्दीन के आये हम दरबार
पाईं मुरादें जिये की लागे नाहीं बार

(   )

خواجہ معین الدین کے آئے ہم دربار
پائیں مرادیں جیہ کی، لاگے ناہیں بار

(   )

हज़रत कुतुबुद्दीन की देख जागती ज्योत
"शाहे-आलम" पादशाह की इच्छा पूरन होत

(   )

حضرت قطب الدین کی دیکھہ جاگتی جوت
شاہِ عالم پادشاہ کی اِچھا پُورن ہوت

( )

फ़रोगे-शमइ-ईमां हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं
चिराग़े-बज़्मे-इरफ़ां, हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

इआनत औलियाए-दीं को दींदारी में तुम से है
तुम्ही हो पीरे-पीरां, हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्ही हो क़ुतबे-दीं, गंजे-शकर, सुल्तां मशाइख़ के
नसीरे-दीने यज़दां हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्ही से ख्वाजगाने-चिश्त सारे फ़ैज़ पाते हैं
तुम्ही हो बहरे-इहसां, हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्हारे रोज़ये-जन्नत-निशां के जोकि दरबां हैं
रखे हैं हुक्मे-रिज़वां, हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

गदाए-दर तुम्हारा जोकि है, वह शाहे-आलम है
तुम उसके हो निगहबां, हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्हारे दर पे आया 'आफ़ताब', उसकी जो मुश्किल है
करो जल्दी से आसां, हज़रते ख्वाजा मुईनुद्दीं

(   )

فروغِ شمعِ ایماں، حضرتِ خواجہ معین الدین
چراغِ بزمِ عرفاں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

اعانت اولیای دیں کو دینداری میں تم سے ھے
تمھی ھو پیرِ پیراں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمھی ھو قطبِ دیں، گنجِ شکر، سلطان مشائخ کے
نصیرِ دینِ یزداں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمھی سے خواجگانِ چشت سارے فیض پاتے ھیں
تمھی ھو بحرِ احساں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمھارے روضۂ جنّت نشاں کے جو کہ درباں ھیں
رکھے ھیں حکمِ رضواں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

گدای در تمھارا جو کہ ھے، وہ شاہِ عالم ھے
تم اُس کے ھو نگہباں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمھارے در پہ آیا آفتاب، اُس کی جو مشکل ھے
کرو جلدی سے آساں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

(देवगरी, अड़ा चौताला)

आसरो राखत है तुम्हारो, अब हज़रत पीर रसूल सुनीजे
जी के मनोरत पूरे करो, "शाहे-आलम" को भू मण्डल दीजे

(دیو گری، اڑا چوتالا)

آسرو راکھت ہے تمہرو، اب حضرت پیر رسول سُنیجے
جی کے منورت پورے کرو، شاہِ عالم کو بھُو منڈل دیجے

(तोड़ी, चलता तिताला)

किया है ग़ुस्ले-शिफ़ा आज साहिबे-मेऽराज
सफ़र के माह का आया चहार शम्बा आज

बहक़्क़े-ताजे-रुसुल, रहियो, ऐ "शहे-आलम"
अज़ल तलक तेरा क़ाइम हमेशा तख़्त और ताज!

(توڑی، چلتا تتالا)

کیا ہے غُسلِ شِفا آج صاحبِ معِراج
صفر کے ماہ کا آیا چہار شنبہ آج

بحقِّ تاجِ رسل، رہیو، اے شہِ عالم
ازل تلک ترا قائم ہمیشہ تخت اور تاج!

(तोड़ी, चलता तिताला)

अर्ज़ करूँ हूं इतनी मैं, या क़ुतबल-अक़्ताब
"शाहे-आलम" की दीजिये जो इन्छा है शिताब

(توڑی، چلتا تتالا)

عرض کروں ہوں اتنی میں، یا قُطبَ الاَقطاب
شاہِ عالم کی دیجیے جو انچھا ہے شِتاب

( )

हज़रत मुईनुददीन के तुम हो क़ुतबुददीन
नेक नज़र से देखिये, तेरो दामन लीन

( )

حضرت معین الدین کے تم ہو قطب الدین
نیک نظر سے دیکھیے، تیرو دامن لین

(तोड़ी, इकताला)

यह अर्ज़ करूं हूं अब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
दो मेरी मुरादें सब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
विर्द अपना मैं रखता हूं हर रोज़ तुम्हारा नाम
जपता हूं तुम्हें हर शब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
सर अपना क़दम करके मैं पहुँचूं ज़ियारत को
तुम मुझको बुलाओ जब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
दो सारी ख़ुदाई की दौलत मुझे और हशमत
जल्दी बतुफ़ैले-रब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
सुन लो "शहे-आलम" की यह अरज़ कि तुम उसके
बरलाओ सभी मतलब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !

(توڑی، یک تالا)

یہ عرض کروں ہوں اب، یا خواجہ معین الدیں !
دو میری مرادیں سب، یا خواجہ معین الدیں !
ورد اپنا میں رکھتا ہوں ہر روز تمہارا نام
جپتا ہوں تمہیں ہر شب، یا خواجہ معین الدیں !
سر اپنا قدم کرکے میں پہنچوں زیارت کو
تم مجھ کو بلاؤ جب، یا خواجہ معین الدیں !
دو ساری خدائی کی دولت مجھے اور حشمت
جلدی بطفیلِ رب، یا خواجہ معین الدیں !
سن لو شہِ عالم کی یہ عرض کہ تم اُس کے
بر لاؤ سبھی مطلب، یا خواجہ معین الدیں !

(मुलतानी धनासिरी, इकताला)

या हज़रत ख़्वाजः क़ुतुब साहब, मेरी सुन के नेक नज़र कीजे
"शाहे-आलम" ख़ादिम तुम्हरो तुम सूं मांगे माल मुल्क, दिलादीजे

(ملتانی دھناسری، یک تالا)

یا حضرت خواجہ قطب صاحب، مری سن کے نیک نظر کیجے
شاہِ عالم خادم تمھرو تم سُوں مانگے مال ملک، دلا دیجے

(स्याम,)

दीजे मुराद दिल की मेरे, पीरे-दस्तगीर !
उफ़तादह अम बपाये तू, या पीरे-दस्तगीर !
महबूबे-हक़ हो ख़्वाजओ मख़दूमे-काइनात
सुल्ताने ग़ौसे-आऽज़मो दरवेश और फ़क़ीर
सय्यिद हुसेनी और हसनी हाशिमी नसब
और कहते तुम को मुहयिऐ-दीं सब हैं, या अमीर !
तुम शैख़े अब्दे-क़ादिरु क़ुतबे ज़मानः हो
मैं हूँ मुरीद, और सभी पीरों के तुम हो पीर
रोशन है नूरे-मेहर तुम्हारे से "आफ़ताब"
जों माह आफ़ताब के है फ़ैज़ से मुनीर

(سیام،)

دیجے مراد دل کی مرے، پیرِ دستگیر !
اُفتادہ ام بپای تو، یا پیرِ دستگیر !
محبوبِ حق ہو خواجہ و مخدومِ کائنات
سلطانِ غوثِ اعظم و درویش، اور فقیر

سیّـــــد حُسینی اور حسنی ھاشمی نسب
اور کہتے تم کو مُحیِیء دیں سب ھیں، یا امیر !
تم شیخِ عبدِقادر و قطبِ زمانہ ھو
میں ھوں مرید، اور سبھی پیروں کے تم ھو پیر
روشن ھے نورِ مہر تمہارے سے آفتاب
جوں ماہ آفتاب کے ھے فَیض سے مُنیر

(स्याम, इकताला)

हज़रत पीर की रोशनी की मेहदी "शाहे-आलम" जब मन्दिर आई
आनन्द चाव हियो में भयो, और जी की मुराद सबै भर पाई

(سیام، یك تالا)

حضرت پیر کی روشنی کی مہدی شاہِ عالم جب مندر آئی
آنند چاو ھِیو میں بھیو، اور جی کی مراد سبے بھر پائی

(हमीर, दोताला)

हजरत पीर दस्तगीर, तुम दियो मुरादें "शाहे-आलम" पादशाह हमारे की
रब के संवारे, और हज़रत ग़ौसुलअऽज़म के प्यारे, सारे जगत के दुलारे की

(ھمیر، دو تالا)

حضرت پیر دستگیر، تم دیو مرادیں شاہِ عالم پادشاہ ھمارے کی
رب کے سنوارے، اور حضرت غَوثُ الاَعظم کے پیارے، سارے جگت کے دلارے کی

(हमीर, इकताला)

रंगारंग मेहदी सबै पूरे मन के काम
भई रोशनी पीर की "शाहे-आलम" के धाम

(همیر، یک تالا)

رنگا رنگ مہدی سبے پورے من کے کام
بھئی روشنی پیر کی شاہِ عالم کے دھام

(हमीर, इकताला)

तुम ख़ुदा के वली, या हज़रते-ग़ौषुष्षक़लैन !
फ़ख़रे-आले-नबी, या हज़रते-ग़ौषुष्षक़लैन !

तुम्ही सय्यिद, तुम्ही सुल्तां, तुम्ही मख़दूम फ़क़ीर
ख़्वाजये-दीं तुम्ही, या हज़रते-ग़ौषुष्षक़लैन !

हसनी और हुसैनी हो तुम्ही आले-नसब
गुले-बाग़े-अली, या हज़रते-ग़ौषुष्षक़लैन !

"अफ़ताब" अपने की, अज़ बहरे-रसूले-मुख़्तार
दो मुरादें सभी, या हज़रते-ग़ौषुष्षक़लैन !

(همیر، یک تالا)

تم خدا کے ولی، یا حضرتِ غوث الثقلین !
فخرِ آلِ نبی، یا حضرتِ غوث الثقلین !

تمہی سید، تمہی سلطان، تمہی مخدوم فقیر
خواجۂ دیں تمہی، یا حضرتِ غوث الثقلین !

حسنی اور حُسَینی هو تمهی عالی نسب
گلِ باغِ علی، یا حضرتِ غَوث‌الثقلین !

آفتاب اپنے کی، از بهرِ رسولِ مختار
دو مرادیں سبهی، یا حضرتِ غَوث‌الثقلین !

( )

मांगत हूँ तुम सूं, दीजे मेरे मन की सब, मुहम्मदे-अरबी !
दूजी करें हम से जो कोई, मारे जावें सबै ज्यों काफ़र हरबी
ऐसो हो राज मेरो, छों जग में माने सब धाक शर्क़ी और ग़र्बी
"शाहे-आलम" है ख़ादिम तुम्हारो, सुन लीजे बाकी, कीजे मेहर की नज़र, रब्बी !

( )

مانگت هوں تم سوں، دیجے میرے من کی سب، محمدِ عربی !
دُوجی کریں هم سے جو کوئی، مارے جاویں سبے جیوں کافر حَربی
ایسو هو راج میرو، چهوں جگ میں مانے سب دهاك شرقی اور غربی
شاہِ عالم هے خادم تمهارو، سن لیجے باکی، کیجے مهر کی نظر، ربی !

(शहाना कान्हड़ा, चलता तिताला)

मांगत तुम सूं आज मैं, हज़रत ख़्वाजः पीर
"शाह-आलम" को दीजिये माल मुल्क मन धीर

(شہانا کانهڑا، چلتا تتالا)

مانگت تم سوں آج میں، حضرت خواجه پیر
شاه عالم کو دیجیے مال ملك من دهِیر

(भूपाली, बंधा तिताला)

ले आये अपने मन के मनोरत तुम्हारे दरबार, हज़रत रसूल, दीजे
"शाहे-आलम" पादशाह की सातों देस में सल्तनत मुह्कम कीजे

(بھو پالی، بندھا تتالا)

لے آئے اپنے من کے منورت تمھارے دربار، حضرت رسول، دیجے
شاہِ عالم پادشاہ کی ساتوں دیس میں سلطنت مُحکَم کیجے

(पूरया, चलता तिताला)

"शाह-आलम" धावे तुम्हे, करम करो अब, पीर
बिन्ती सुनो मुरीद की, बेग बंधाओ धीर

(پوریا، چلتا تتالا)

شاہ عالم دھاوے تمھے، کرم کرو اب، پیر
بِنتی سنو مرید کی، بیگ بندھاؤ دھیر

(किदारा, बंधा तिताला)

हज़रत रसूल मक़बूल का साया "शाहे-आलम" के सीस पर सदा रहे बनी
आदी अन्त लूं राज क़ाइम रहे, होवेगो सातों पादशाहत को धनी

(کدارا، بندھا تتالا)

حضرت رسول مقبول کا سایا شاہِ عالم کے سیس پر سدا رہے بنی
آدی اَنت لُوں راج قائم رہے، ہووے گو ساتوں پادشاہت کو دھنی

(क़िदारा, बंधा तिताला)

हो तुम पीर मेरे दस्तगीर आलम में, हूं फ़िदा मुरीद तुम्हारो
मांगत हूँ तुम से, दीन दुनया के "शाहे-आलम" के सब काज संवारो

(کدارا، بندھا تتالا)

ہو تم پیر مرے دستگیر عالم میں، ہوں فدا مُرید تمہارو
مانگت ہوں تم سے، دین دُنیا کے شاہِ عالم کے سب کاج سنوارو

(क़िदारा, बंधा तिताला)

नज़र करम की कीजिये मो पर, हज़रत पीर !
"शाहे-आलम" मुरीद की, दीजे मुरादें, अमीर !

(کدارا، بندھا تتالا)

نظر کرم کی کیجیے مو پر، حضرت پیر
شاہِ عالم مرید کی، دیجے مرادیں، امیر !

( )

हो तुम पीर, मुरीद मैं तेरो हूँ, रैन दिनां तुम्हरे गुन गाऊँ
ताज अव तख़्त दियो सब राज तैं, तो "शाहे-आलम" शाह कहाऊँ
चाहत हूँ जग में इतनी अब सो मुख सूं कह तोहि सुनाओं
नेक निगाह रहे नित हीं. और जी की मुराद सबै भर पाऊँ

( )

ہو تم پیر، مرید میں تیرو ہوں، رین دناں تمہرے گن گاؤں
تاج اَو تخت دیو سب راج تیں، تو شاہِ عالم شاہ کہاؤں
چاہت ہوں جگ میں اتنی اب سو مکھہ سوں کہہ توہِ سناؤں
نیک نگاہ رہے نت ہیں، اور جی کی مراد سبے بھر پاؤں

(गौंड, चलता तिताला)

या हज़रत पीर दस्तगीर, अपनी मिहर की नज़र कीजे
"शाहे-आलम" पादशाह मुरीद के मन की सब मुरादें दीजे

(گونڈ، چلتا تتالا)

یا حضرت پیر دستگیر، اپنی مہر کی نظر کیجے
شاہِ عالم پادشاہ مرید کے من کی سب مرادیں دیجے!

(गौंड, चलता तिताला)

भूम हरी अति नीकी सुहावे, और घेरे चहूं उरतें बादर
ख़्वाज: क़ुतुब से मांग मुरादें, कीजे ज़ियारत हीं यह नादर
मोर झिंगारें पहाड़ के ऊपर, सोर करें सगरे मिल दादर
नैनन नीका लगो झरना और छूटें भली सब ही तें चादर

(گونڈ، چلتا تتالا)

بھوم ہری ات نیکی سہاوے، اور گھیرے چہوں آرتیں بادر
خواجہ قطب سے مانگ مرادیں. کیجے زیارت ہیں یہ نادر
مور جھنگاریں پہاڑ کے اوپر، سور کریں سگرے مل دادر
نینن نیکو لگو جھرنا، اور چھوٹیں بھلی سب ہی تیں چادر

मुबारकबादे जश्ने

नौरोज़ वग़ैरह

१२५

مُبارکبادِ جشنِ

نو روز وغیرہ

۱۲۵

(   )

राज करो सुख सूं "शाह आलम" आयो तुम्है नौरोज़ मुबारक
मार बिडारिये शत्रुन को, और छीन के लीजिये देस हज़ारक
सेत सिंगार सजो तन मैं, और दुरजन के मुख दीजिये कारक
हो हैं मनोरथ जी के सबै अब आवें ख़ज़ाने बड़े दिन चारक

(   )

راج کرو سکھ سوں شاہ عالم، آیو تمھے نوروز مبارک
مار بڈاریے شترن کو، اور چھین کے لیجیے دیس ہزارک
سیت سنگار سجو تن میں، اور درجن کے مکھ دیجیے کارک
ہوھیں منورت جی کے سبے اب آویں خزانے بڑے دن چارک

(   )

आवन लागी हैं सारी सखी, मिल गाय बजाय, अरी मोरी आली
खेल मचा सब खेलन लागीं, छोटी बड़ी सब बैस की भोली भाली
जब खेलन लागीं "शाहे आलम" सूं हार गईं सांवरी गोरी जोबन वाली
हा हा करत अब पंययां परत सब देत असीस मुबारक दिवाली

(   )

آون لاگی ھیں ساری سکھی، مل گاے بجاے، اری موری آلی
کھیل مچا سب کھیلن لاگیں، چھوٹی بڑی سب بیس کی بھولی بھالی
جب کھیلن لاگیں، شاہ عالم سوں ہار گئیں سانوری گوری جوبن والی
ھا ھا کرت اب پنیاں پرت سب دیت اسیس مبارک دوالی

( )

बस नसेत और सेत तन नयो भयो नौरोज़
"शाह आलम" को सफल है शत्रुन को गयो खोज

( )

بس نسیت اور سیت تن نیو بھیو نو روز
شاہ عالم کو سپھل ھے شتُرن کو گیو کھوج

( )

रब ने कीनी क़बूल दुआ तुम्हरी, आई भली यह आज नवीद
"शाहे आलम" तुम्हे पिया को होय सदा यह मुबारक ईद !

( )

رب نے کینی قبول دعا تمھری، آئی بھلی یہ آج نوید
شاہِ عالم تمھے پیا کو ھوے سدا یہ مبارک عِید !

( )

सातों दिस का राज करो "शाहे आलम" कर औराद तबारक
गाय बजाय कहें नर नारी : "होवे तुम्हे बकरीद मुबारक" !

( )

ساتوں دِس کا راج کرو شاہِ عالم کر اوراد تبارک
گاے بجاے کہیں نرناری : ,, ھووے تمھے بکرید مبارک ,, !

( )

कीनी नमाज़ और राखे रोज़े, क़बूल करे हैं अल्लाह नबी ने
होय मुबारक ईद तुम्हे, "शाहे आलम", दीनी मुबारकबाद सबी ने

( )

کینی نماز اور راکھے روزے، قبول کرے ھیں اللہ نبی نے
ھوے مبارك عید تمھے، شاہِ عالم، دینی مبارکباد سبی نے

( )

आनन्द सूं "शाहे आलम" के घर किलोल के सब सामान करहूं
हज के दिन सब शत्रु तुम्हारे ज्यों उशत्रु क़ुरबान करहूं

( )

آنند سوں شاہِ عالم کے گھر کلول کے سب سامان کروں
حج کے دن سب شَتُر تمھارے جیوں اُشتُر قربان کروں

( )

शुत्रु की क़ुरबानी करे "शाहे आलम" हज्ज सवाब लियो है
लाखों तुम्हे बकरीद नसीब हो, येही मुबारकबाद दियो है

( )

شُتُر کی قربانی کرے شاہِ عالم حج ثواب لیو ھے
لاکھوں تمھے بکرید نصیب ھو، ایہی مبارکباد دیو ھے

( )

आप मुहम्मद कीने आनन्द हैं, आज के रोज़ बड़ो सुख कीजे
"शाहे आलम" बाग की सैर करैं, चलो, सखी, चारशंबे की मुबारकी दीजे

( )

آپ محمد کینے آنند ہیں، آج کے روز بڑو سکھ کیجے
شاہِ عالم باگ کی سیر کریں. چلو، سکھی، چارشنبے کی مبارکی دیجے

( )

कीनी नेक नज़र तुम पर हज़रत महबूब सुबहानी हर रोज़ो हर माह
किबे करो जश्न नीके तुम को मुबारक हो सदा, "शाहे आलम" पादशाह

( )

کینی نیک نظر تم پر حضرت محبوب سُبحانی ہر روز و ہر ماہ
کیبو کرو جشن نیکے تم کو مبارک ہو سدا، شاہِ عالم پادشاہ

( )

ईदे-क़ुर्बां बतो, ऐ शाह, मुबारक बाशद!
हर ज़माँ शादिये दिलख़्वाह मुबारक बाशद!
ईं दुआ दरहक़े-तो हूरो-मलाइक दारन्द
"ऐशो-इशरत बतो हर माह मुबारक बाशद!"

( )

عیدِ قربان بتو، ای شاہ، مبارک باشد!
ہر زمان شادیء دلخواہ مبارک باشد!

این دعا در حقِ تو حُور و ملائک دارند
''عیش و عِشرت بتو هر ماه مبارک باشد!''

( )

साज सबै गजराजन बाजन, फ़ौजन के दल साज तूलानी
राज दियो भूमन्डल को तुम को पीर मुहीउद्दीन जीलानी
बैठ दिल्ली तखत करो सुख सदाई, या बकरीद महासुखदानी
देत हैं मुबारकबादी तुमको, "शाहे आलम", करो आज क़ुरबानी

( )

ساج سبے گجراجن باجن، فوجن کے دل ساج طولانی
راج دیو بھُومنڈل کو تم کو پیر مُحیی الدین جیلانی
بیٹھہ دلّی تخت کرو سکھہ سدائی، یا بکرید مہا سکھہ دانی
دیت ھیں مبارکبادی تم کو، شاہِ عالم، کرو آج قربانی

( )

बसन, भूषन, रंग रंग के जरी पहरें निकसें अपने दर पर
आज ईद बकरीद आई, "शाहे आलम" घर आऐं मुबारकी दें नर नारी सब मिकलर

( )

بَسن، بھُوکھن، رنگ رنگ کے جری پہریں نکسیں اپنے در پر
آج عید بکرید آئی. شاہ عالم گھر آئیں مبارکی دیں نر ناری سب مل کر

(   )

आज ईद को बसंत ले आई बनिता बनाय हज़रत रसूल के दरबार
काज मचाई सब नारी पहरे ज़री सिर पाओ और अभूषन अनमोलन के हार

(   )

آج عید کو بسنت لے آئیں بنِتا بنائے حضرت رسول کے دربار
کاج مچائی سب ناری پہرے جری سِر پاو، اور ابھوکھن انمولن کے ہار

(   )

रोज़े को राख नमाज़ पढ़ी, तुम कीनी इबादत रब रिझायो
मुबरक ईद तुम्हे, "शाहे आलम", जी की मुराद सबै भर पायो

(   )

روزے کو راکھہ نماز پڑھی، تم کینی عِبادت رب رجھایو
مبارك عید تمھے، شاہِ عالم، جی کی مراد سبے بھر پایو

(   )

ऐशो-निशात दिह तू, ख़ुदा, लक हज़ार मह!
गरदां तू फ़ज़ले-ख़ेश दरीं साले याज़दह!
मक़सूदे-मा हमीं कि ख़ुदा दाद अज़ करम
ऐ शह, बतो मुबारक ईं जश्न याज़िदह

(   )

عیش و نشاط دِه تو، خدا، لك هزار مه!
گردان تو فضلِ خویش درین سالِ یازده!

مقصود ما ہمین کہ خدا داد از کرم
اے شہ، بتو مبارک این جشن یازدہ!

( )

चलरी सखी, आज गोधन पूजने जाइये "शाह आलम" प्यारे राज दुलारे के गेह
आज त्योहार के दिन की मुबारकी दीजे, अपने प्यारे संग लगइये नेह

( )

چل ری سکھی، آج گودھن پوجنے جائیے شاہِ عالم پیارے راج دُلارے کے گیہ
آج تیُوھار کے دن کی مبارکی دیجے، اپنے پیارے سنگ لگائیے نیہ

( )

ऐरी माई, करम अल्लाह "शाहे आलम" पिया की नित रहे बिहबूदी
ऐसे मौसम के रोज़ देखिये यह बहार दाऊदी

( )

اے ری مائی، کرم اللہ شاہِ عالم پیا کی نت رہے بہبودی
ایسے موسم کے روز دیکھیے یہ بہار داؤدی

( )

पूरन रोज़े करे रमज़ान के, कीनी क़बूल भयो रब राज़ी
साल हज़ार मुबारक ईद तुम्हें, जग मैं 'शाहे आलम" ग़ाज़ी

( )

پُورن روزے کرے رمضان کے، کینی قبول بھیو رب راضی
سال ہزار مبارک عید تمھے، جگ میں شاہِ عالم غازی

(   )

रब रसूल की मदद है नितहीं तुम को "शाहे आलम" प्यारे
ईद भई, क़ुरबानी मुबारक, शुतुर भये क़ुरबान निहारे

(   )

رب رسول کی مدد ہے نتہیں تم کو شاہِ عالم پیارے
عید بھئی، قربانی مبارک، شُتُر بھئے قربان نِہارے

(अलया, इकताला)

नानी और दादी खुशी सब गोत भयो, सुन बेगम जान के लाला
दाई, ददा, और ताई, चची सब लेत बलायें पूफी और ख़ाला

(الیا، یک تالا)

نانی اور دادی خوشی سب گوت بھیو، سن بیگم جان کے لالا
دائی، ددا، اور تائی، چچی سب لیت بلائیں پوپھی اور خالا

(देवगरी, अड़ा चौताला)

हज़रत रसूल मक़बूल की नियाबत कीजे और दीजे वार वार हीरा मोती लाल
"शाहे आलम" पादशाह तुम को मुबारक हों जश्न हज़ारों ऐसे जैसे बारवां साल

(دیو گری، اڑا چو تالا)

حضرت رسول مقبول کی نیابت کیجے اور دیجیے وار وار ہیرا موتی لال
شاہِ عالم پادشاہ، تم کو مبارک ہوں جشن ہزاروں ایسے جیسے باروان سال

(देवगरी, अड़ा चौताला)
भूषन अंग सिंगार सबै, और चीर चुनाय सुगंध लगाइ
दे दे मुबारकबाद कहैं: "शाहे आलम" को बकरीद सुहाइ ! "

(دیو گری، اڑا چو تالا)
بھوکھن انگ سنگار سبھے، اور چیر چُنائے سُگندھ لگائی
دے دے مبارکباد کہیں: "شاہِ عالم کو بکرید سُہائی!"

(सूहा , इकताला)
आज तख्त पर बैठे जश्न कर "शाहे आलम" नजर सभी की लीनी
चलो सब सखी सहेली आनन्द सेती मिल जलूम की मुबारकी दीनी

(سوہا، یک تالا)
آج تخت پر بیٹھے جشن کر شاہِ عالم نذر سبھی کی لینی
چلو سب سکھی سہیلی آنند سیتی مل جلوس کی مبارکی دینی

(भैरवी, आस्थाई बंधा तिताला, अंतरा जल्द तिताला)
आयो है नीको तुम्हें नौरोज, हुलास बिलास करो मन भाई
पूरे मनोरथ होय सबै, और अंग निराग आनन्द बधाई

(بھیروی، در آستائی بندھا تتالا، در انترہ جلد تتالا)
آیو ہے نیکو تمھے نوروز، ہُلاس بلاس کرو من بھائی
پورے منورت ہووے سبے، اور انگ نِروگ آنند بدھائی

(तोड़ी, इकताला)

आज हमीद जदीद यह रब ने "शाहे आलम" को सातों दिस का राज दियो है बधाई
दीजे मुबारकबाद, भली सुभ साअत है, रमज़ान का ईद सईद नवीद ले आई

(توڑی ، یک تالا)

آج حمید جدید یہ رب نے شاہِ عالم کو ساتوں دس کا راج دیو ہے بدھائی
دیجے مبارکباد بھلی سبھہ ساعت ہے، رمضان کی عید سعید نوید لے آئی

(तोड़ी, चलता तिताला)

आज नवीद करें सब हीं, रमज़ान का ईद मुबारक आई
रोज़े नमाज़ क़बूल भऐ, "शाहे आलम" को सब देत बधाई

(توڑی، چلتا تتالا)

آج نوِید کریں سب ھیں، رمضان کی عید مبارک آئی
روزہ نماز قبول بھیے، شاہِ عالم کو سب دیت بدھائی

(तोड़ी, बंधा तिताला)

राज करो सुख सूं "शाहे आलम" काज भये तुम्हरे मन माने
मंगल चार भया मन मैं, सुनि आज मुबारक ईद के आने

(توڑی، بندھا تتالا)

راج کرو سکھہ سوں، شاہِ عالم، کاج بھیے تمھرے من مانے
منگل چار بھیی من میں، سُنِ آج مبارک عید کے آنے

(तोड़ी, चौताला)

रब रखे तुम्हारो तख़्त ताज नित क़ायम यही सबके मनरे
हज़ारों साल सुख सम्पत सूं रहे पीतम प्यारे तिहारो तनरे
आज के रोज़ सभी मिल मिल जावें और वार दई सब धनरे
तुमको यह ईद मुबारक होवे "शाहे आलम" पिया प्यारे बनरे

(توڑی، چوتالا)

رب رکھے تمہارو تخت تاج نت قایم یہی سب کے من رے
ہزاروں سال سکھ سمپت سوں رہے پیتم پیارے تہارو تن رے
آج کے روز سبھی مل مل جاویں اور وار دئی سب دھن رے
تم کو یہ عید مبارک ہووے، شاہِ عالم پیا پیارے بنرے

(तोड़ी, इकताला)

ऐरी माई, क्या नीको भई आज यह नवीदे रोज़े सईद
"शाहे आलम" तुम को मुबारक होवे ईद बक़रीद !

(توڑی، یک تالا)

اے ری مائی، کیا نیکو بھئی آج یہ نویدِ روزِ سعید
شاہِ عالم. تم کو مبارک ہووے عید بکرید !

(तोड़ी, इकताला)

अल्लाह नबी ने तुम्हारे मनकी मुरादें दीनी, और राखा साया अपना फ़ज़ल का
"शाहे आलम" पादशाह, तुमको मुबारक होवे मिलना नवाब ज़ीनत महल का

(توڑی، یک تالا)

اللہ نبی نے تمہارے من کی مرادیں دینی، اور راکھا سایہ اپنا فضل کا
شاہِ عالم پادشاہ، تم کو مبارک ہووے ملنا نواب زینت محل کا

(तोड़ी, बंधा तिताला)

ऐरी आली, आई बक़रीद, पाई मनकी मुरादें ख़ुशी से "शाहे आलम के घर
सोभा सूं संवारें सब नर नारी, नज़र ले ले आगें आईं अपने अपने कर धर

(توڑی، بندھا تتالا)

اے ری آلی، آئی بکرید، پائی من کی مرادیں خوشی سے شاہ عالم کے گھر
سو بھاسوں سنواریں سب نرناری، نذر لے لے آگیں آئیں اپنے اپنے کر دھر

(तोड़ी, चौताला)

देखत बैठे सिंघासन पै जुलूस किये, सबके नैन सियरे भये, रब राखो तुमको सबमैं सर्स
हैं मदद तुम्हारी को औलिया, अंबिया, ग़ौस, क़ुत्ब और हूर, मलायक, अर्स, कूर्स
पूरे भये अब सब के मनोरथ याही समै, जो पाय लिओ है तिहारो दरस !
"शाहे आलम" पादशाह, चौथवां जश्न तुमको मुबारक हो और ऐसे लाखों बर्स !

(توڑی، چوتالا)

دیکھت بیٹھے سنگھاسن پے جُلوس کیے، سب کے نین سیر ہے بھیے، رب راکھو تم کو سب میں سرس

هیں مدد تمہاری کو اَولیا، انبیا، غَوث، قُطُب اور حُور، ملایک، عَرس کُرس

پورے بھیے اب سب کے منورت یاهی سَمے، جو پاہے هے لیو تہارو درس

شاہِ عالم پادشاہ، چودھواں جشن تم کو مبارک هو اور ایسے لاکھوں برس!

(तोड़ी, बधा तिताला)

आयो सो है चारशंम्बा, जा मैं हज़रत मुहम्मद सुख पायो
"शाहे आलम" नाइब घर, आनन्द सूं, सुन्दर रोज़े मुबारक आयो

(توڑی، بدھا تتالا)

آیو سو هے چارشَنبه، جا میں حضرت محمد سکھ پایو

شاہ عالم نائب گھر، آنند سُوں، سندر روزِ مبارك آیو

(तोड़ी, चौताला)

बीन, रबाब, तंबूरा, सितार, क़ानून, दमामे, सारिंगी, मुहचंग
झांझ, मंजीरा, और ढोलकी, दाइरा, बांसरी, करह और हीचंग
खटजरी और कटतार लिये सुरनाई भली करनाई अबपंग
गाय गुनी "शाहे आलम" को सब देत मुबारकी बजाये मिरदंग

(توڑی، چوتالا)

بِین، رَباب، طنبورا، ستار، قانون، دمامے، سارنگی، مُہچنگ

جانجھه، منجیرا، اور ڈھولکی، دائرا، بانسری، کره اور هی چنگ

کھٹ جری اور کٹ تار لیے سُرنائی بھلی کرنائی اوپنگ
گاے گُنی شاہِ عالم کو سب دیت مبارکی بجاے مردنگ

(तोडी, चोताला)

जानत नाइब अपनो साये को सीस पै हाथ हजरत रसूल धरे हैं
देहैं मुराद सबै मन की भर, मदद को औलिया पीर खरे हैं
हुये हैं नसीब तुम्हें "शाहे आलम" जेते जहां में खज़ाने भरे हैं
ईद मुबारक है बकरीद की शुत्रु सबै क़ुर्बान करे हैं

(توڑی، چوتالا)

جانت نائب اپنو سایہ کو سیس پے ہاتھہ حضرت رَسُول دھرے ہیں
دے ہیں مراد سبے من کی بھر، مدد کو اولیا پیر کھرے ہیں
ہوے ہیں نصیب تمھے. شاہ عالم. جیتے جہاں میں خزانے بھرے ہیں
عید مبارک ہے بکرید کی، شَتُرُ سبے قربان کرے ہیں

(तोडी, चलता तिताला)

आज सबै डर लागत हैं मिल बातें करे हैं और नवीद की
गाय बजाय "शाहे आलम" को देत मुबारकी बकरीद की ईद की

(توڑی، چلتا تتالا)

آج سبے اُرلاگت ہیں مل باتیں کرے ہیں اور نوید کی
گاے بجاے شاہِ عالم کو دیت مبارکی بکرید کی عید کی

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

आज के रोज़ मुहम्मद ने करी बाग़ की सैर बड़ी ख़ुशहाली
देन मुबारकबाद, चलो, "शाहे-आलम" को चारशंम्बे की आली

(سارنگ بندرابنی، چلتا تتالا)

آج کے روز محمد نے کری باغ کی سیر بڑی خوشحالی
دین مبارکباد، چلو. شاہِ عالم کو چارشنبے کی، آلی

(सारंग बिन्द्राबनी, चौताला)

या अल्लाह ! जौलों, आफ़ताब, महताब, तारागन,
धूतू लों इस साहिब को राज सईद हो
साहिबक्रिरां पादशाहन को पादशाह,
पावत जहाँ न जासों नित ही मुफ़ीद हो
गुनी जन गावत बजावत हैं, आगे आये,
करत आनन्द सबे देख देख दीद हो
बरसों में आवे और कहूँ एक दिन,
'शाहे - आलम' की नित ही बकरीद हो

(سارنگ بندرابنی، چوتالا)

یا اللہ! جولوں، آفتاب، مہتاب، تاراگن، دھوتو. لواس صاحب کو راج سعید ہو
صاحبقراں پادشاہن کو پادشاہ پاوت جہاں نہ جاسوں نِت ھی مفید ھو
گُنی جن گاوت بجاوت ھیں، آگے آیے کرت آنند سبے دیکھہ دیکھہ دید ھو
برسوں میں آوے اور کھوں ایک دن، شاہ عالم کی نت ھیں بکرید ھو

(सारंग चलता तिताला)

साज समाज सूं राज करो गजराज और बाज सजाये हज़ारक
ईद नवीद मुफ़ीद तुम्हें 'शाहे - आलम' हो बकरीद मुबारक

(سارنگ، چلتا تتالا)

ساج سماج سُوں راج کرو گجراج اور باج سجائے هزارك
عید نوید مفید تمھے، شاہِ عالم، هو بکرید مبارك

(तोड़ी, अड़ा चौताला)

ऐ री माई, कैसी बन आई यह सालगिरह अकबर शाह प्यारे की !
सुभ घड़ी जान सब नारी बन आईं आज दीनी सुभ गिरह नारे की

(توڑی، اڑا چوتالا)

اے ری مائی، کیسی بن آئی یه سالگره اکبرشاه پیارے کی !
سُبھه گھڑی جان سب ناری بن آئیں آج دینی سبھه گره نارے کی

(तोड़ी, अड़ा चौताला)

आज आनन्द भयो सभी के मन, 'शाहे - आलम' को सब मिल चलो दें असीस
मुबारक हो तुम को हदिये की शादी सिहरा मोती न बाँधो अकबर शाह के सीस

(توڑی، اڑا چوتالا)

آج آنند بھیو سبھی کے من، شاہِ عالم کو سب مل چلو دیں اسیس
مبارك هوتم کو هَدِیے کی شادی سہرا موتی نه باندهو اکبر شاه کے سیس

(पूरबी, अड़ा चौताला)

जात कही महिमां न कछू इस ही करता नहूं लोग को स्वामी
दिवस भयो सुभ दिवस बड़ो, नौरोज़ को रंग है बादामी
दूजे दिल्लीस के संग करे जिन जायंगे मारे सबे ते हरामी
काज बने 'शाहे-आलम' के अब, लोग कहो सबही मिल आमी

(پوربی، اڑا چوتالا)

جات کہی مہماں نہ کچھو اس ھی کرتا نہوں لوگ کو سوامی
دوس بھیو سبھ دوس بڑو، نوروز کو رنگ ھے بادامی
دُوجے دلیس کے سنگ کرے جن جائیں گے مارے سبے تے حرامی
کاج بنے شاہِ عالم کے اب، لوگ کہو سب ھی مل آمی

(पूरबी, अड़ा चौताला)

पहरो नीके वसन सब, भूषन तन पुखराज
आयो सुभ नौरोज़ यह, मिलो मीत सूं आज

(پوربی، اڑا چوتالا)

پہرو نیکے بسن سب، بھُوکھن تن پُکھراج
آیو سُبھ نوروز یہ، ملو میت سُوں آج

(पूरबी, अड़ा चौताला)

सैर करो तुम बाग़न की, सब देखत हीं छब होत अचंभे
राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' लाखूं मुबारक हों चार शंबे

(پوربی، اڑا چوتالا)

سیر کرو تم باغن کی، سب دیکھت ھیں چھب ھوت اچنبھے
راج کرو سکھ سوں، شاہِ عالم، لاکھوں مبارک ھوں چارشنبے

(पूरबी, चौताला)

अङ्ग संवार सिंगार करो अत आनन्द काज सूं छल्ले ही दीजे
आयो भलो चारशंबे आज बाग़ चलो और सैर ही कीजे
गागर तोर भरी जल की अब .... दुर्जन छीजे
राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' मित्रन सेती मुबारकी लीजे

(پوربی، چوتالا)

انگ سنوار سنگار کرو ات آنند کاج سوں چھلّے ھی دیجے
آیو بھلو چارشنبے آج باغ چلو اور سیر ھی کیجے
گاگر تور بھری جل کی او.........دُرجن چھیجے
راج کرو سُکھ سوں،شاہِ عالم،مِترن سیتی مبارکی لیجے

(पूरबी, चौताला)

जम जम तुम्हरो अल्लाह और मुहम्मद पञ्जतन पाक नित रहें हामी !
'शाहे-आलम' तुमको मुबारक होवे यह आज बधी मिरज़ा अकबरशाह ने आमी

(پوربی، چوتالا)

جم جم تمھرو اللہ اور محمد پنجتن پاک نت رہیں حامی !
شاہِ عالم، تم کو مبارک ہووے یہ آج بدھی مرزا اکبر شاہ نے آمی

(पूरबी, इकताला)

जियो, जागो कोट बरस लों जग में अकबर प्यारे लाल
जम जम नित नित होय मुबारक तुम्हे सालगिरह लाखूं साल

(پوربی، یک تالا)

جیو، جاگو کوٹ برس لون جگ میں اکبر پیارے لال
جم جم نت نت ہووے مبارک تمھے سالگرہ لاکھوں سال

(तोड़ी, बँधा तिताला)

या जग में जब लों रहे गङ्ग जमन को नीर
सालगिरह तब लों रहे अकबर पीर कबीर

(توڑی، بندھا تتالا)

یا جگ میں جب لوں رہے گنگ جمن کو نیر
سالگرہ تب لوں رہے اکبر پیر کبیر

(पूरबी, बँधा तिताला)

ऐ री आली, आज मैं सपनो देखो जानूं 'शाहे आलम' कूं रब ने दीनो तख़्त ताज
देखत हीं मन में आनन्द भयो सब के, सखी री, क़ायम रहे सदा यह राज
दुर्जन सब माज़ी भये, और दोस्त के भये पूरन मन के सब काज
चलो, री माई, मिल के आनन्द बधाई गाय नाच बजाबें मृदङ्ग उनके साज

(پوربی، بندھا تتالا)

اے ری آلی، آج میں سپنو دیکھو جانوں شاہِ عالم کُوں رب نے دینو تخت تاج
دیکھت ھیں من میں آنند بھیو سب کے، سکھی ری، قایم رھے سدا یہ راج
دُرجن سب ماضی بھیے، اور دوست کے بھیے پورن من کے سب کاج
چلو، ری مائی، مل کے آنند بدھائی گاے ناچ بجاویں مِردنگ اُن کے ساج

(पूरबी, होरी)

आज भई ऐ भली बरस गाँठ जहाँदार शाह पियारे की
साथ सखी मिल बन बन आओ, देहो मुबारक बाद अल्लाह निस्तारे की

(پوربی، هولی)

آج بھئی اے بھلی برس گانٹھه جہاندار شاہ پیارے کی
ساتھه سکھی مل بن بن آؤ، دیہو مبارکباد اللہ نِستارے کی

(धनासिरी, बँधा तिताला)

गुसंय्याँ ने अब करम कियो, और हुकम कियो 'शाहे-आलम' के घर
आई दिवाली मुबारक यह माल मुलक सब दीनो भर

(دھناسری، بندھا تتالا)

گسیّاں نے اب کرم کِیُو، اور حکم کیو شاہِ عالم کے گھر
آئی دِوالی مبارک یہ مال ملک سب دینو بھر

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

रब दियो पुत्र बेगम जान को, आय गुनी मिल मङ्गल गायो
लाल चुनी जड़े पलना पर मौद सूं गोद ले नानी झुलायो

(ملتانی دھناسری، بندھا تتالا)

رب دیو پُتر بیگم جان کو، آے گُنی مل منگل گایو
لال چُنی جڑے پَلنا پرمود سُوں گود لے نانی جھلایو

(मुलतानी धनासिरी, तिताला)

नन्द भयो सुन बेगम जान के नानी और नाना जिया हुलसाये
जान छटी, मिल चाव सूं खिचरी नौबत चार बजावत लाये

(ملتانی دھناسری، تتالا)

نند بھیو سن بیگم جان کے نانی اور نانا جیا ہُلسائے
جان چھٹی، مل چاو سُوں کھچری نوبت چار بجاوت لائے

(   )

रतन जड़ाव को पालना बनाऊँ मिर्ज़ा अकबर की नन्द कूं झुलाऊँ
लोरियाँ दे दे लाड़ लड़ाऊँ मुखरा चूम और लेकर आप खिलाऊँ

(   )

رتن جڑاؤ کو پالنا بناؤں مرزا اکبر کی نند کُون جھلاؤں
لوریاں دے دے لاڑ لڑاؤں مکھرا چوم اور لے کر آپ کھلاؤں

(जीत सरी, चलता तिताला)

आनन्द भयो 'शाहे आलम' के मन, गोद में ले के तियाँ झुलायो
नन्द को नन्द भयो सुभ बासर कन्चन को पलना बन आयो

(جیت سری، چلتا تتالا)

آنند بھیو شاہِ عالم کے من، گود میں لے کے تیاں جھلایو
نند کو نند بھیو سبھہ باسر کنچن کو پلنا بن آیو

(जीत सरी, होरी)

अगर चँदन को पलना रेशम डोरी ललित लगाई
बेगम जान को लाल झुलायो, सुगन सूं मङ्गल गाई

(جیت سری، ہولی)

اگر چندن کو پلنا ریشم ڈوری لَلت لگائی
بیگم جان کو لال جھلایو، سُگن سُوں منگل گائی

(जीत सरी, चौताला)

चन्दन को पलना रच के और ता पिछ हीरा लाल जड़ाये
बेगम जान की नन्द लिये अत चाय सूं रेशम डोरी लगाये
मन्दिर में सब नार बुलाय के, आनन्द सूं मिल मङ्गल गाये
सुन्दर वास बिछाये सुगन्धत ता पर ये ललना को झुलाये

(جیت سری، چوتالا)

چندن کو پلنا رچ کے اور تا پچ ھیرا لال جڑائے
بیگم جان کی نند لیے ات چائے سوں ریشم ڈوری لگائے
مندر میں سب نار بلائے کے، آنند سوں مل منگل گائے
سندر باس بچھائے سُگندھت تا پر اے للنا کو جھلائے

(जीत सरी, बँधा तिताला)

बेगम जान के पुत्र भयो, सुभ कन्चन के पलना पे झुलायो
नानी निहाल भई अब हीं, लखि नाना महा मन में सुख पायो

(جیت سری، بندھا تتالا)

بیگم جان کے پُتر بھیو، سُبھ کنچن کے پلنا پے جھلایو
نانی نہال بھیی اب ھیں، لکھی نانا مہامن میں سکھ پایو

(पूरबा धनासिरी, इकताला)

खंजन खंभ जड़ाव जड़े जग सुन डाँडी में लाल लगाई
बेगम जान के पुत्र भयो, सुनि पोरी भई सब के मन भाई

(پوربا دھناسری، یک تالا)

کھنجن کھنبھ جڑاو جڑے جگ سن ڈانڈی میں لال لگائی
بیگم جان کے پُتر بھیو، سُنِ پوری بھئی سب کے من بھائی

(पूरबा धनासिरी, इकताला)

कन्चन को सुभ पालना, लागे हीरे लाल
बेगम जान सूं लाड सूं रहस झुलावत लाल

(پوربا دھناسری، یک تالا)

کنچن کو سُبھ پالنا، لاگے هیرے لال
بیگم جان سُوں لاڈ سُوں رھس جُھلاوت لال

(सिरी, बँधा तिताला)

ऐ फ़रमाये पैग़म्बर के आज के रोज़ बाग़ की सैर कीजे सुख लीजे
नये नये बसन भूषन पहरें. और आनन्द सूं सब को छल्ले दीजे

(سری، بندھا تتالا)

اے فرمائے پیغمبر کہ آج کے روز باغ کی سیر کیجیے سکھ لیجے
نئے نئے بسن بھُوکھن پہریے، اور آنند سُوں سب کو چھلّے دیجے

(गौरी, होरी)

आज ले ले आईं सब सखी मिल यह नीको रंग
नये नये फूलन सूं खेलन बसंत 'शाहे आलम' के संग

(گوری، ہوری)

آج لے لے آئیں سب سکھی مل یہ نیکو رنگ
نئے نئے پھولن سوں کھیلن بسنت شاہ عالم کے سنگ

(गौरी, चलता तिताला)

अल्ला करे ! तुम जीवो करो सदाई शहिंशाह 'शाहे-आलम' ..
ताज तख़्त होवे तुम को मुबारक, राज करो जुग जुग ताईं !

(گوری؛ چلتا تتالا)

اللہ کرے ! تم جیبو کرو سدائی شہنشاہ شاہ عالم....
تاج تخت ہووے تم کو مبارک، راج کرو جگ جگ تائیں !

(गौरी, होरी)

मंजन कर खंजन अंजन दीजे, सजनी, सब मिल कीजे सिंगार
सीस सुघर गड़वा लीजे, गाये बसन्त, दीजे मुबारक 'शाहे-आलम' के दरबार

(گوری، ہوری)

منجن کر کھنجن انجن دیجے، سجنی، سب مل کیجے سنگار
سیس سگھر گڑوا لیجے، گاۓ بسنت، دیجے مبارک شاہِ عالم کے دربار

(गौरी, बँधा तिताला)

खील बतासे, चिरवे गर सूं दिवाली की भरें हठरी चौघड़ा
खेलन निकसे सभी माई अत हीं आनन्द सूं घर भरा

(گوری، بندھا تتالا)

کھیل، بتاسے، چروے گرسُوں دوالی کی بھریں ہٹھری چوگھڑا
کھیلت نکسے سبھی مائی ات ھیں آنند سُوں گھر بھرا

(गौरी, होरी)

प्यारे बिना सखी काह करूँ, यह नीकी बहार बसन्त जो आई
फूली गुलाब की सीतल बास बयार मिली चहुँ ओर को धाई
बौरी भई हूँ, बोल न जानूं, भूल गई मन को चतुराई
बैठ के अम्बे की डारन पे, उस बैरिन कोयल ने कूक मचाई

(گوری، هوری)

پیارے بنا سکھی کاہ کروں، یہ نیکی بہار بسنت جو آئی
پھولی گلاب کی ستیل باس بیار ملی چھوں اور کو دھائی
بوری بھئی هوں. بول نہ جانوں، بھول گئی من کی چترائی
بیٹھ کے انبے کے ڈارن پے، اس بیرن کویل کوک مچائی

(गौरी, चौताला)

साल नयो अब आयो भलो 'शाहे-आलम' के घर होगी बधाई
मुबारक हो नौरोज़ तुम्हें अब जी की मुराद सबे भर पाई
भूषन अङ्ग सिंगार सजे, अब धाय के लछमी गेह में आई
दुर्जन नास भये तुम्हरे, अब देत यही चहुँ ओर सुनाई

(گوری، چوتالا)

سال نیو اب آیو بھلو شاہِ عالم کے گھر ہوگی بدھائی
مبارک ہو نوروز تمھے، اب جی کی مراد سبے بھر پائی
بھُو کھن انگ سنگار سجے، او دھاے کے لچھمی گیہ میں آئی
دُرجن ناس بھیے تمھرے، اب دیت یہی چہوں اُور سنائی

(गौरी, चलता तिताला)

रङ्ग भयो नोरोज़ को जैसो है वैसो ही चीर को रङ्ग ही साजी
गावो सबे मिल, देवो असीस यह, राज करो 'शाहे-आलम' गाजी !

(گوری، چلتا تتالا)

رنگ بھیو نوروز کو جیسو ہے ویسو ہی چیر کو رنگ ہی ساجی
گاؤ سبے مل، دیوو اسیس یہ، «راج کرو شاہِ عالم گاجی !»

(स्याम, इकताला)

देत असीस गुनी तुमको चारशम्बे को रोज़ मुबारक आयो
बाग़ की सैर करो, 'शाहे-आलम' होय सबे तुम्हरो मन भायो

(سیام، یک تالا)

دیت اسیس گُنی تم کو، چار شنبے کو روز مبارک آیو
باغ کی سیر کرو. شاہِ عالم، ھوے سبے تمھرو من بھایو

(हमीर, इकताला)

सुभ दिन, सुभ मुहूरत सूं 'शाहे-आलम' जैसे आज को रोज़ भयो ऐसे होवें सदाई
नर, नारी मिल आनन्द सूं जलूस के चाँद की सब देत बधाई

(حمیر، یک تالا)

سُبھ دن، سبھ مہورت سوں شاہِ عالم جیسے آج کو روز بھیو ایسے ھوویں سدائی
نر، ناری مل آنند سوں جلوس کے چاند کی سب دیت بدھائی

(हमीर, यकताला)

नारंगी मेहदी आई हदिये की मिर्ज़ा अकबर शाह के
सब सखी मिल मङ्गल गाओ, मिृदङ्ग बजाओ देवो असीस अवमाह के

(حمیر، یک تالا)

رنگا رنگی مہدی آئی ھدیے کی مرزا اکبر شاہ کے
سب سکھی مل منگل گاؤ. مِردنگ بجاؤ دیوو اسیس اَوماہ کے

(हमीर, इकताला)

आये आज माजोमन्दीलरा 'शाह-आलम' घर सादी देखत सब के मन भयो सुख
नर, नारी मिल अकबर शाह के हदिये की देत मुबारकबादी, सब गुनी गात मङ्गल मुख

(حمیر، یک تالا)

آے آج ما جو مندیلرا شاہ عالم گھر سادی دیکھت سب کے من بھیو سکھ
نر، ناری مل اکبرشاہ کے ھدیے کی دیت مبارکبادی، سب گنی گات منگل مکھ

(हमीर, चौताला)

लाखों साल जग में राज कीबो करो, जीबो दिल के मतालिब करे रब आसानी
तुम्हीं कूं नयाबत हज़रत रसूल है, सदा औलिया अम्बिया रहें मेहरबानी
सोहत तुमको तख़्त चतर पादशाही, कीनो तुम पर करम रब सुबहानी
आज को रोज़ को जश्न तुम को मुबारक होय 'शाहे-आलम' साहिबक़िरानी

(حمیر، چوتالا)

لاکھوں سال جگ میں راج کیبو کرو، جیبو دل کے مطالب کرے رب آسانی
تمہیں کوں نیابت حضرت رسول ھے، سدا اولیا انبیا رهیں مهربانی
سوهت تم کو تخت چتر پادشاهی، کینو تم پر کرم رب سبحانی
آج کو روز کو جشن تم کو مبارك هوے شاہ عالم صاحبقرانی

(हमीर, चौताला)

गावत मङ्गलचार सबे तिय आपस में मिल रात जगाई
बाजत ताल मुहचङ्ग पखावज, गाय गुनी, नौछावर पाई
लाखों साल हुलास बिलास सूं, राज करो सुख सूं सुखदाई
अकबर शाह की सालगिरह, 'शाहे-आलम' को. सब देत बधाई

(حمیر، چوتالا)

گاوت منگل چار سبے تیہ آپس میں مل رات جگائی
باجت تال مُہچنگ پکھاوج. گاے گنی، نوچھاور پائی
لاکھوں سال ہلاس بلاس سوں. راج کرو سکھ سوں سکھدائی
اکبر شاہ کی سالگرہ. شاہِ عالم کو سب دیت بدھائی

(हमीर, चौताला)

सरसुती के पूजने को सब ले ले आईं भर भर थाली
पूरी, कचोरी, समोसा, पापरी, और करीं नीकी सुहाली
आनन्द सूं गाय बजाय सभी नर नारी दे दे ताली
किया नीको मिचोरी आज माई कनी बन को बनो हार दिवाली

(حمیر، چوتالا)

سرستی کے پوجنے کو سب لے لے آئیں بھر بھر تھالی
پوری. کچوری، سموسا. پاپری، اور کریں نیکی سہالی
آنند سوں گاے بجاے سبھی نر ناری دے دے تالی
کیا نیکو مچوری آج، مائی کنی بن کو بنو ھار دوالی

(हमीर, बँधा तिताला)

ऐ री माई, आज अतिहीं आनन्द सूं सब गुनी करें पूरी सुहाली
'शाहे-आलम' पिया के मन्दिर भई रोशनी जगमगात की रात दिवाली

(حمیر، بندھا تتالا)

اے ری مائی، آج اتہیں آنند سوں سب گُنی کریں پوری سُہالی
شاہِ عالم پیا کے مندر بھئی روشنی جگمگات کی رات دوالی

(हमीर, इकताला)

आज मेहदी लगावन को अकबर शाह पियारो लायो
अतिहीं रङ्गीली मेहदी बिस्मिल्लाः की जीना बेगम के घर रचायो

(حمیر، یک تالا)

آج مہدی لگاون کو اکبر شاہ پیارو لایو
اتہیں رنگیلی مہدی بسم اللہ کی جینا بیگم کے گھر رچایو

(हमीर, अड़ा चौताला)

सुभ दिन, सुभ महूरत, काज भये घर रब सँवारे के
दियो मुबारक सब मिल आज बरसगाँठ भई अकबर शाह पियारे के

(حمیر، اڑا چوتالا)

سُبھہ دن، سُبھہ مہورت، کاج بھئے گھر رب سنوارے کے
دیو مبارک سب مل آج برس گانٹھہ بھئی اکبر شاہ پیارے کے

(हमीर, चौताला)

ऐसी नीकी शबरात ता में आतशबाज़ी और छूटत हतफूल हात जाही, जूही, फुलजरी, महताब, सितारे, और ऐसी ही फूल रही चान्दनी सब मन सुहात हाती दीवट रोशन कर आनन्द सूं पहर पहर जरी सरपाव तैसे भई अभूषन की जोत जगमगात

चिर चिर जियो 'शाहे-आलम' कुटुम सहित, ताके दीखें तें अँखियाँ सब की सुहात

(حمیر، چوتالا)

ایسی نیکی شبرات تا میں آتشبازی اور چھوٹت ہت پھول ہات جاہی، جوہی، پھلجری، مہتاب، ستارے، اور ایسی ہی پھول رہی چاندنی سب مُن سہات

ہاتی دیوٹ روشن کر آنند سوں پہر پہر جری سر پاو تیسے بھیی ابھوکھن کی جوت جگمگات

چِر چِر جیو شاہِ عالم کُٹم سہت، تا کے دیکھے تیں انکھیاں سب کی سُہات

(हमीर, इकताला)

ऐ री माई, आज नीकी जगमगात सूं, शबरात 'शाहे-आलम' के घर आई है
सब नारी भाँति भाँति की आतशबाज़ी छोर, नाँच गाय, देत बधाई है

(حمیر، یک تالا)

اے ری مائی، آج نیکی جگمگات سُوں شبرات شاہِ عالم کے گھر آئی ہے
سب ناری بھانت بھانت کی آتشبازی چھور، نانچ گاے، دیت بدھائی ہے

(हमीर, इकताला, व हम कामोद, अड़ा चौताला)

दीखत चाँद 'शाहे-आलम' को देत सब मिल के मुबारकबादियाँ
जैसी आज हुई शबरात, तैसी लाख करोर साल बसाल होवें नित शादियाँ

(حمیر، یک تالا، وہم کامود، اڑا چوتالا)

دیکھت چاند شاہ عالم کو دیت سب مل کے مبارک بادیاں
جیسی آج ہوئی شب رات، تیسی لاکھ کرور سال بسال ہوویں نت شادیاں

( )

दसम साल जगत निहाल हाल आई है शबरात तातें महा सुखदाई है
बाजे सब बाजे साजे साजे अति आनन्द के राग और तमाशन की शोभा सरसाई है
बख्त बुलन्द 'शाहे-आलम' तख़त बैठे लगत हवाई ताकी ऐसी छब छाई है
चन्द होय के तारन समेत मानों भू में आज आली रफ़त आमद मचाई है

( )

دسم سال جگت نہال حال آئی ہے شبرات تاتیں مہا سکھہ دائی ہے
باجے سب باجے ساجے ساجے ات آنند کے راگ اور تماشن کی شوبھا سرسائی ہے
بخت بلند شاہ عالم تخت بیٹھے لگت ہوائی تا کی ایسی چھب چھائی ہے
چند ہوے کے تارن سمیت مانوں بھو میں آج آلی رفت آمد مچائی ہے

(हमीर, इकताला)

ऐ री माई, गाय बजाय आनन्द सूं रिझाओ
अकबर शाह की मेहदी अनेक जतन सूं रचाओ

(حمیر، یک تالا)

اے ری مائی، گاے بجاے آنند سُوں رِجھاؤ
اکبر شاہ کی مہدی انیک جتن سُوں رچاؤ

(हमीर, इकताला)

अनार, फुलजरी, हतफूल, महताब, बरन बरन की आतशबाज़ी
भुचम्पे, सितारे, हवाई छूटे, चलो सखी देखें शबरात को घर 'शाहे-आलम' ग़ाज़ी

(حمیر، یک تالا)

انار، پھلجری، ہتپھول، مہتاب، برن برن کی آتشبازی
بھچنپے، ستارے، ہوائی چھوٹے، چلو سکھی دیکھیں شبرات کو گھر شاہِ عالم غازی

(हमीर, चौताला)

हाथ लिये हतफूल सखी महताब मुखी अति हीं छब छाई
फूलजरी सूं बात कहें अनार लखें चल सो यह सुहाई
चादर, जाही, जुही, घन चकर, झार छुटें, झलके रोशनाई
आनन्द सूं 'शाहे-आलम' को शबरात की रात को देत बधाई

(حمیر، چوتالا)

ہاتھہ لیے ہتپھول سکھی مہتاب مکھی انہیں چھب چھائی
پھواجری سوں بات کہیں انار لکھیں چل سو یہ سہائی
چادر، جاھی، جوھی، گھن چکر، جھار چھوٹیں، جھلکے روشنائی
آنند سوں شاہ عالم کو شب رات کی رات کی دیت بدھائی

(हमीर, दोताला)

पूरन करें मन की मुरादें तुम्हारी हज़रत रसूल
छूटत अनार, सितारे, महताबी, फुलजरी, हाथ हतफूल
आई शबरात की रात सुहाई, माई, और रात नहीं कोउ इसकी तूल
चलो सखी देखें तमाशो शबरात को 'शाहे-आलम' के घर रब ने कीनी क़बूल

(حمیر، دوتالا)

پورن کریں من کی مرادیں تمھاری حضرت رسول
چھوٹت انار، ستارے، مہتابی، پھلجری، ہاتھہ ہتھپول
آئی شبرات کی رات سہائی، مائی، اور رات نہیں کواُس کی طول
چلو، سکھی، دیکھیں تماشو شبرات کو شاہ عالم کے گھر رب نے کینی قبول.

(कामोद, इकताला)

दीनो है राज हज़रत मुहम्मद तुमको और पूरी भई मनोरत सब जी को
सुख सम्पत सूं आनन्द करो, 'शाहे-आलम' मुबारक हो यह चारशंबा आयो नीको

(کامود، یک تالا)

دینو ھے راج حضرت محمد تم کو اور پوری بھئی منورت سب جی کو
سکھہ سمپت سوں آنند کرو، شاہ عالم، مبارک ہو یہ چار شنبہ آیو نیکو

(कामोद, अड़ा चौताला)

जीवें जागें जगत में जम जम, नित नित रहें सुख सूं जौलों सूरज चन्द
अकबर शाह को मुबारक हो सालगिरह साल बसाल अतिहीं करें आनन्द

(کامود ، اڑا چو تالا)

جیویں جاگیں جگت میں جَم جَم نِت نِت رہیں سکھہ سُوں جواوں سورج چند
اکبرشاہ کو مبارک ہو سالگرہ سال بسال اتہیں کریں آنند

(कामोद, अड़ा चौताला)

आनन्द भरी आज सब माइ आयो हदिये की मेहदी सुगन बिचारो
भई रौशनी महल शाह की, जुग जुग जीवो मिरज़ा अकबर शाह पियारो !

(کامود ، اڑا چو تالا)

آنند بھری آج سب مائی آیو هَدیے کی مہدی سُگن بچارو
بھئی روشنی محل شاہ کی ، جُگ جُگ جِیبو مرزا اکبرشاہ پیارو!

(शहाना कानहरा, चलता तिताला)

बरन बरन की आराइश बनाय लाय मिरज़ा नौबत धर
आज मेहदी बिस्मिल्लाः की सुभ साअत आई बेगम जान के घर

(شہانا کانہرا ، چلتا تتالا)

برن برن کی آرایش بنائے لائے مرزا نوبت دھر
آج مہدی بسم اللہ کی سُبھ ساعت آئی بیگم جان کے گھر

(कानहरा, चलता तिताला)

यह मेहदी हदिये की मिरज़ा अकबर शाह की क्या धूम सूं आवत है !
'शाहे-आलम' को सब देत मुबारकबादी, ऐसी मेहदी सब के नैन सुहावत है

(کانہرا ، چلتا تتالا)

یہ مہدی ہدیے کی مرزا اکبر شاہ کی کیا دھوم سوں آوت ہے !
شاہِ عالم کو سب دیت مبارکبادی ۔ ایسی مہدی سب کے نین سہاوت ہے

(शहाना, इकताला)

हांस हुलास सों ले निकसीं मिल गाए बजाए दिखावन नारी
नन्द, जिठानी गही बहियां दे बेगम जान की लाल पियारी

(شہانا ، یک تالا)

ہانس ہُلاس سوں لے نکسیں مل گاے بجاے دکھاون ناری
نند ، جٹھانی گہی بہیاں دے بیگم جان کی لال پیاری

(शहाना कानहरा, चलता तिताला)

आनन्द भयो सब के मन मों और आज भई सुभ दिन की शादियाँ
नर, नारी 'शाहे-आलम' को सिंगार किये देत नौरोज़ की मुबारकबादयाँ

(شہانا کانہرا ، چلتا تتالا)

آنند بھیو سب کے من موں اور آج بھئی سُبھ دن کی شادیاں
نر ، ناری شاہِ عالم کو سنگار کیے دیت نوروز کی مبارکبادیاں

(एमन, चौताला)

गावत मङ्गल चार गुनी मिल नाँच लखें धन वारि दियो है
दादी, पूफी खुशहाल फिरें मन अङ्ग समात न फूल गयो है
तारे दिखाए के लेत बलाएें सो मन्दिर बीच बिनोद नयो है
अकबर शाह के नन्द भयो, सब के घर बीच आनन्द भयो है

(ایمن ، چوتالا)

گاوت منگل چار گنی مل نانچ لکھیں دھن وار دیو ہے
دادی ، پوپھی خوشحال پھریں من انگ سمات نہ پھول گیو ہے
تارے دکھائے کے لیت بلائیں سو مندر بیچ بنود نیو ہے
اکبر شاہ کے نند بھیو ، سب کے گھر بیچ آنند بھیو ہے

(ऐमन, बँधा तिताला)

आज री आनन्द के सब तराने माई, देहो शाह को मुबारकबादी
सखी सहेली सब मिल बन बन आवो 'शाहे-आलम' घर शादी

(ایمن ، بندھا تتالا)

آج ری آنند کے سب ترانے مائی ، دیہو شاہ کو مبارکبادی
سکھی ، سہیلی سب مل بن بن آوو شاہِ عالم گھر شادی

(ऐमन, इकताला)

देखन निकसीं मेहदी अकबर शाह की सब नार बनी परियाँ
सब समधन मिल द्वार रोक खरीं ले हाथों छरियाँ

(ایمن ، یك تالا)

دیکھن نکسیں مہدی اکبر شاہ کی سب نار بنی پریاں
سب سمدھن مل دوار روک کھریں لے ھاتھوں چھریاں

(भूपाली, बँधा तिताला)

बाग़ की सैर करो सुख सूं जहाँ रंग अनेक के फूल रहे खिल
आज चलो शाह को चारशंबे की देन मुबारकी सबे मिल

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

باغ کی سیر کرو سکھہ سوں جہاں رنگ انیک کے پھول رھے کھل
آج چلو شاہ کو چارشنبے کی دین مبارکی سبے مل

(भूपाली, बँधा तिताला)

गोधन पूजन बन बन आईं सब ही ब्रज की नारी
गावत राग हुलास भरे अतहीं अनन्द सूं नाचत गोप कुमारी

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

گودھن پوجن بن بن آئیں سب ھی برج کی ناری
گاوت راگ ھُلاس بھرے اتھیں انند سوں ناچت گوپ کماری

(भूपाली, इकताला)

बेगम जान के पुत्र भयो, ता की छटी सब देत बधाई
आयें सबे तिय चाय बढ़ाय के ले ले बलायें करें मन भाई

(بھوپالی ، یک تالا)

بیگم جان کے پتر بھیو، تا کی چھٹی سب دیت بدھائی
آئیں سبے تیہ چاے بڑھاے کے لے لے بلائیں کریں من بھائی

(भूपाली, इकताला)

बालक बेगम जान को रहिस झुलावत बाल
लाये नाना पालना हीरे जड़ के लाल

(بھوپالی ، یک تالا)

بالک بیگم جان کو رہس جھلاوت بال
لاے نانا پالنا ہیرے جڑ کے لال

(पूरिया, चलता तिताला)

रोज़ा: भयो उनको सुखदायक, ऐसे नसीब नमहे हों हज़ारक
ले के छल्ले, सब लोग कहें: "शाहे-आलम को चारशंबा मुबारक!"

(پوریا ، چلتا تتالا)

روزہ بھیو اُن کو سُکھدایک ، ایسے نصیب تمھے ھوں ہزارک
لے کے چھلّے، سب لوگ کہیں : « شاہِ عالم کو چارشنبہ مبارک ! »

(पूरिया, इकताला)

देखन निकसीं मेहदी अकबर शाह की सब नार बनी परियाँ
सब समधन मिल द्वार रोक खरीं ले हाथों छरियाँ

(پوریا ، یک تالا)

دیکھن نکسیں مہدی اکبر شاہ کی سب نار بنی پَریاں
سب سمدھن مل دُوار روک کھریں لے ھاتھوں چھَریاں

(पूरिया, इकताला)

ए री सखी, चलो मेहदी देखनी पियारे बने की अनूठी
सब गुनी मिल देहो मुबारक दान पा भर मूठी दान पा भर मूठी

(پوریا ، یک تالا)

اے ری سکھی، چلو مہدی دیکھنی پیارے بنے کی اَنُوٹھی
سب گُنی مل دیہو مبارک دان پا بھر موٹھی دان پا بھر موٹھی

(पूरिया, होली)

मुबारक हो शबरात आज अनन्द की रात
'शाहे-आलम' घर आनन्द काज फुलजरी हतफूल हात

(پوریا ، ہولی)

مبارک ھو شبرات آج انند کی رات
شاہِ عالم گھر آنند کاج پھلجری ہت پھول ھات

(   )

बेगम जान के पुत्र भयो, सुनि मोद से गोद खिलावत नाना
लोरी दे चूम झुलावत पालना नानी जीय बड़ोई सुख माना

(   )

بیگم جان کے پُتر بھیو، سن مود سے گود کھلاوت نانا
لوری دے چوم جھلاوت پالنا نانی جیہ بڑوئی سکھہ مانا

(किदारा, चौताला)

फुलजरी, हतफूल, अनार, छूटे घनचकर और हवाई
चदर जाही जूही महताब सितारे की (अत)हीं जोत सुहाई
झार, भुचंपे छूटे घनचकर हाथन में कर के रोशनाई
देत सबे 'शाहे-आलम' को शबरात की रात कों लोग बधाई

(کدارا ، چوتالا)

پھلجری ، ھتپھول ، انار ، چھوٹے گھن چکر اور ھوائی
چدر جاھی جوھی مہتاب ستارے کی (ات)ھیں جوت سہائی
جھار ، بھچنپے چھوٹے گھن چکر ھاتھن میں کر کے روشنائی
دیت سبے شاہِ عالم کو شب رات کی رات کوں لوگ بدھائی

(किदारा, अड़ा चौताला)

सब नर नारी नीकी निकसीं बसन भूषन अंग संवारे हार
सरनाई, करनाइ, झाँझ, नफ़ीरी, जैल दमामे बाजे सब द्वार
बाजत ताल, तंबूरा, मिरदङ्ग, वीन, रबाब, सारङ्गी और कटतार
गावत गुनी आनन्द बधाई, देत बधाई 'शाहे-आलम' के दरबार

(کدارا ، اڑا چوتالا)

سب نر ناری نیکی نکسیں بسن بھوکھن انگ سنوارے ھار
سرنائی، کرنائی، جھانجھ، نفیری، جیل دمامے باجے سب دُوار
باجت تال، طنبورا، مردنگ، بین، رباب، سارنگی اور کٹ تار
گاوت گنی آنند بدھائی ، دیت بدھائی شاہِ عالم کے دربار

(किदारा, बँधा तिताला)

रब रसूल को साया: रहे सीस पे, औलिया अंबिया रहें नित पुश्त पनाही
'शाहे-आलम' पादशाह, तुम को मुबारक होवे लाखूं साल नौरोज़ अव तख़्त शाही

(کدارا ، بندھا تتالا)

رب رسول کو سایہ رہے سیس پہ ، اولیا انبیا رھیں نت پُشت پناھی
شاہِ عالم بادشاہ ، تم کو مبارک ھووے لاکھوں سال نوروز او تخت شاھی

(किदारा, चौताला)

जहाँ मुहमदी नूर हुआ, हुआ ज़हूर और नामत नित मऽमूर गुनी गंधर्ब जम और साज
जी में प्रतीत धरें आवत चरन धावत 'शाहे-आलम' छतर पति शहनशाह करें अचल आराम राज
देस देस के नरेस पेसकस दियो करें जोलों मही मेरो सागर नीर पूरन तोलों रहे दुनी मे लाज
क़ायम रहो जग में सुख सम्पत सूं, सहस सहस बरस लों अल्लाः रसूल दीनो तुम को तख़्त ताज

(کدارا ، چوتالا)

جہاں محمدی نور ہوا ہوا ظہور اورنامت نت معمور گنی گندھرب جم اور ساج
جی میں پرتیت دھریں آوت چرن دھاوت شاہِ عالم چھترپتی شہنشاہ کریں اچل آرام راج
دیس دیس کے نریس پیسکس دیوکریں جولوں مہی میرو ساگر نیر پُورن تولوں رہے دُنی میں لاج
قائم رہو جگ میں سکھ سمپت سوں، سہس سہس برس لوں اللہ رسول دینو تم کو تخت تاج

(अड़ाना, बँधा तिताला)

आई है बरस गाँठ छबीले 'शाहे-आलम' को दिठोना मिरज़ा अकबर प्यारे की
मिरदङ्ग बजाओ, मङ्गल गाओ, देहो असीस सब नर नारी लाड दुलारे की

(اڑانا ، بندھا تتالا)

آئی ہے برس گانٹھ چھبیلے شاہِ عالم کو دٹھونا مرزا اکبر پیارے کی
مردنگ بجاؤ، منگل گاؤ، دیہو اسیس سب نر ناری لاڈ دلارے کی

(अड़ाना, बँधा तिताला)

आज मेहदी मिरज़ा अकबर शाह पियारे बने की देख कैसी नीकी बन आई
अच्छी जगमगात, रोशनाई रंगा रंग की, सब गुनी गाय बजाय देत बधाई

(اڑانا ، بندھا تتالا)

آج مہدی مرزا اکبر شاہ پیارے بنے کی دیکھہ کیسی نیکی بن آئی
اچھی جگمگات ، روشنائی رنگارنگ کی ، سب گنی گاے بجاے دیت بدھائی

(अड़ाना, बँधा तिताला)

होय मुबारक तुमहे सालगिरह की आज शादी
'शाहे-आलम' नित क़ायम रहे छतर तख़्त अव आबादी

(اڑانا ، بندھا تتالا)

ہوے مبارک تمھے سالگرہ کی آج شادی
شاہِ عالم نت قائم رھے چھتر تخت او آبادی

(अड़ाना, इकताला)

नियाज़ करी सब पीरन की, अब जी की मुराद सबे भर पाई
नर नारी मिल हास हुलास सूं, अल्लाः मियाँ की रात जगाई

(اڑانا ، یك تالا)

نیاز کری سب پیرن کی ، اب جی کی مراد سبے بھر پائی
نر ناری مل ھاس ھلاس سوں ، اللہ میاں کی رات جگائی

(अड़ाना, चौताला)

आज पहरे जरी वसन निकसीं सब नार पूजने को सरसुती नीकी सुहाली
सोलह सिंगार किये बेस की नारी सबे रूप की उजारी आईं सङ्ग लिये आली
भाल पर तिलक लगाय हातन पायन मेहदी महावर सजे सिंगार कर कर ले धर आईं थाली
जबे आनन्द भयो नाचत गावत मिदङ्ग बजावत दे कर ताली रात दिवाली

(اڑانا ، چوتالا)

آج پہرے جری بسن نکسیں سب نار پوجنے کو سرستی نیکی سُہالی
سولہ سنگار کئے بیس کی ناری سبے روپ کی اُجاری آئیں سنگ لئے آلی
بھال پر تلک لگاۓ ہاتن پاین مہدی مہاور سجے سنگار کر کر لے دھر آئیں تھالی
جبے آنند بھیو ناچت گاوت مردنگ بجاوت دے کر تالی رات دوالی

(अड़ाना, चौताला)

आज दिवाली आई सुभ 'शाहे-आलम' घर है आनन्द बधाई
नर नारी गावत बजावत दीनी मुबारकी सब मिल धाई

(اڑانا ، چوتالا)

آج دوالی آئی سُبھہ شاہِ عالم گھر ہے آنند بدھائی
نر ناری گاوت بجاوت دینی مبارکی سب مل دھائی

(अड़ाना, इकताला)

रांज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' शत्रन को घर खोज गयो है
हर रात तुमहे शबरात भई, और हर दिन ईद नौरोज़ भयो है

(اڑانا ، یک تالا)

راج کرو سکھ سوں شاہِ عالم شترن کو گھر کھوج گیو ہے
ہر رات تمھے شبرات بھئی ، اور ہر دن عید نوروز بھیو ہے

(अड़ाना, चौताला)

देखत बाग़ बहार जहां, 'शाहे-आलम', फूली सुहाई लतारे
गावत राग कनचन, बाजत बीन, रबाब, तंबूर, अली तारे
होत आनन्द सूं नौबत बाढ़ी गुन्जत कन्जर जोर तारे
आज शबरात की रात है, आली री, छूट रहे चहूँ ओर सितारे

(اڑانا ، چوتالا)

دیکھت باغ بہار جہاں ، شاہِ عالم ، پھولی سُہائیں لتارے
گاوت راگ کنچن ، باجت بین ، رباب ، طنبور ، الی تارے
ہوت آنند سوں نوبت باڑھی گنجت کنجر جور تارے
آج شبرات کی رات ہے ، آلی ری ، چھوٹ رہے چھوں اور ستارے

(अड़ाना, इकताला)

आज छटी है प्यारे लला की. जो माता के जियय में मोद भयो है
नाना तो लेत बलायें घनी, अब फूफी मुमानी ने गोद लियो है

(اڑانا ، یك تالا)

آج چھٹی ھے پیارے للا کی ، جو ماتا کے جیہ میں موڈ بھیو ھے
نانی تو لیت بلائیں گھنی ، اب پھوپھی ممانی نے گود لیو ھے

(परज, बँधा तिताला)

बनरे की मेहदी बनी, जग में जगमग जोत
कोल आराएश सात सब लख नैंनन सुख होत

(پرج ، بندھا تتالا)

بنرے کی مہدی بنی ، جگ میں جگمگ جوت
کول آرایش سات سب لکھہ نینن سکھہ ھوت

(गौंड, चौताला)

बाजत नौबत द्वारे, गावत गुनी जन, देखने चलो सोभा हज़रत पीर दस्तगीर की
नीके जवाहिर के ख़्वानन में बनाय धरी रौशन भई क्या ऐसी जिनदा: पीर की
मुक्ता की झालरें लगी हैं ख़्वानपोश में, तैसी बनी है बहार ज़रन के चीर की
कैसी ही प्यार आज 'शाहे-आलम' बादशाह ने मेहदी बनाय क्या अच्छी तदबीर की

ग़ज़ल व बैते फ़ार्सी

७

غزل و بیتِ فارسی

۷

( )

सरीरे सुलैमाँ मक़ामे तो बाद ! सिकन्दर व दारा ग़ुलामे तो बाद !
मुतीऽये तो बादा तमामे जहाँ दरीं जश्न ख़ुरशीद रामे तो बाद !

( )

سریرِ سلیمان مقامِ تو باد ! سکندر و دارا غلامِ تو باد !
مطیعِ تو بادا تمامِ جہان درین جشن خورشید رامِ تو باد !

( )

नौरोज़, शहा, बर तो मुबारक बाशद ! हाफ़िज़ बतो यासीनो तबारक बाशद !
ख़ुशनूदीये ईं जश्न मुहिब्बाँ दारंद अऽदाये तुरा तेग़ ब तारक बाशद !

( )

نوروز، شہا، بر تو مبارک باشد ! حافظ بتو یٰسین و تبارک باشد !
خوشنودیٔ این جشن مُحِبّان دارند اعدای ترا تیغ به تارک باشد !

(گونڈ ، چوتالا)

باجت نوبت دوارے، گاوت گنی جن، دیکھنے چلو سو بھا حضرت پیر دستگیر کی
نیکے جواہر کے خُوانن میں بنائے دھری روشن بھئی کیا ایسی زندہ پیر کی
مُکتا کی جھالریں لگی ہیں خوان پوش میں، تیسی بنی ہے بہار زرن کے چیر کی
کیسی ہی پیار آج شاہِ عالم بادشاہ نے مہدی بنائے کیا اچھی تدبیر کی

(गौंड, अड़ा चौताला)

आयो नीको सुभ दिन आज चारशंबे को सुख सूं सैर कीजे बाग की
'शाहे-आलम' बादशाह ऐश इशरत करो तुम, सुनूं बातें गौंड राग की

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

آیو نیکو سبھ دن آج چارشنبے کو سکھ سوں سیر کیجے باگ کی
شاہِ عالم بادشاہ عیش عشرت کرو تم ، سنوں باتیں گونڈ راگ کی

(गौंड, चौताला)

अंबर भूषन अङ्ग सिंगारये जोत जवाहिर तें तन छायो
राज सिंगासन पे नित बैठो, रब रसूल को सीस पे सायो
हास बिलास है मित्रन को अब शत्र को आश बिनास मनायो
राज करो सुख सूं, 'शाहे-आलम', आयो तमहे नौरोज़ सुहायो

(گونڈ ، چو تالا)

انبر بھوکن انگ سنگار ہے جوت جواھر تیں تن چھایو
راج سنگاسن پے نت بیٹھو ، رب رسول کو سیس پے سایو
ھاس بلاس ھے مِترَن کو اب شتر کو آش بناس منایو
راج کرو سکھه سوں شاہِ عالم ، آیو تمھے نوروز سہایو

(भटियार, होरी)

राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' बात करें सब आज नवीद की
नर नारी मिल गाय बजाय दियो सब मुबारकी तमहे बकरीद की

(بھٹیار ، هوری)

راج کرو سکھه سوں شاہِ عالم بات کریں سب آج نوید کی
نر ناری مل گاے بجاے دیو سب مبارکی تمھے بکرید کی

(   )

ख़ाहम कि कुनम दर्दे दिले ख़ुद बतो ज़ाहिर गुफ़्तन नतवानम चो शवम पेशे तो हाज़िर
चश्मे तो रसानीद बमन नशअये मस्ती ज़ुल्फ़ तो बमा दाद परेशानीये ख़ातिर
अफ़सूने अजीबे निगहत ज़द बदिले मन चूं चश्मे तो हरगिज़ बनज़र नामदा साहिर
बुर्दी दिलम अज़ दस्त बअन्दाज़े ख़िरामे क़ुरबाने सरे पाये तो मन, ऐ बुते काफ़िर

नुसरत तलबम अज़ कि बआलम 'शहे-आलम'
जुज़ हज़रते हक़ कूस्त मरा हाफ़िज़ो नासिर?

(   )

خواهم که کنم دردِ دلِ خود بتو ظاهر گفتن نتوانم ، چو شوم پیشِ تو حاضر
چشمِ تو رسانید بمن نشهٔ مستی زلفِ تو بما داد پریشانیٔ خاطر
افسونِ عجیبی نگهت زد بدلِ من چون چشمِ تو هرگز بنظر نامده ساحر
بردی دلم از دست باندازِ خرامی قربانِ سرِ پای تو من . ای بتِ کافر!

نصرت طلبم از که بعالم ، شهِ عالم
جز حضرتِ حق کوست مرا حافظ و ناصر؟

(   )

ई चारशंबाः अस्त मुबारक बतो, शहा ! माहे सफ़र रसीदो शिफ़ा याफ़्त मुसतफ़ा
"अऽदाये तो हमेशाः बिमानंद दर बला !" ख़ल्क़े जहानियाँ हमाः दारंद ई दुआ :

(   )

ماهِ صفر رسید و شفا یافت مصطفا   این چارشنبه است مبارک بتو، شها!
خلقِ جهانیان همه دارند این دعا: «اعدای تو همیشه بمانند در بلا!»

(गौंड, बँधा तिताला)

गाहे नशुद नसीब, बिसाले तो, ऐ सनम दारेम आरज़ूये जमाले तो, ऐ सनम
ग़ैर अज़ जफ़ाओ जौर नदीदेम, ऐ सनम बिस्यार फ़ह्श अज़ तो शनीदेम, ऐ सनम

(گونڈ، بندھا تتالا)

دارم آرزوی جمالِ تو، ای صنم   گاهی نشد نصیب وصالِ تو، ای صنم
بسیار فحش از تو شنیدیم، ای صنم   غیر از جفا و جور ندیدیم، ای صنم

(गौंड, चलता तिताला)

बर शमये रुख़्त, जाना, परवानाः शुदम, वल्लाः बे दीदने तो, जाना, दीवानाः शुदम, वल्लाः
दारम क़समे फ़रक़त, दीवानाः शुदम, वल्लाः गुफ़्तम बतो दर्दे दिल, बे शुबह बिदाँ, जाना

(گونڈ، چلتا تتالا)

بی دیدنِ تو، جانا، دیوانه شدم، والله!   بر شمعِ رخت، جانا، پروانه شدم، والله!
گفتم بتو دردِ دل، بی شبهه بدان، جانا   دارم قسمِ فرقت، دیوانه شدم، والله!

(गौंड, चलता तिताला)

ऐ दोस्तदारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी
अफ़सोस ! यारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

दर बाग़े सीना: अम, ज़ि फ़िराक़े तो, गुल शिगुफ़्त
बर लाला: ज़ारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

मन इनतिज़ारे वस्ले तो हर रोज़ मी कशम
ऐ गुलअऽज़ारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

दर बहरे इश्क़, ग़रक़े महब्बत, चो माहियम
बैहरे शिकारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

सोज़म ज़ि इश्क़े तो, सनमा, मिस्ले 'आफ़ताब'
ऐ दिलफ़िगारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

(گونڈ ، چلتا تتالا)

ای دوستدارِ من ، تو گذر ہم نمی کنی — افسوس ! یارِ من ، تو گذر ہم نمی کنی
در باغِ سینه ام، ز فراقِ تو، گل شگفت — بر لاله زارِ من ، تو گذر ہم نمی کنی
من انتظارِ وصلِ تو ہر روز می کشم — ای گلعذارِ من ۔ تو گذر ہم نمی کنی
در بحرِ عشق ، غرقِ محبت چو ماہیم — بہرِ شکارِ من ، تو گذر ہم نمی کنی

سوزم ز عشقِ تو، صنما، مثلِ آفتاب
ای دلفگارِ من ، تو گذر ہم نمی کنی

होरि, कवित व दोहरा: वग़ैरा:

६०

هوری ، کبت و دوهره وغیره

٦٠

( )

हों बरजोरी तो को तो बरजोरी लाय 'शाहे-आलम' सूं खेलन के ढोरी
ले गुलाल अङ्गया भर दीनी, मुख ऊपर लाय गह अन्चर झक झोरी
तोरी तनी कन्चु की छोरी, बाँह मरोरी, कुच का गिहो कर सूं आप घोरी
मेरो कहो न मानो तब सूं, अब कैसे कहे री, राज करो ऐसी होरी

( )

هوں برجوری توکو تو برجوری لاے شاہِ عالم سوں کھیلن کے ڈھوری
لے گلال انگیا بھر دینی ، مکھه اوپر لاے گہ انچر جھک جھوری
توری تنی کنچ کی چھوری، بانهه مروری، کچه کا رھو کر سُوں آپ گھوری
میرو کهو نه مانو تب سُوں ، اب کیسے کہے ری، راج کرو ایسی هوری

( )

होरी खेलत, सरक सरक जात सारी, बार बार संवारत सुघर नारी
नाचत प्यारी सुभ संवारी. बाजत तारी घूंघरू की झनकारी
खेल मचा री, सर्ब दिसारी, कहूं कहा री, आनन्द कारी, छब न्यारी
एके छोरत पिचकारी, एके नवलासी नारी फगवा माँगत दे दे गारी

( )

هوری کهیلت ، سرك سرك جات ساری ، بار بار سنوارت سُگهر ناری
ناچت پیاری سُبهه سنواری ، باجت تاری گهونگهرو کی جهنکاری
کهیل مچاری ، سرب بِساری ، کهوں کہا ری ، آنندکاری، چهب نیاری
ایکے چهورت پچکاری، ایکے نَوَلاسی ناری پهگوا مانگت دے دے گاری

( )

जाओ चले जित जावत हो तुम, हूँ अब तो चुप नाँह रहूँगी
नोखे नये जो खिलार भये, तुम जैसी कहोगे, हूँ तैसी कहूँगी
छाड के लाज सखी की पिया की सूं रावरे तो अब फेंट गहूँगी
एक सही और दो भी सही, पर तीसरी चोट न लाल सहूँगी

( )

جاؤ چلے جت جاوت ہو تم، ہوں اب تو چپ ناںہ رہوں گی
نوکھے نئے جو کھلار بھیے، تم جیسی کہوگے، ہوں تیسی کہوں گی
چھاڈ کے لاج سکھی کی پیا کی سوں راورے تو اب پھینٹ گہوں گی
ایک سہی اور دو بھی سہی، پر تیسری چوٹ نہ لال سہوں گی

( )

या होरी के दिन में सब गुनी मिल अच्छो नीको रङ्ग सजायो
दफ़, मिरदङ्ग, ढोलकी, माल, बीन, रबाब और दायरा:, चङ्ग मुहचङ्ग बजायो
अबीर, गुलाल, कुमकुमा, फूलन गेंदन सूं अपने सब ही अङ्ग बचायो
फेंट गह फगवा माँगत, 'शाहे-आलम' सङ्ग यह ढङ्ग मचायो

( )

یا ہوری کے دن میں سب گنی مل اچھو نیکو رنگ رچایو
دف، مردنگ، ڈھولکی، مال، بین، رباب اور دائرہ، چنگ مہچنگ بجایو
عبیر، گلال، کمکما، پھولن گیندن سوں اپنے سب ھی انگ بچایو
پھینٹ گہ پھگوا مانگت، شاہِ عالم سنگ یہ ڈھنگ مچایو

(   )

अङ्ग भिजाय दियो पिचकारन सें, जावत हीं पकरो अंचरा है
खेलत हो, पिय, रङ्ग से खेलो, हाथ मेरो तुम क्यों पकरा है
खेलन कों जिय ताहि चहे, तुम छाँडो हमें, कछू का झगरा है
जाने न दूँ, अब जावे कहाँ तू, होरी नहीं? यह क्या नखरा है

(   )

انگ بھجاے دیو پچکارن سیں، جاوت ہیں پکرو انچرا ہے
کھیلت ہو، پیہ، رنگ سے کھیلو، ہاتھ میرو تم کیوں پکرا ہے
کھیلن کوں جیہ تاہ چہے، تم چھانڈو ہمیں، کچھو کا جھگرا ہے
جانے نہ دوں، اب جاوے کہاں تو، ہوری نہیں؟ یہ کیا نکھرا ہے

(   )

पाय पड़ी निस जाय कहाँ तुम, पेच खुले यह पाग संवारो
रैन दिनाँ जहाँ रङ्ग मचाओ, वाही तिय के गेह सिधारो
खेल कछू नहीं जानत हूँ, पिया, मेरे तईं तुम काहे निहारो
होरी को खेल लखयो न सुनयो अब जैसो यह खेल हो लाल पुकारो

(   )

پاے پڑی نس جاے کہاں تم، پیچ کھلے یہ پاگ سنوارو
رین دنا جہاں رنگ مچاؤ، واہی تیا کے گیہ سدھارو
کھیل کچھو نہیں جانت ہوں، پیا، میرے تئیں تم کاہ نہارو
ہوری کو کھیل لکھیو نہ سنیو، اب جیسو یہ کھیل ہو لال پکارو

(देवगरी, होरी)

अङ्ग मेरो सब रङ्ग भरो, सखि देत है मोहि को सौत रिसाई
खेलत होरी के कुच गहो, पिय, ऐसी ढिठाई तो मो को न भाई
ऐसो खिलार बड़ो लगवार अबीर गुलाल से धूम मचाई
बहुती करी बिनती कर बाँध के, ता पे लला पिचकार चलाई

(دیوگری ، ہوری)

انگ میرو سب رنگ بھرو، سکھِ دیت ہے موہِ کو سوت رِسائی
کھیلت ہوری کے کُچ گہو، پیہ ۔ ایسی ڈِٹھائی تو مو کو نہ بھائی
ایسو کھلار بڑو لگوار عبیر گلال سے دھوم مچائی
بہُتی کری بنتی کر باندھ کے، تا پے للا پچکار چلائی

(तोड़ी, होरी)

आई आज खेलत सब नार अनमोली अबीर लिये भर झोली
भर भर मूठ गुलाल चलावत, सखी, दरक गई मोरी चोली
औरन सूं तीखे बोलत, मो सूं नित उठ करत बोली ठोली
'शाहे-आलम' सङ्ग कह, कैसे खेलूं, री सजनी, अब मैं ऐसी होली

(توڑی ، ہوری)

آئی آج کھیلت سب نار انمولی عبیر لیے بھر جھولی
بھر بھر موٹھہ گلال چلاوت ، سکھی ۔ درک گئی موری چولی
اورن سُوں تیکھے بولت ، مو سُوں نت اُٹھہ کرت بولی ٹھولی
شاہِ عالم سنگ کہہ، کیسے کھیلوں، ری سجنی، اب میں ایسی ہولی

(तोड़ी, होरी)

अनुराग है रङ्ग भरो बहू भाँत छुटे रङ्ग डोरी सुधार से झोरी
पिचकारी मन नीलम काजर है, तरुनी मद मूठी से छूटे न ढोरी
अजटाई गुलाल लिये पल फेंट अबीर है सिता कुमकुम गोरी
कर लाज बड़ी 'शाहे-आलम' के सङ्गत नैनन हीं में खेलत होरी

(توڑی ، ہوری)

اَنُراگ ہے رنگ بھرو بہو بھانت چھُٹے رنگ ڈوری سُدھار سے جھوری
پچکاری من نیلم کاجر ہے. تَرُنی مد موٹھی سے چھوٹے نہ ڈھوری
اجٹائی گلال لیے پل پھینٹ عبیر ہے سِتا کُمکُم گوری
کر لاج بڑی شاہِ عالم کے سنگت نینن ہیں میں کھیلت ہوری

(तोड़ी, होरी)

भाज फिरो तुम हात तिया में, कैसे खिलार हो, लाल, कहाओ
मेरे हो आठों जाम रहो, अब औरन के नहीं खेल को जाओ
अबीर, गुलाल ले झोरी भरो और मारन को क्यों दीठ बचाओ
आपस बीच जो होय गई, पिय, खेल की बातन काहू सुनाओ

(توڑی ، ہوری)

بھاج پھرو تم ہات تیا سے ، کیسے کھلار ہو ، لال ، کہاؤ
میرے ہو آٹھوں جام رہو ، اب اورن کے نہیں کھیل کو جاؤ
عبیر ، گلال لے جھوری بھرو اور مارن کو کیوں دیٹھہ بچاؤ
آپس بیچ جو ہوے گئی ، پیہ ، کھیل کی باتن کاھو سناؤ

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

गाढ़ी कुच गह गन्ठ लगाय मों, कीनी बहुत मैं झक झोरी
मुख मींडो मन भायो कीनो केसर केसर में मोहि बोरी
ऐसे चतुर खिलार लखे री सुन कीनो सभी की चोरी
कहा कहूं, री सजनी, 'शाहे-आलम' ने खेलत होरी मोरी बाँह मरोरी

(سارنگ بندرابنی، هوری)

گاڑھی کُچ گہ گنٹھ لگاے موں، کینی بہت میں جھک جھوری
مُکھ مِینڈو من بھایو کینو کیسر کیسر میں موہ بوری
ایسے چتُر کھلار لکھے ری سن کینو سبھی کی چوری
کہا کہوں، ری سجنی، شاہِ عالم نے کھیلت هوری موری بانہہ مروری

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

लाल गुलाल लगयो लख बाल के लाल नहीं अंखयाँ रतनारी
भौंहें चढ़ाय के बैठ रही अन्खाय तें निवाय के प्यारी
बाँह गही हंस के 'शाहे-आलम' जान के मान कियो हितकारी
रात रहे जहाँ जाईये तहाँ, मैं निहारत हूंगी राह तिहारी

(سارنگ بندرابنی، هوری)

لال گلال لگیو لکھ بال کے لال نہیں انکھیاں رتناری
بھونہیں چڑھاے کے بیٹھ رهی انکھاے تیں نواے کے پیاری
بانہہ گہی هنس کے شاہِ عالم جان کے مان کیو هتکاری
رات رهے جہاں جائیے تہاں، میں نہارت هونگی راه تہاری

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

अत्र, गुलाब, अरगजा, चुवा, चन्दन सब हीं तुम नित अङ्ग रचायो
अबीर, गुलाल, कुमकुमा, केसर, राग और रङ्ग, नाँच सुहायो
कौन है ऐसी वह प्यारी तिया हम को तज के मन वासूं लगायो
साँची कहो, तुम मोसूं पिया, या फाग के रङ्ग में तुम कौनके चाहत जायो

(سارنگ بندرابنی ، هوری)

عطر، گلاب ، ارگجا ، چوا ، چندن سب هیں تم نت انگ رچایو
عبیر ، گلال ، ککما ، کیسر ، راگ اور رنگ ، ناچ سهایو
کون هے ایسی وه پیاری تیا هم کو تج کے من واسوں لگایو
سانچی کهو تم موسوں پیا ، یا پهاگ کے رنگ میں تم کونکے چاهت جایو

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

धूम मचावत गावत राग अनेक चलावत हैं पिचकारें
और ही अङ्ग पे घात लगावत और ही दीठ सूं अङ्ग निहारें
तोरत हार, हमेल, सबे और रङ्ग रङ्गी अङ्गया गह भारें
लाल गुलाल, अबीर की मूठ ले, देख तिया छतियाँ तक मारें

(سارنگ بندرابنی ، هوری)

دهوم مچاوت گاوت راگ انیک چلاوت هیں پچکاریں
اور هی انگ پے گهات لگاوت اور هی دیٹهه سوں انگ نهاریں
تورت هار ، همیل ، سبهے اور رنگ رنگی انگیا گه بهاریں
لال گلال ، عبیر کی موٹهه لے ، دیکهه تیا چهتیاں تک ماریں

(मुलतानी धनासिरी, होरी)

क्यों छल छन्द करो इतने? चतुराई की बात सो मोहि न भावे
केसर सूं अङ्ग कों रङ्ग आय हो लाग गरे कर के चित चावे
सोहन खाय गये हम सूं तुम, कैसे जिया तुम सूं पतियावे
कैसी मनाई यह होरी, लला, नख दाग़ कपोल पे नेक सुहावे

(ملتانی دھناسری ، ہوری)

کیوں چھل چھند کرو اتنے؟ چترائی کی بات سو موہ نہ بھاوے
کیسر سوں انگ کوں رنگ آئے ہو لاگ گرے کر کے چت چاوے
سوھن کھاے گئے ہم سوں تم ، کیسے جیا تم سوں پتیاوے
کیسی منائی یہ ہوری ، للا ، نکھہ داغ کپول پے نیک سہاوے

(मुलतानी धनासिरी, होरी)

अबीर, गुलाल सूं झोरी भरी अब रङ्ग भरी पिचकारी लई है
खेलत होरी को नेह बढ़ा चतुराई सूं खेल खिलार नई है
पीतम ने जब बाँह गही, उन सेती कही तब हा हा दई है
आवत आई कर चोट चलाय भिजाय के लाल को भाज गई है

(ملتانی دھناسری ، ہوری)

عبیر ، گلال سوں جھوری بھری او رنگ بھری پچکاری لئی ھے
کھیلت ہوری کو نیہہ بڑھا چترائی سوں کھیل کھلار نئی ھے
پیتم نے جب بانہہ گہی . اُن سیتی کہی تب ھا ھا دئی ھے
آوت آئی کر چوٹ چلاے بھجاے کے لال کو بھاج گئی ھے

(मुलतानी धनासिरी, होरी)

तुम तो बड़ी हो चातुर खिलार, लालन तुम सूं खेल मचाऊं रङ्ग भिजाऊं
दफ़, ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजाऊं, फाग सुनाऊं, अनेक भाँत के भाव बताऊं
चोवा, चन्दन, अबीर सगन्ध लगाऊं, फेंट गहन कों धाऊं, और तुम को रिझाऊं
जब यह राग रङ्ग ढङ्ग मचाऊं, तब देखूं चतुराई, तुमहारे जी को कैसे न भाऊं

(ملتانی دھناسری ، ہوری)

تم تو بڑی ہو چاتر کھلار ، لالن، تم سوں کھیل مچاؤں ، رنگ بھجاؤں
دف ، تال ، مردنگ ، مہچنگ بجاؤں ، پھاگ سناؤں ، انیک بھانت کے بھاو بتاؤں
چووا چندن ، عبیر سگندھ لگاؤں ، پھینٹ گہن کوں دھاؤں، اور تم کو رجھاؤں
جب یہ راگ رنگ ڈھنگ مچاؤں، تب دیکھوں چترائی. تمھارے جی کو کیسے نہ بھاؤں

(धनासिरी, होरी)

सुकच रही अपने जिय में अब सब सखियन मों बाँह मरोरी
मो सूं कहो नैंन भर देखो, देखत बिसर गई सुध मोरी
जैसी करी आज हम सूं तुम, तैसी कासूं बात कहूं यह बोरी
ऐ तुम होरी खिलार लालन मेरे काहे मींडन को करत हो बरजोरी

(دھناسری ، ہوری)

سُکچ رہی اپنے جیہ میں اب سب سکھین موں بانہہ مروری
مو سوں کہو نین بھر دیکھو، دیکھت بسر گئی سدھ موری
جیسی کری آج ہم سوں تم ، تیسی کا سوں بات کہوں یہ بوری
اے تم ہوری کھلار لالن میرے کاھے میںڈن کو کرت ہو برجوری

(गौरी, होरी)

आज रङ्ग खेल आईं सकल ब्रज की नारी
चोवा, चन्दन, अबीर, गुलाल और पिचकारी रङ्ग मारी

(گوری ، ہوری)

آج رنگ کھیل آئیں سکل برج کی ناری
چووا ، چندن ، عبیر ، گلال اور پچکاری رنگ ماری

(गौरी, होरी)

ऐ बनिता बन आईं दफ़ मिरदङ्ग बजाय गाय रुत बहार
फूलन के गड़वा बना लाईं 'शाहे-आलम' के दरबार

(توڑی ، ہوری)

اے بنتا بن آئیں دف مردنگ بجاے گاے رت بہار
پھولن کے گڑوا بنا لائیں شاہِ عالم کے دربار

(गौरी, होरी)

फूलीं सब डारियाँ भई हैं बहारियाँ नैनन निहारियाँ क्यारियाँ
लागें अत प्यारियाँ सो लेकर पिचकारियाँ और गावें गीत गारियाँ
सीस लिये गड़्वा फूलन को खेलत बसन्त नवलाईयाँ मारियाँ
सब मिल करें किलोल नारियाँ एक एक के सङ्ग दे दे तारियाँ

(گوری، ہوری)

پھولیں سب ڈاریاں، بھئی ہیں بہاریاں، نینن نہاریاں کیاریاں
لاگیں ات پیاریاں، سو لیکر پچکاریاں اور گاویں گیت گاریاں
سیس لیے گڑوا پھوان کو کھیلت بسنت نولائیاں ماریاں
سب مل کریں کلول ناریاں، ایک ایک کے سنگ دے دے تاریاں

(गौरी, होरी)

देत कहे यह अञ्जन की जो लीक पिया तुम अङ्ग लगायो :
"खेलत फाग लगी कहीं घात, अब सांच कहो कन रैन जगायो"
और के पेम को नेम छुटाय के, आपनो ही उन पेम पगायो
कौन तिया बड़ भागन है, जन फागन में तुमहे रङ्ग भिगायो

(گوری، ہوری)

دیت کہے یہ انجن کی جو لیک پیا تم انگ لگایو:
«کھیلت پھاگ لگی کہیں گھات، اب سانچ کہو کن رین جگایو»
اور کے پیم کو نیم چھٹائے کے، آپنو ھی اُن پیم پگایو
کون تیا بڑ بھاگن ہے، جن پھاگن میں تمہے رنگ بھگایو

(सयाम, होरी)

अबीर, गुलाल अव फूल लिये कर बाजत तार सुहावन लागी
भूषन अङ्ग सिंगार सजे सब खेलत खेल मिली अनुरागी
कुन्जन में अली गुन्जन लागी सबे वन कोयल कूकन लागी
आनन्द हुलास भये सब के मन, आई बसन्त भली रस पागी

(سیام ، هوری)

عبیر ، گلال او پھول لیے کر باجت تار سہاون لاگی
بھوکھن انگ سنگار سجے سب کھیلت کھیل ملی انراگی
کُنجن میں الی گنجن لاگی سبے بن کویل کوکن لاگی
آنند هلاس بھئے سب کے من ، آئی بسنت بھلی رس پاگی

( )

फूल, गुलाल, अबीर ले जी में कियो बिचार
खेलत होरी, लाल को लीजे गेंदन मार

( )

پھول ، گلال ، عبیر لے جی میں کیو بچار
کھیلت هوری ، لال کو لیجے گیندن مار

( )

रूपमती और रस भरी करके सबे सिंगार
आवत प्यारी बाल वह भरी रङ्ग पिचकार

( )

روپ متی اور رس بھری کرکے سبے سنگار
آوت پیاری بال وہ بھری رنگ پچکار

(हमीर, होरी)

खेलत होरी मैं, पीतम ने, सखी, आज तो रङ्ग सूं अङ्ग भिजायो
दायरा:, ढोलक अव दफ़, बांसरी, ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजायो
खेल अबीर, गुलाल मचाय के काम घटा पी सङ्ग मचायो
कै बरजोरी लियो मुख मींड के बाँह गही अव उमङ्ग हसायो

(ہمیر ، ہوری)

کھیلت ہوری میں ، پیتم نے ، سکھی ، آج تو رنگ سوں انگ بھجایو
دائرہ . ڈھولک او دف ، بانسری ، تال ، مردنگ ، مہچنگ بجایو
کھیل عبیر ، گلال مچائے کے کام گھٹا پی سنگ مچایو
کے برجوری لیو مکھ مینڈ کے بانھہ گہی او امنگ ہسایو

(हमीर, होरी)

आज लौ काहू ने जानी नहीं कछू, चोरी ही चोरी में पीत जो जोरी
कैसी रही सब नन्द जिठानी मों, बाँह गहें जब आन के मोरी
लाल को रंग में लाल करूं, सख, कैसे भिजाऊं, हूं सास की चोरी
लोग की लाज अव लाग नई, कहो, कैसे पिया सङ्ग खेलिये होरी

(ہمیر ، ہوری)

آج لو کاھو نے جانی نہیں کچھو، چوری ہی چوری میں پیت جو جوری
کیسی رھی سب نند جٹھانی موں . بانھہ گہیں جب آن کے موری
لال کو رنگ میں لال کروں ، سکھہ ، کیسے بھجاؤں ، ہوں ساس کی چوری
لوگ کی لاج او لاگ نئی ، کہو ، کیسے پیا سنگ کھیلیے ہوری

( )

होरी में होरी कहो री सबे मिल गोरी उन्हें चल आज रिझावें
गारी दे तारी बजावत नारी घने रंग की बरखा बरखावें
फाग सिंगार सुहाग सूं खेलन कूं 'शाहे-आलम' सूं तिय आवें
कौन कलापच जी हो भला अब ला मिल रङ्ग सूं अङ्ग भिजावें

( )

هوری میں هوری کهو ری سبے مل گوری اُنہیں چل آج رجھاویں
گاری دے تاری بجاوت ناری گھنے رنگ کی برکھا برکھاویں
پھاگ سنگار سہاگ سوں کھیلن کوں شاہِ عالم سوں تیہ آویں
کون کلاپچ جی هو بھلا اب لا مل رنگ سوں انگ بھِجاویں

(कामोद, होरी)

सखी, भिजावन लाल कूं बाढ़ी जिया उमङ्ग
अबीर, गुलाल जोरी भई कर पिचकारी रङ्ग

(کامود ، هوری)

سکھی ، بھجاون لال کوں باڑھی جیا امنگ
عبیر ، گلال جوری بھئی کر پچکاری رنگ

(कामोद, होरी)

सभी बजावत आत हैं दफ़, दाइरा, मिरदङ्ग
बसन बसन्ती फब रहे सुघर सलोनी रङ्ग

(کامود، ہوری)

سبھی بجاوت آت ہیں دف، دائرہ، مردنگ
بسن بسنتی پھب رہے سگھر سلونی رنگ

(कामोद, होरी)

माघ बीतत भई, रुत फागन आये, गुनी सब खेलत होरी
ले पिचकार भरें नर नार अबीर गुलाल लिये भर झोरी
लाज तजी घर लोगन की, सब खेलो निसङ्ग हो, कौन की चोरी
गावत गीत, बजावय ताल, कहें मुख तें भरुवाहो जोरी

(کامود، ہوری)

ماگھ بیتت بھئی، رت پھاگن آے، گنی سب کھیلت ہوری
لے پچکار بھریں نر نار عبیر، گلال لیے بھر جھوری
لاج تجی گھر لوگن کی، سب کھیلو نسنگ ہو، کون کی چوری
گاوت گیت، بجاوت تال، کہیں مکھ تیں بھروا ہو جوری

(कामोद, होरी)

हार संवार सिंगार निकसीं खेलत फाग सबे मिल नारी
अबीर, गुलाल भरी होरी छोरी, दीठ बचा के गेन्द की मारी
दफ़, दाइरा, मिरदङ्ग बजावें, गा गा सब देवत गारी
'शाहे-आलम' सङ्ग झूमर खेलें रङ्ग भर के पिचकारी

(کامود، ہوری)

ھار سنوار سنگار نکسیں کھیلت پھاگ سبے مل ناری
عبیر، گلال بھری ہوری چھوری، دیٹھ بچا کے گیند کی ماری
دف، دائرہ، مردنگ بجاویں. گا گا سب دیوت گاری
شاہِ عالم سنگ جھومر کھیلیں رنگ بھر کے پچکاری

(कामोद, होरी)

अबीर, गुलाल के नादिर रङ्ग सबी बरसावत आईं
ताल, मिरदङ्ग रस भीनी तिया मिल फाग को गाईं
रङ्ग फूहार परें चहुं ओर, अब फूलन गेन्द सूं खेलत भाईं
घात लगाय के आपस में मुख मींडन को सब लाल के धाईं

(کامود، ہوری)

عبیر، گلال کے نادر رنگ سبی برساوت آئیں
تال، مردنگ رس بھینی تیا مل پھاگ کو گائیں
رنگ پھوھار پریں چہوں اور، او پھولن گیند سوں کھیلت بھائیں
گھات لگائے کے آپس میں مکھ مینڈن کو سب لال کے دھائیں

(कानहरा, होरी)

नार नवेली की हाथ भली अत रङ्ग भरी पिचकार सुहाई
खेलत हैं सब रङ्ग भरी कहा आपस में कर के चतुराई
रीझ रहीं तब हीं सुन के, जब बाँसरी कान कन्हया बजाई
देखत लाल को फाग के ख़याल को बाल अबीर, गुलाल ले धाई

(کانهرا ، هوری)

نار نویلی کی هاتهه بهلی ات رنگ بهری پچکار سهائی
کهیلت هیں سب رنگ بهری کهها آپس میں کر کے چترائی
ریجهه رهیں تب هیں سن کے، جب بانسری کان کنهیا بجائی
دیکهت لال کو پهاگ کے خیال کو بال عبیر گلال لے دهائی

(ऐमन, होरी)

अबीर, गुलाल सुगन्ध ले मुख मींडन को धाए
छल बल यों करती फिरे नैनन नैन लगाए

(ایمن ، هوری)

عبیر ، گلال سگندھ لے مکهه میڈن کو دهائے
چهل بل یوں کرتی پهرے نینن نین لگائے

( )

आवे उमङ्ग सूं खेल को पिचकारी कर लाए
पीतम सूं बस ना चले, हा हा करती जाए

( )

آوے اُمنگ سوں کھیل کو پچکاری کر لاے
پیتم سوں بس نا چلے، ھا ھا کرتی جاے

(भूपाली, होरी)

खेलत फाग को आईं सबे बन, गावत हैं मिल साँवरी गोरी
लाई अबीर, गुलाल को खेलत केसर रङ्ग सूं अङ्ग से बोरी
खेल सकूं नहीं, लाज लगे, पिया, पाय परूं, कहू बाँह मरोरी ?
रङ्ग सुरङ्ग भरी 'शाहे-आलम' के मन्दिर नीकी मची आज होरी

(بھوپالی ، هوری)

کھیلت پھاگ کو آئیں سبے بن ، گاوت هیں مل سانوری گوری
لائیں عبیر ، گلال کو کھیلت کیسر رنگ سوں انگ سے بوری
کھیل سکوں نہیں، لاج لگے، پیا، پاے پروں، کہو بانہہ مروری؟
رنگ سرنگ بھری شاہِ عالم کے مندر نیکی مچی آج هوری

(भूपाली, चौताला)

लाज छुटी, गुरह काज छुटयो, और बात खुली सब हीं मुख आनी
हास सहयो, उपहास सहयो, घर बास न देत है नन्द जिठानी
लोग चवाई सूं नाम धराये के मैं अपनो मन दे पचतानी
नौज लगियो तुम सूं अंखियाँ, पिया, लागे की सार नहीं तुम जानी

(بھوپالی ، چوتالا)

لاج چھُٹی ، گرہ کاج چھٹیو ، اور بات کھلی سب ھیں مکھ آنی
ھاس سہیو ، اُپہاس سہیو ، گھر باس نہ دیت ہے نند جٹھانی
لوگ چوائی سوں نام دھرائے کے میں اپنو من دے پچتانی
نوج لگیو تم سوں انکھیاں ، پیا ، لاگے کی سار نہیں تم جانی

(भूपाली, होरी)

केसर रङ्ग सूं अङ्ग हीं भीजे, अबीर, गुलाल लिये भर झोरी
नार सलोनी सुघर अब आई, पिया सूं खेलन होरी
फाग मचो जब कुच कलस पे होय गई, तब लाज सूं निहोरी
हा हा करो भाज चली, जब खेलत लाल ने बाँह मरोरी

(بھوپالی ، ھوری)

کیسر رنگ سوں انگ ھیں بھیجے ، عبیر گلال لیے بھر جھوری
نار سلونی سگھر اب آئی ، پیا سوں کھیلن ھوری
پھاگ مچو جب کُچ کلس پے ھوے گئی ، تب لاج سوں نھوری
ھا ھا کرو بھاج چلی ، جب کھیلت لال نے بانھہ مروری

(पूरया, इकताला)

साँची कहो, पिया, कहाँ बन ठन चले तुम ऐसे अमोल
ऐसी है वह कौन पिया प्यारी, जा से करोगे किलोल?

(پوریا ، یک تالا)

سانچی کہو ، پیا ، کہاں بن ٹھن چلے تم ایسے امول
ایسی ہے وہ کون پیا پیاری، جا سے کروگے کِلول؟

(अड़ाना, होरी)

ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजाय के प्यारी तिया गुन बैठ के गाओ
खेलिये खेल अबीर गुलाल सूं, औरन को नित पेम पगाओ
भूल गई, कछू याद नहीं, अब सोवत है नहीं काम जगाओ
अङ्ग में तोरी सो बोरी, लला, अब अङ्ग सूं हात न मेरे लगाओ

(اڑانا ، ہوری)

تال ، مردنگ ، مہچنگ بجاے کے پیاری تیا گن بیٹھ کے گاؤ
کھیلیے کھیل عبیر گلال سوں ، اورن کو نت پیم پگاؤ
بھول گئی ، کچھو یاد نہیں ، اب سووت ہے نہیں کام جگاؤ
انگ میں توری سو بوری، للا، اب انگ سوں ہات نہ میرے لگاؤ

(अड़ाना, होरी)

आज यों बोली नहीं हूं कछू, कोई एक कहे मैं चार कहूंगी
हों आप करूंगी रङ्ग से, पर औरन को नहीं खेल सहूंगी
गाय रिझाय के पीतम को चित चोर सदा फिर बाँह गहूंगी
आई बसन्त बहार, सखी, अब कन्त को ले के इकन्त रहूंगी

(اڑانا ، هوری)

آج یوں بولی نہیں هوں کچھو ، کوئی ایک کہے ، میں چار کہوں گی
هوں آپ کروں گی رنگ سے ، پر اورن کو نہیں کھیل سہوں گی
گاے رجھاے کے پیتم کو چت چور سدا پھر بانہہ گہوں گی
آئی بسنت بہار ، سکھی ، اب کنت کو لے کے اکنت رهوں گی

(अड़ाना, होरी)

खेलत फाग को आज सबै, मोरी भीज गई अब रङ्ग सूं सारी
खेल की राह सूं खेल करो नहीं फेंट गहों और देऊंगी गारी
अबीर, गुलाल सुगन्ध रलो, और रङ्ग भरी पिचकारी ही मारी
मो सूं करो बरजोरी लला मत, दौर गहो नहीं बाँह हमारी

(اڑانا ، هوری)

کھیلت پھاگ کو آج سبے ، موری بھیج گئی اب رنگ سوں ساری
کھیل کی راہ سوں کھیل کرو ، نہیں پھینٹ گہوں اور دےاوں گی گاری
عبیر ، گلال سگندھ رلو ، اور رنگ بھری پچکاری هی ماری
موسوں کرو برجوری للا مت ، دور گہو نہیں بانہہ هماری

(मालकौस, होरी)

दौर के बाँह गहे हंस के बरजोरी करे बर्जो नहीं माने
चीर नए जिन के पहरे गर, ले के अबीर गुलाल के रङ्ग में साने
मैं सखियाँ कीं लाज करूं, वह तो अत हीं बरजोरी ही ठाने
होरी को कहीये वा दीठ लंगर सूं, मूरख खेल को रंग न जाने

(مالکوس ، هوری)

دَور کے بانهه گهہے هنس کے برجوری کرے برجو نهیں مانے
چیر نئے جن کے پہرے گر، لے کے عبیر گلال کے رنگ میں سانے
میں سکھیاں کی لاج کروں، وہ تو ات هیں برجوری هی ٹهانے
هوری کو کهیے وا دیٹهه لنگر سوں، مورکهه کهیل کو رنگ نه جانے

(खमाच, होरी)

लाल गुलाल सूं खेलन होरी को आईं सबै रस भीनी यह नारी
लागे भली सब नारन में, तुम देखो, सखी, यह प्यारी हमारी
ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजावत हैं मिल के कर सूं करतारी
लाल उठे जब खेलन होरी को भाज चली तब दे दे गारी

(کهماچ ، هوری)

لال گلال سوں کهیلن هوری کو آئیں سبے رس بهینی یه ناری
لاگے بهلی سب نارن میں، تم دیکهو، سکهی، یه پیاری هماری
تال، مردنگ، مهچنگ بجاوت هیں مل کے کر سوں کرتاری
لال اٹهے جب کهیلن هوری کو بهاج چلی تب دے دے گاری

(सोहनी, होरी)

खेलत हैं मिल के सखियाँ वह हाथ लिये यह रङ्ग उरो री
भर भर मूठी अबीर की डारें, और आवत हैं सब रङ्ग सूं बोरी
नेक नज़र सूं फाग निहारो, और दौर गहो मत बाँह को मोरी
बरजोरी करो मत चातुर लाल, अब खेलये रस सूं होरी

(سوهنی ، هوری)

کھیلت هیں مل کے سکھیاں وہ هاتھ لیے یہ رنگ اُروری
بھر بھر موٹھی عبیر کی ڈاریں ، اور آوت هیں سب رنگ سوں بوری
نیک نظر سوں پھاگ نہارو ، اور دور گہو مت بانھہ کو موری
برجوری کرو مت چاتر لال ، اب کھیلیے رس سوں هوری

(सोहनी, होरी)

बात से चातुर खेलत होरी को आज लला सङ्ग नीह रचायो
आवत सखीन के हो के अचानक वा को भिजाए के आप बचायो
लीने अबीर गुलाल तिया कर प्यारे पिया सङ्ग रङ्ग मचायो
ताल, मिरदङ्ग बजाए भली दफ़ आपनो भाव तो नाँच नचायो

(سوهنی ، هوری)

گھات سے چاتر کھیلت هوری کو آج للا سنگ نیہہ رچایو
آوت سکھین کے ہو کے اچانک وا کو بھجاے کے آپ بچایو
لینے عبیر گلال تیا کر پیارے پیا سنگ رنگ مچایو
تال ، مردنگ بجاے بھلی دف آپنو بھاو تو ناچ نچایو

(सोरठ, होरी)

तो सूं को खेले होरी लंगर, तू तो फाग की रीत न जाने
हमारे पाछे क्यों लागो है आवे, वहीं जाओ जहाँ तेरो मन माने
एकन सूं रङ्ग गुलाल अबीर खेलन मो सूं बरजोरी अब मार के ठाने
जाओ, पिया, रङ्ग आप मचाओ, तेरी कही अब कोऊ न माने

(سورٹھہ ، ہوری)

تو سوں کو کھیلے ہوری لنگر، تو تو پھاگ کی ریت نہ جانے
ہمارے پاچھے کیوں لاگو ہے آوے، وہیں جاؤ جہاں تیرو من مانے
ایکن سوں رنگ گلال عبیر کھیلان موسوں برجوری او مار کے ٹھانے
جاؤ، پیا، رنگ آپ مچاؤ، تیری کہی اب کواو نہ مانے

(सोरठ, होरी)

रङ्ग भरी पिचकार लिये अब अंगन में सखी आए खरी है
चातुर चार खिलार बड़ी अति रूप तिया गुन की अगरी है
गावत फाग सुहात भरी और अंगन में सब अंग भरी है
हाथ सुगन्ध गुलाल लिये कहा फूलन की बौछार करी है

(سورٹھہ ، ہوری)

رنگ بھری پچکار لیے اب انگن میں سکھی آے کھری ہے
چاتر چار کھلار بڑی ات روپ تیا گن کی اگری ہے
گاوت پھاگ سہات بھری اور انگن میں سب انگ بھری ہے
ہاتھہ سگندھ گلال لیے کہا پھولن کی بوچھار کری ہے

(सोरठ, होरी)

होरी खेलन आईं सबे मिल अपने कन्त सूं साँवरी गोरी
हाथ भरी पिचकारी है रङ्ग की, अबीर गुलाल लिये भर झोरी
दफ़, मिरदङ्ग बजावत गावत, केसर रङ्ग में हैं सब बोरी
खेलत फाग में घात सूं प्यारे कन्हिया ने मोरी बाँह मरोरी

(سورٹھہ ، ہوری)

ہوری کھیلن آئیں سبے مل اپنے کنت سوں سانوری گوری
ہاتھہ بھری پچکاری ہے رنگ کی، عبیر گلال لیے بھر جھوری
دف ، مردنگ بجاوت گاوت کیسر رنگ میں ہیں سب بوری
کھیلت پھاگ میں گھات سوں پیارے کنھیا نے موری بانھہ مروری

(जैजैवन्ती, होरी)

स्याम कन्हिया सीं खेलें सबे मिल अबीर गुलाल अव फूलन मार
रङ्ग लिये पिचकारी भरी अव बोलत बोल भले तितकार
गावें गुणी सब नीकी भली, दफ़ मुहचङ्ग बजा खटतार
खेलन होरी को काज मचा घर से निकसी है नवेली सी नार

(جیجونتی ، ہوری)

سیام کنھیا سیں کھیلیں سبے مل عبیر گلال او پھولن مار
رنگ لیے پچکاری بھری او بولت بول بھلے تتکار
گاویں گنی سب نیکی بھلی ، دف مہچنگ بجا کھٹ تار
کھیلن ہوری کو کاج مچا گھر سے نکسی ہے نویلی سی نار

(गौंड, होरी)

खेलत अबीर गुलाल सूं होरी, नैनन नैनन नैन लगावे
दीठ बचाए के पीतम की, सखी, मूठ चली को आप ही धावे
रङ्ग लिये, सखी, केसर को तिय भीजत आप अब लाल भिजावे
चन्चल मार चली पिचकारी के आंचल ओट दे चोट बचावे

(گونڈ ، ہوری)

کھیلت عبیر گلال سوں نینن نینن نین نہ لگاوے
دیٹھہ بچاے کے پیتم کی، سکھی، موٹھہ چلی کو آپ ھی دھاوے
رنگ لیے، سکھی، کیسر کو تیہ بھیجت آپ او لال بھجاوے
چنچل مار چلی پچکاری کے آنچل اوٹ دے چوٹ بچاوے

(गौंड, होरी)

अबीर गुलाल भर भर झोरियाँ और केसर रंग लिये पिचकारियाँ
सब मिल करिहैं किलोल नारियाँ. एक एक अंग संग दे दे तारियाँ
घर से निकसीं नारियाँ, फूलन गेंद मारियाँ, खेलत फाग गा गा गारियाँ
स्याम कन्हिया ने बाँह गही, तब भूल गईं सब खेल को हारियाँ

(گونڈ ، ہوری)

عبیر گلال بھر بھر جھوریاں اور کیسر رنگ لیے پچکاریاں
سب مل کرِھَیں کلول ناریاں، ایک ایک انگ سنگ دے دے تاریاں
گھر سے نکسیں ناریاں، پھول گیند ماریاں کھیلت پھاگ گا گا گاریاں
سیام کنھیا نے بانہہ گہی ، تب بھول گئیں سب کھیل کو ھاریاں

(भटियार, होरी)

केसर रंग के चीर चुनें और भाल में लाल गुलाल बसन्त हैं
फूलीं हैं बेली नवेली सबे और गाए बजाए सबे ही हसन्त हैं
फूलन के गड़वा अत सोहत फूल के अंग सिंगार सोसन्त हैं
दे दे मुबारकबाद, गुनी, 'शाहे-आलम' कूं सब गावें बसन्त हैं

(بھٹیار ، ہوری)

کیسر رنگ کے چیر چنے اور بھال میں لال گلال بسنت ہیں
پھولیں ہیں بیلی نویلی سبے اور گائے بجائے سبے ہی ہسنت ہیں
پھولن کے گڑوا ات سوہت پھول کے انگ سنگار سوسنت ہیں
دے دے مبارکباد ، گنی ، شاہِ عالم کوں سب گاویں بسنت ہیں

(भटियार, होरी)

प्रथम बसन्त बहार को गड़वा बनाए, गुनी, लाए हज़रत रसूल के दरबार
दफ़, दाइरा, बीन, रबाब, क़ानून, मिरदंग, मुहचंग और बजावत हैं सब नार
सुख सम्पत हो नित हीं नित पुत्रन सिहत दीजे दुख और दालिद्र बिडार
गाए बजाए के माँगें मुरादें 'शाहे-आलम' कूं दिलादीजे मुल्क माल गन्ज हज़ार

(بھٹیار ، ہوری)

پرتھم بسنت بہار کو گڑوا بنائے ، گنی ، لائے حضرت رسول کے دربار
دف ، دائرہ ، بین ، رباب ، قانون ، مردنگ ، مہچنگ اور بجاوت ہیں سب نار
سکھہ سمپت ہو نت ہیں نت پترن صحت دیجے دکھہ اور دالدر بڈار
گائے بجائے کے مانگیں مرادیں شاہِ عالم کوں دلادیجے ملک مال گنج ہزار

(भटियार, होरी)

आज बनाए गुनी गड़वा दरबार रसूल के ले के चले हैं
बेल नई और पात नए क्या नीकी बसन्त के फूल खिले हैं
आई नवींद रसूल के द्वार सूं, जी के मनोरत बेग मिले हैं
होयेगा राज चहूं दिस को, 'शाहे-आलम' के दिन आए भले हैं

(بھٹیار، ہوری)

آج بنائے گنی گڑوا دربار رسول کے لے کے چلیں ہیں
بیل نئی اور پات نئے کیا نیکی بسنت کے پھول کھلیں ہیں
آئی نوید رسول کے دوار سوں، جی کے منورت بیگ ملیں ہیں
ہویگو راج چہوں دس کو، شاہِ عالم کے دن آئے بھلیں ہیں

(भटियार, होरी)

फूलन के हार चार जूही, चबेली, चम्पा, सोसनरा बेल देख कोकिला की बानी जीत जीत के करें
सरसों पाए लों फूल रही मुख गुलाब नैनन नरगिस अधर दस कंवलन की साम्ता धरें
बेली सी नवेली बाल जा के बात बात में सब दादर केवरा, केतकी, मोतिया, सुगन्ध फूल झरें
आप बन आई कामनी बसन्त रुत गड़वा देन आईं 'शाहे-आलम' बादशाह के घर भरें

(بھٹیار، ہوری)

پھولن کے ہار چار جوھی، چنبیلی، چنپا، سوسنرا بیل دیکھہ کوکلا کی بانی جیت جیت کے کریں
سرسوں پائے لوں پھول رہی مکھہ گلاب نینن نرگس ادھر دس کنولن کی سامتا دھریں
بیلی سی نویلی بال جا کے بات بات میں سب دادر کیورا، کیتکی، موتیا، سگندھ پھول جھریں
آپ بن آئی کامنی بسنت رت گڑوا دین آئیں شاہِ عالم بادشاہ کے گھر بھریں

(भटियार, होरी)

मानत नार जो बरजे मोहि आप न देत, दिवावत गारी
चन्चल ऐसो कहों न लखी हम, दूसरो और न देखो खिलारी
दीठ कहुं. कर चोट कहुं. यह देख अचन्भे रहीं सब नारी
घात लगाए के सीस, सखी, अब छाती लला पिचकारी ही मारी

(بھٹیار ، ہوری)

مانت نار جو برجے موہ آپ نہ دیت ، دواوت گاری
چنچل ایسی کہوں نہ لکھی ہم ، دوسرو اور نہ دیکھو کھلاری
دیٹھہ کہوں ، کر چوٹ کہوں ، یہ دیکھہ اچنبھے رہیں سب ناری
گھات لگاے کے سیس ، سکھی ، اب چھاتی للا پچکاری ہی ماری

(जैजैवन्ती, होरी)

ले पिचकारी चलाए लला, तब चन्चल चोट बचाए गई है
अपनी नाक सूं खेलत है, कहा चातुर नार खिलार नई है
ऊचक आए सखियन को छोर के लाल गुलाल के मूठ दिई है
नीकी लगे यह आँखन में, कहा रंग अबीर सूं होरी भई है

(جیجونتی ، ہوری)

لے پچکاری چلاے للا ، تب چنچل چوٹ بچاے گئی ہے
اپنی ناک سوں کھیلت ہے ، کہا چاتر نار کھلار نئی ہے
اوچک آے ، سکھین کو چھور کے ، لال گلال کے موٹھہ دئی ہے
نیکی لگے یہ آنکھن میں ، کہا رنگ عبیر سوں ہوری بھئی ہے

मिहदीए ग़ौस-उल-अ़ज़म

२०

مہدیٔ غوث الاعظم

۲۰

(   )

ठाठ बनाए अनेकन भाँत के पीर की है मिहदी सुखदाई
बास सुगन्ध की फैल सुभ साअत शाह के मन्दिर आई
चाव बढ़ो सब के चित में हित सूं बिनती कर जोर सुनाई
दीनी मुबारकी गाए गुनीन मुराद सबे 'शाहे-आलम' पाई

(   )

ٹھاٹھ بنائے انیکن بھانت کے پیر کی ہے مہدی سکھدائی
باس سگندھ کی پھیل رہی، سبھ ساعت شاہ کے مندر آئی
چاو بڑھو سب کے چت میں ہت سوں بنتی کر جور سنائی
دینی مبارکی گائے گنین، مراد سبے شاہِ عالم پائی

(हमीर, चौताला)

गौस-उल-अऽज़म की मिहदी यह रंग रंगीली मुराद ले आई
नर सूं कंवल के तख़्ते बिराजत, नूर चिराग़न नैन झुकाई
गावें गुनी जन बोल सुहावने, मजलिस आज बनी मन भाई
आज के काज बने सब हीं 'शाहे-आलम' दास की आस पुजाई

(حمیر، چوتالا)

غوث الاعظم کی مہدی یہ رنگ رنگیلی مراد لے آئی
نر سوں کنول کے تختے براجت نور چراغن نین جھکائی
گاویں گنی جن بول سہاونے، مجلس آج بنی من بھائی
آج کے کاج بنے سب ھیں شاہِ عالم داس کی آس پجائی

(हमीर, चौताला)

ठाठ बनाए, चिराग़ धरे, और पूर्न नेह की जोत जगाई
देखे सबे नर नार खरी चहूँ ओरन चारू भई रोश्नाई
कीनी बिनती कर जोर दुऊ भयो ग़ौस-उल-अऽज़म पीर सुहाई
बाढ़े हुलास हये 'शाहे-आलम' जी की मुराद सबे भर पाई

(حمیر ، چوتالا)

ٹھاٹھہ بنائے ، چراغ دھرے ، اور پورن نیہ کی جوت جگائی
دیکھے سبے نر نار کھری چہوں اورن چارو بھئی روشنائی
کینی بنتی کر جور دواُو بھیو غوث الاعظم پیر سہائی
باڑھے ھلاس ھیے شاہِ عالم جی کی مراد سبے بھر پائی

(हमीर, चौताला)

हज़रत पीर की नीकी बनी मिहदी यह देखत हीं मन भाई
रोशनी दीपन की अत दीपत अव महताबन की छब छाई
छूटत हैं चरखे चहूं ओरन फूलजरी, हतफूल, हवाई
आनन्द सूं 'शाहे-आलम' अपने जी की मुराद सबे भर पाई

(حمیر ، چوتالا)

حضرت پیر کی نیکی بنی مہدی یہ دیکھت ھیں من بھائی
روشنی دیپن کی ات دیپت او مہتابن کی چھب چھائی
چھوٹت ھیں چرخے چہوں اورن پھولجری ، ھتپھول ، ھوائی
آنند سوں شاہِ عالم اپنے جی کی مراد سبے بھر پائی

(हमीर, चौताला)

जोत लखी जिन आज यह मिहदी की नैन सखी अत सिइरे भऐ हैं
रोशनी चारू भई चहूँ ओर में ताहि तके दुख दूर गऐ हैं
मन्दिर में 'शाहे आलम' के सब भाँतन के सुख आन छऐ हैं
ऐसे दयाल जहान में पीर हैं जी के मनोरत पूरे दिऐ हैं

(حمیر ، چوتالا)

جوت لکھی جن آج یہ مہدی کی نین سکھی ات سیرے بھئے ہیں
روشنی چارو بھئی چہوں اور میں تاہ تکے دکھ دور گئے ہیں
مندر میں شاہِ عالم کے سب بھانتن کے سکھ آن چھئے ہیں
ایسے دیال جہان میں پیر ہیں جی کے منورت پورے دئے ہیں

(कामोद, बँधा तिताला)

मिहदी आई पीर की जगमग जोत सूं आज
'शाहे-आलम' को दस्तगीर ने अचल कियो है राज

(کامود ، بندھا تتالا)

مہدی آئی پیر کی جگمگ جوت سوں آج
شاہِ عالم کو دستگیر نے اچل کیو ہے راج

(कामोद, होरी)

मिहदी आई पीर की रोशन चन्द सो चन्द
'शाहे-आलम' मुरीद के घर में भयो आनन्द

(کامود ، ہوری)

مہدی آئی پیر کی روشن چند سو چند
شاہِ عالم مرید کے گھر میں بھیو آنند

(ऐमन, चौताला)

हजरत ग़ौस-उल-अऽज़म की यह नीकी बनी मिहदी बन आई
रोशनी फैल रही चहूँ ओर चिराग़न की अत दीपत भाई
नाचत गावत लोग गुनी अब लागत देखे सदा सुखदाई
राज आहे 'शाहे-आलम' को यह कीरत जा की दसों दिस छाई

(ایمن ، چوتالا)

حضرت غوث الاعظم کی یہ نیکی بنی مہدی بن آئی
روشنی پھیل رہی چہوں اُور چراغن کی ات دیپت بھائی
ناچت گاوت لوگ گنی اب لاگت دیکھے سدا سکھدائی
راج آھے شاہِ عالم کو یہ کیرت جا کی دسوں دِس چھائی

(ऐमन, चलता तिताला)

हज़रत पीर दस्तगीर, तुम मन के कीजे काज
दरजन सबे बिडारिये माँगत हूं यह आज

(ایمن ، چلتا تتالا)

حضرت پیر دستگیر، تم من کے کیجے کاج
درجن سبے بڈاریے ، مانگت ہوں یہ آج

(ऐमन, इकताला)

हज़रत पीर ग़ौस-उल-अऽज़म सूं बार बार यह इलतिमास की
माल मुल्क सब दिला दीजे, सुनो बिनती अब मुझ दास की

(ایمن ، یک تالا)

حضرت پیر غوث الاعظم سوں بار بار یہ التماس کی
ملک مال سب دلا دیجے ، سنو بنتی اب مجھ داس کی

(ऐमन, चौताला)

रंग सुरंग के फूल बने और नीकी आराइश रंग रली की
सुन्दर लाल धरी मिहदी जहाँ सोभा बनी अत कंवल कली की
पाई मुराद सबे जिय की 'शाहे-आलम' चाव सूं नियाज़ भली की
देखत होत हुलास हिये अत रोशनी यों मख़दूम वली की

(ایمن ، چوتالا)

رنگ سُرنگ کے پھول بنے اور نیکی آرایش رنگ رلی کی
سندر لال دھری مہدی جہاں سوبھا بنی ات کنول کلی کی
پائی مراد سبے جیہ کی شاہِ عالم چاو سوں نیاز بھلی کی
دیکھت ہوت ہلاس ہیے ات روشنی یوں مخدوم ولی کی

(ऐमन, बँधा तिताला)

आए मुरादें माँगने तुम से, हज़रत पीर
'शाहे-आलम' अपने दास की बेग बंधाओ धीर

(ایمن ، بندھا تتالا)

آئے مرادیں مانگنے تم سے ، حضرت پیر
شاہِ عالم اپنے داس کی بیگ بندھاؤ دھیر

(ऐमन, बँधा तिताला)

आई मिहदी पीर की लाल जड़ी खुशरंग
गुनी राग गावन लगे, बजत बीन, मुहचंग
'शाहे-आलम' बिनती करें रंग ... रंग अंग
दिई मुराद मुरीद की, बाढ़े हिये उमंग

(ایمن ، بندھا تالا)

آئی مہدی پیر کی لال جڑی خوش رنگ
گنی راگ گاون لگے ، بجت ہیں ، مہچنگ
شاہِ عالم بنتی کریں رنگ --- رنگ انگ
دئی مراد مرید کی ، باڑھے ہیے امنگ

(भूपाली, चौताला)

रंग सुरंग बनी मिहदी और चाव सूं रोशनी नीकी संवारी
कंवल पे दीपन के गन सोहत बाजत बाजे सबे सुख कारी
नेक निगाह करो नित हीं तुम पीर बंधाओगे धीर हमारी
दीजे मुराद कहे मन की, 'शाहे-आलम' लीनी पनाह तुम्हारी

(بھو پالی ، چوتالا)

رنگ سُرنگ بنی مہدی اور چاو سوں روشنی نیکی سنواری
کنول پے دیپن کے گن سوہت ، باجت باجے سبے سکھ کاری
نیک نگاہ کرو نت ہیں تم پیر بندھاوگے دھیر ہماری
دیجے مراد کہے من کی ، شاہِ عالم لینی پناہ تمہاری

(पूरिया, जल्द तिताला)

आई मिहदी पीर की जगमग जगमग जोत
'शाहे-आलम', इस साल में तुमहें मुरादें होत

(پوربا ، جلد تتالا)

آئی مہدی پیر کی جگمگ جگمگ جوت
شاہِ عالم اس سال میں تمہیں مرادیں ہوت

(किदारा, बँधा तिताला

आई धूम से मिहदी हज़रत पीर दस्तगीर ख़्वाजः मख़्दूम मौलाना ग़रीब पीर की
दीनी मुरादें 'शाहे-आलम' पादशाह की, कीनी रोश्नी पादशाह दरवेश पीर दस्तगीर की

(کدارا ، بندھا تتالا)

آئی دھوم سے مہدی حضرت پیر دستگیر خواجہ مخدوم مولانا غریب پیر کی
دینی مرادیں شاہِ عالم پادشاہ کی، کینی روشنی پادشاہ درویش پیر دستگیر کی

(अड़ाना, चौताला)

क्या नीकी आज यह रोश्नी मिहदी की हज़रत पीर दस्तगीर की बन आई
चिराग़न की जोत जगर जगर ऐसी लागत जैसी रंगारंग के जवाहिर से छाई
कैसी धूम की बाजत नौबत और छूटत आतिशबाज़ी, गुनियन मिल के गाई
कीनी नज़र मिहर की अपने मुरीद पर, 'शाहे-आलम' ते मन की मुराद भर पाई

(اڑانا ، چوتالا)

کیا نیکی آج یہ روشنی مہدی کی حضرت پیر دستگیر کی بن آئی
چراغن کی جوت جگر جگر ایسی لاگت جیسی رنگا رنگ کے جواہر سے چھائی
کیسی دھوم کی باجت نوبت اور چھوٹت آتشبازی گنین مل کے گائی
کینی نظر مہر کی اپنے مرید پر، شاہِ عالم پادشاہ نے من کی مراد بھر پائی

(खमाच, इकताला)

हज़रत पीर की आई बनी मिहदी अत रंग भरी बहु रंग सुहाई
कीनी नज़र दस्तगीर ने तुम पर, 'शाहे-आलम' माँगी मुराद जो ही अब आई

(کھماچ ، یک تالا)

حضرت پیر کی آئی بنی مہدی ات رنگ بھری بہو رنگ سہائی
کینی نظر دستگیر نے تم پر ، شاہِ عالم، مانگی مراد جو ھی اب آئی

(सोरठ, होरी)

अत हीं रंग रंगीली मिहदी रोशन भई आनन्द सूं हज़रत पीर की
सब मुरादें भर पाई और कीनी नियाज़ें पीर दस्तगीर की

(سورٹھہ ، ہو ری)

ات ھیں رنگ رنگیلی مہدی روشن بھئی آنند سوں حضرت پیر کی
سب مرادیں بھر پائیں اور کینی نیازیں پیر دستگیر کی

कबत व दोहरः नायका भेद

२७८

کبت و دوہرہ نایکا بھید

۲۷۸

छब कों देखन दें नहीं पीपल बैरी नैन
घरी न लागें रात को, दिवस देत ना चैन

چھب کوں دیکھن دیں نہیں پیپل بیری نین
گھری نہ لاگیں رات کو، دوس دیت نا چین

मो को तो अब, ऐ सखी, लाल न पूछें बात
जावत दिन है आस में, रोते रोते रात

مو کو تو اب، اے سکھی، لال نہ پوچھیں بات
جاوت دن ہے آس میں، روتے روتے رات

सुनो न काहु कान धर, बैरी भए सब लोग
पाछे तेरे लाल हूँ बड़े किये है जोग

سنو نہ کاھو کان دھر، بیری بھئے سب لوگ
پاچھے تیرے لال ھوں بڑے کیے ھیں جوگ

ए री माई, देखा तू ने, मो सूं उस दीठ ने कहा कीनी
औरन सूं रंग रलियां करके, हम को बिसार दीनी

اے ری مائی، دیکھا تو نے موسوں اُس ڈیٹھ نے کیا کینی
اورن سوں رنگ رلیاں کرکے، ہم کو بسار دینی

सांची कहो. प्यारे. कहां से आए रैन के जागे
सारी रैन और सूं रस पागे भोर आ मेरे उर लागे

سانچی کہو، پیارے، کہاں سے آئے رین کے جاگے
ساری رین اور سوں رس پاگے، بھور آ میرے اُر لاگے

—⸻—

उ नींद भए अत नैन लला के कैसे लगें जैसे रैन जगाए
ऐंडें फिरें. सखी, आज पिया, काहू प्यारी तिया को अंग लगाए

او نیند بھئے ات نین للا کے کیسے لگیں جیسے رین جگائے
اینڈیں پھریں، سکھی، آج پیا، کاھو پیاری تیا کو انگ لگائے

—⸻—

हा हा हमें मत आज कहो, करकी बंगुरी, पिया छाड़ो करयां
ठानो जो जियः में सो काल को कीजे. न कीजे पिया यह आज बिरयां

ھا ھا ھمیں مت آج کہو، کر کی بنگُری پیا چھاڑو کریاں
ٹھانو جو جیہ میں سو کال کو کیجے، نہ کیجے پیا یہ آج بِریاں

—⸻—

सुन्दर साईं ढोलन, सांची कहो अब, कहां रहे तुम रतियां ?
मुंह की मोसूं, जी की औरन सूं. काहे करत हो झूठी बतियां

سندر سائیں ڈھولن، سانچی کہو اب، کہاں رھے تم رتیاں ؟
منھہ کی موسوں، جی کی اورن سوں، کاھے کرت ہو جھوٹھی بتیاں

ए री माई, सरसुती का पुजन कर के मांगत हूँ यह भोर नूर
'साहे-आलम' पिया के मन की मुरादें सब हीं दीजे भरपूर

اے ری مائی. سرستی کا پوجن کر کے مانگت ہوں یہ بھور نور
ساہِ عالم پیا کے من کی مرادیں سب ہیں دیجے بھرپور

प्यारे हम तुम से करें रस बतियां
न्यारे न हो, पल छिन यां कह लागी छतियां

پیارے . ہم تم سے کریں رس بتیاں
نیارے نہ ہو . پل چھن یوں کہہ ، لاگی چھتیاں

हों तो जी की कहूँ तो सूं सजनी, वे तो मेरे मन में बसे हैं
ऐसे सुघर प्रान अपने काम में सो तो रंग रसे हैं

ہوں تو جی کی کہوں توسوں، سجنی، وے تو میرے من میں بسے ہیں
ایسے سگھر پران اپنے کام میں سو تو رنگ رسے ہیں

जो पिय: आवे मोरे घरवा, करूं संगरवा, लेहूं बलाएं, परहूँ पाएं
कहा करूं, कित जाऊं, सखी री, भोर भए, लो अज हूँ न आए छैल तुरकवा

جو پیا آوے مورے گھروا ، کروں سنگروا ، لیہوں بلائیں ، پرھوں پائیں
کہا کروں . کت جاؤں ، سکھی ری، بھور بھئے، لو اج ہوں نہ آئے چھیل تُرکوا

मन मेरो अमोल ले जात, पिया, तुम बार कछु न लगावत हो
पहले तो लुभाई लगाए भले, फिर पाछे उसे उचटावत हो
अत छैल छबीले, रंगीले, महा गुर बेली, रसीले कहावत हो
तुम राख न जानत हो, तो कहो, चित काहे पराई चुरावत हो

من میرو امول لیجات، پیا، تم بار کچھو نہ لگاوت ہو
پہلے تو لبھائی لگائے بھلے، پھر پاچھے اسے اُچٹاوت ہو
ات چھیل چھبیلے، رنگیلے، مہا گر بیلی، رسیلے کہاوت ہو
تم راکھہ نہ جانت ہو، تو کہو، چت کاھے پرائی چراوت ہو

बिन प्यारे कछु और तुम कीजो ना सखी बात
बैरी है तू, ना हितू, जाऊं न तेरे सात

بن پیارے کچھو اور تم کیجو نا سکھی بات
بیری ھے تو، نا ہتو، جاؤں نہ تیرے سات

दीजे बता जो सांच हो, पूछत है यह बाल
रंग रंगे हो कौन के नैन तिहारे लाल

دیجے بتا جو سانچ ہو، پوچھت ھے یہ بال
رنگ رنگے ہو کون کے نین تہارے لال

सोच करो मत, ना मिलो, अपनो जी क्यों खोए
जो सब ऐसे ही मिलें, तो सुख कैसें होए

سوچ کرو مت ۔ نا ملو ، اپنو جی کیوں کھوئے
جو سب ایسے ہی ملیں ، تو سکھ کیسیں ہوئے

लाल जगाई कौन घर, कहो, सखी तुम, रैन
पियरो लगे है रूप सब, और उने दे नैन

لال جگائی کون گھر ، کہو ، سکھی تم ، رین
پیرو لگے ہے روپ سب ، اور اُنے دے نین

लालन की तो नेह अब, और तिया के सात
कहा कहूँ तो कौं, सखी रही न उन को बात

لالن کی تو نیہ اب اور تیا کے سات
کہا کہوں تو کوں ، سکھی ، رہی نہ اُن کو بات

झूठ कहो मत मेरे तईं. मेरो न लीजे नाम
जाओ जहां नित जात हो, करो उसी से काम

جھوٹھ کہو مت میرے تئیں ، میرو نہ لیجے نام
جاؤ جہاں نت جات ہو ، کرو اُسی سے کام

तुम्हे रहे नहीं याद एक, भूले सब सुख बैन
लखो रूप जो तियः का समाए गए मेरे नैन

تمھے رھے نہیں یاد ایک ، بھولے سب سکھھ بین
لکھو روپ جو تیه کا سمائے گئے مرے نین

—∞—

आवो तुम पीतम, मेरे मध माते, तेरे चाव के बीच भई भोर
कौन तिया संग रैन बिताई, न जानूं कौन के तुम रहे ठौर

آوو تم، پیتم، میرے مدھ ماتے، تیرے چاو کے بیچ بھئی بھور
کون تیا سنگ رین بِتائی ، نہ جانوں کون کے تم رھے ٹھور

—∞—

उठो तुम प्यारे, नींद के माते, राज दुलारे, भोर भई, तुम जागो
कागा बोले, और चिरयां चहचहाएं ऐसी बहार में तुम गरे लागो

اٹھو تم، پیارے، نیند کے ماتے ، راج دلارے، بھور بھئی ، تم جاگو
کاگا بولے ، اور چریاں چہچہائیں ، ایسی بہار میں تم گرے لاگو

—∞—

नित नारन सें जो आप डरे, मोरे ऐसी भेट की पेट न भावे
सखी सें मिलावे, ढिग नहीं आवे ऐसी तिया और कौन के जावे

نت نارن سیں جو آپ ڈرے ، مورے ایسی بھیٹ کی پیٹ نہ بھاوے
سکھی سیں ملاوے ، ڈھگ نہیں آوے ایسی تیا اور کون کے جاوے

पिया मोरे जाग रे, जाग रे, जाग, रैन तो कठिन अत लागे
'साह आलम' ने तुम्हारे देखन कों सगरी रैन उमाहे जागे

پیا مورے جاگ رے، جاگ رے، جاگ . رین تو کٹھن ات لاگے
ساہ عالم نے تمہارے دیکھن کوں سگری رین اُماھے جاگے

—∞—

रात गये घर कौन के? सोऐ किसके सात?
जो जियः में सोई कहो, कब को राखी बात

رات گئے گھر کون کے؟ سوئے کس کے سات؟
جو جیہ میں سوئی کہو . کب کو راکھی بات

—∞—

रैन रहो घर कौन के, कहां लगाऐ नैन?
रस बस में वा के भऐ, हम सूं हस हस बैन

رین رھو گھر کون کے ، کہاں لگائے نین
رس بس میں وا کے بھئے ، ہم سوں ھس ھس بین

—∞—

पहचान गई इन बातन सूं प्रतीत पिया तुम काहे को खोई
क्यों बकास करो बिन काज कों, पीर पराई न जानत कोई

پہچان گئی ان باتن سوں پرتیت پیا تم کاھے کو کھوئی
کیوں بکواس کرو بن کاج کوں ، پیر پرائی نہ جانت کوئی

बोलन बोले चुपके रहे क्यों, अब कहो, कौन के बैन चुराऐ
सांची कहो तुम मो सूं, साजन, काहे फिरो अब नैन दुराऐ

بولت بول چپکے رہے کیوں، اب کہو، کون کے بین چرائے
سانچی کہو تم مو سوں، ساجن، کاھے پھرو اب نین دُرائے

—∞—

लाड लरा बनरा बियाह कर बनरी अपनी घर में लाया
भहू पुफी सब के मन को आवत दूला भाया

لاڈ لرا بنرا بیاہ کر بنری اپنی گھر میں لایا
بھو پھپھی سب کے من کو آوت دولا بھایا

—∞—

जब से गऐ अज़ीज़ मिल, चैन गयो सब सात
रैन गई सब ध्यान में, कछु न भाई बात

جب سے گئے عزیز مل، چین گیو سب سات
رین گئی سب دھیان میں، کچھو نہ بھائی بات

—∞—

सोच यही मन में, सखी, आऐं पिया जो रात
हस हस कर मन मोह लूं, करके मीठी बात

سوچ یہی من میں، سکھی، آئیں پیا جو رات
ھس ھس کر من موہ لوں، کر کے میٹھی بات

सुन री, सखी, इक बात अनूठी, पियारे ने ली मेरी अंगूठी
लिये अंगूठी जात चले औरन के घर, इन कारन मैं उनसे रूठी

سن ری، سکھی، اک بات انوٹھی، پیارے نے لی میری انگوٹھی
لئے انگوٹھی جات چلے اورن کے گھر، انکارن میں اُن سوں روٹھی

—

छांड के, सजनी, मो कों पिया बुलायो होगो तो कों
चाहत हैं पिया तो कों, तू झूठी बनावत मो कों

چھانڈ کے، سجنی، مو کوں پیا بلایو ہوگو تو کوں
چاہت ہیں پیا تو کوں، تُو جھوٹھی بناوت مو کوں

—

हिल मिल रह तू प्यारे संग और कभू न हो उन सूं न्यारी
लाल चले हैं लाला देखन, नाफ़रमान न हूजो, प्यारी

ہِل مِل رہ تو پیارے سنگ ور کبھو نہ ہو اُن سوں نیاری
لال چلے ہیں لالا دیکھن، نافرمان نہ ہُوجو، پیاری

—

रैन जगे कहों प्यारे तिहारे नीके लागत अनींदे नैन
देखत हीं पहचान गई, अब काहे बनावत हो तुम बैन

رین جگے کہوں پیارے تہارے نیکے لاگت اَنیندے نین
دیکھت ہیں پہچان گئی، اب کاہے بناوت ہو تم بین

काह भयो जो बोलत ऐसी, ता को, तिया, यह लगत फीको
जाओ, सखी, उत बैठ रहो, नित बिल्ली के भाग न टूटत छीको

کاه بهیو جو بولت ایسی ، تو کو ، تیا ، یه لاگت پهیکو
جاؤ ، سکهی ، اُت بیٹهه رهو ، نت بلّی کے بهاگ نه ٹوٹت چهیکو

—∽—

जात नहीं छब मो पे कही मुसकान से जोत लजावे छटाको
नार खिलार बड़ी है तिया, जो उछालत है लिये हाथ बटाको

جات نہیں چهب موپے کہی مُسکان سے جوت لجاوے چهٹاکو
نار کهلار بڑی هے تیا ، جو اُچهالت هے لئے هاتهه بٹاکو

—∽—

सांवरे सलोने साईं मेरो मन लागो जब तो सूं रसिया
घरी घरीं पल छिन दिन मन मों राहत बसिया

سانورے سلونے سائیں میرو من لاگو جب توسوں رسیا
گهری گهری پل چهن دن من موں راحت بسیا

—∽—

दोनों मिल फिर जात हैं अंखियां नीर भराई
भले मिले ती पिय, सखी, तन मन नैन सराई

دونوں مل پهر جات هیں انکهیاں نیر بهرائی
بهلے ملے تی پیه ، سکهی ، تن من نین سرائی

मो सें न पूछो ती कछु, कटी है जैसी रात
अपने मन सुं जानियो मेरे मन की बात

موسیں نہ پوچھو تی کچھو، کٹی ھے جیسی رات
اپنے من سوں جانیو میرے من کی بات

—∽—

जात कही चतुराई नहीं कछु पीतम ने जब आंख लड़ाई
लीने कीते मन पीतम ने, सखी, हों अपनो मन दे घर आई

جات کہی چترائی نہیں کچھو پیتم نے جب آنکھہ لڑائی
لینے کیتے من پیتم نے، سکھی، ھوں اپنو من دے گھر آئی

—∽—

तिया, लगावे आप तू, मो को करे बदनाम
मैं न सुनुं तेरो, सखी, तू ही बिगाड़े काम

تیا، لگاوے آپ تُو، مو کو کرے بدنام
میں نہ سنوں تیرو، سکھی، تو ھی بگاڑے کام

—∽—

दीजे न सुमरन हात से, रहे न दाना हात
ती माला तेरी जपे को कहे मन की बात

دیجے نہ سمرن ھات سے، رھے نہ دانا ھات
تی مالا تیری جپے کو کہے من کی بات

का से कहूं, नहीं जात कही, सखी, लागो हमें यह नेह नयो है
जो मन में कहिये को करे मन ही में रहे तन ताप तयो है
सोय के मैं पचतावत हूँ, इन नैनन कों मेरे काह भयो है
बैरन नींद ने चैन न दीनो, आयो पिया घर फेर गयो है

کاسے کہوں، نہیں جات کہی، سکھی. لاگو ھمیں یہ نیہہ نیو ھے
جو من میں کہیے کو کرے من ھی میں رھے تن تاپ تیو ھے
سوے کے میں پچتاوت ھوں، ان نینن کوں میرے کاہ بھیو ھے
بیرن نیند نے چین نہ دینو، آیو پیا گھر پھیر گیو ھے

आप..हीं आवत नेह को, औरन को नहीं ऊतर दीजे
पीतम सूं वुह बात करो, जो जा में तिया अब नेह न छीजे

آپ...ھیں آوت نیہہ کو، اورن کو نہیں اوتر دیجے
پیتم سوں وہ بات کرو، جو جا میں تیہ اب نیہہ نہ چھیجے

पीतम कों ना छीन ले, मो को यही परेख
आगे पी, पाछे तिया, सखी, अलग हो देख

پیتم کوں نا چھین لے، مو کوں یہی پریکھ
آگے پی، پاچھے تیا، سکھی، الگ ھو دیکھ

हाल रहो ना बात, तु रख ले मेरी लाज
चाहूँ तेरी जात से, लीजे मोहि नवाज

حال رهو نه بات، تو رکهه لے میری لاج
چاهوں تیری جات سے، لیجے موهِ نواج

—∞—

समझ गई कहते, सखी, तो में पी की बास
कहो छिप कह ना सकत रह रह लेत उसास

سمجهه گئی کهتے، سکهی، تو میں پی کی باس
کهو چهپ کهه نا سکت ره ره لیت اُساس

—∞—

भई दुबरी सोच में, रहो न मेरो अंग
पीतम के, सखि, बिरह सूं रूप रहो ना रंग

بهئی دوبری سوچ میں، رهو نه میرو انگ
پیتم کے، سکهه، بِره سوں روپ رهو نا رنگ

—∞—

भली न तो को बात यह जानी ख़बर न भूल
कीजे वह, जो रब कहे, और कहे जो रसूल

بهلی نه تو کو بات یه جانی خبر نه بهول
کیجے وه، جو رب کهے، اور کهے جو رسول

आवन की भोर कही, होय गई अब शाम
बीत गई सगरी निसा लेवत तेरो नाम

آون کی بھورہ کہی ، ہوے گئی اب شام
بیت گئی سگری نِسا لیوت تیرو نام

—∽—

कहा करूं, कित जाइये, देत उठाई लाज
मेरे नैन, मेरी सखी, बैरी भये हैं आज

کہا کروں ، کت جائیے ، دیت اُٹھائی لاج
میرے نین ، میری سکھی ، بیری بھئے ہیں آج

—∽—

बैरी यह तन में बसे, यासूं, सखी, न आस
मेरो मन ही गहन को रहे पिया के पास

بیری یہ تن میں بسے ، یاسوں ، سکھی . نہ آس
میرو من ہی گہن کو رہے پیا کے پاس

—∽—

मेरी सुन सब जीव की, कहे न अपनी बात
बैरन सूं, सखि, पी मिले, कैसे मिलूं इन सात ?

میری سن سب جیو کی ، کہے نہ اپنی بات
بیرن سوں ، سکھہ ، پی ملے ، کیسے ملوں ان سات ؟

मन की सब मन में रही, कासूं कहूँ हों बैन
पीतम बिन अब, ए सखी, तरसत हैं जो नैन

من کی سب من میں رهی، کاسُوں کہوں هوں بین
پیتم بن اب ، اے سکھی ، ترست هیں جو نین

—∽—

मेरी सुने नहीं एक पी, अपनी करे सब बात
घड़ी पड़े नहीं चैन दिन, तड़फत जावे रात

میری سنے نہیں ایك پی ، اپنی کرے سب بات
گھڑی پڑے نہیں چین دن. تڑپھت جاوے رات

—∽—

जब तें रूसी तू, तिया, लिया जिया को चैन
मोसूं मिलो तुम बेग ही, मीठे करो अब बैन

جب تیں روسی تُو، تیا ، لیا جیا کو چین
موسوں ملو تم بیگ هی ، میٹھے کرو اب بین

—∽—

आपस में मिलो सोच कर, करतीं सबे बिचार
चरचा करो न लाल यह, चरचेगी कोऊ नार

آپس میں ملو سوچ کر ، کرتیں سبے بچار
چرچا کرو نه لال یه ، چرچے گی کواُو نار

अवध किइ, आये नहीं, पूछत हूं अब तोह
घेर रखो किन चाह में, सखी, पिया को मोह

اودھ کئی ، آئے نہیں ۔ پوچھت ھوں اب توہ
گھیر رکھو کن چاہ میں ، سکھی ، پیا کو موہ

—∽—

चमक तिया के रूप की लेत जिया को चैन
नथ के मोती निरख, सखि, न थके काके नैन

چمک تیا کے روپ کی لیت جیا کو چین
نتھہ کے موتی نرکھہ ، سکھہ ، نہ تھکے کا کے نین

—∽—

जी चाहे गर लाइये, सियरी चलत बयार
झुक झुक के रस लीजिये, आन मिले जो नार

جی چاھے گر لائیے ، سیری چلت بیار
جھک جھک کے رس لیجئے ، آن ملے جو نار

—∽—

पीतम के अब हाथ से कीधर को कह जाऊं
समझ समझ, सख, जीय: में अपने हूँ दुख पाऊं

پیتم کے اب ھاتھہ سے کیدھر کو کہہ جاؤں
سمجھہ سمجھہ ، سکھہ ، جیہ میں اپنے ھوں دکھہ پاؤں

होर परी अब आदवो, होनी होए सो होए
जैसी इन नैनन करी, ऐसी करे ना कोए

ہور پری اب آدوو، ہونی ہوے. سو ہوے
جیسی ان نین کری، ایسی کرے نا کوے

—∽—

नैन करो नहीं सामने, मन में समझो पी
करो न मोसूं बात कछु, कहां लगो है जी

نین کرو نہیں سامنے، من میں سمجھو پی
کرو نہ موسوں بات کچھ، کہاں لگو ہے جی

—∽—

पीतम, सुनो हमारे दर्द की बात बिन देखे दरस की
'साह-आलम' पीव को तुम्हारे मिलन तपत बुझे बरस की

پیتم، سنو ہمارے درد کی بات بن دیکھے درس کی
ساہ عالم پیو کو تمہارے ملن تپت بجھے برس کی

—∽—

ए री माई, नैनन दीठ लगे रहत, पियः को देखन कैसे बन आवे ?
कल न पड़त, पलको नहीं लागत, निस दिन मो को बिरह सतावे
जब आन मिले पियः प्यारो मेरो, तब सब तन सुख पावे
जनम जनम की हो रहूँ वा की, जो कोई मोसूं आन मिलावे

اے ری مائی ، نینن دیٹھہ لگے رہت ، پیہ کو دیکھن کیسے بن آوے ؟
کل نہ پڑت ، پلکو نہیں لاگت ، نِس دن موکو بِرہ ستاوے
جب آن ملے پیہ پیارو میرو ، تب سب تن سکھہ پاوے
جنم جنم کی ہو رہوں واکی ، جو کوئی موسُوں آن ملاوے

जङ्गल जङ्गल ढूंडती कर जोगी को भेस
पावस रुत कैसे सहूँ, लालन गए बिदेस

جنگل جنگل ڈھونڈتی کر جوگی کو بھیس
پاوس رت کیسے سہوں ، لالن گئے بدیس

तड़फत है दिन रात अब, साथ गए ले चैन
नैनन नैनन पीयः सूं, कर गई, सख, ती बैन

تڑپھت ہے دن رات اب ، ساتھہ گئے لے چین
نینن نینن پیہ سُوں ، کر گئی ، سکھہ ، تی بین

सोच चले कब काहू को, कछु रखे जी मांह
साईं चाहे सो करे, औरन को बस नांह

سوچ چلے کب کاھو کو ، کچھو رکھے جی مانہہ
سائیں چاھے سو کرے ، اورن کو بس نانہہ

जिया जिया मैं सुन, सखी, जली तिहारे हात
का मुख सूं अब आए के करे तू मोसूं बात

جیا جیا میں سن ، سکھی ، جلی تہارے ہات
کا مکھہ سوں اب آے کے کرے تو موسوں بات

सांवरो रङ्ग सुहावनो लागत, गावत आवत राग नयो है
बन्सी बजाए, कछु मुस्काए, लला मन मेरो लुभाए लियो है
नीकी भली चली जात हती, सुध जात रही, यह कैसो भयो है?
देखत ही मन मोहन को, सखी, मो तन को सब चैन गयो है

سانورو رنگ سہاونو لاگت ، گاوت آوت راگ نیو ھے
بنسی بجاے ، کچھو مُسکاے ، للا من میرو لُبھاے لیو ھے
نیکی بھلی چلی جات ھتی ، سدھ جات رھی ، یہ کیسو بھیو ھے؟
دیکھت ھی من موھن کو سکھی ، مو تن کو سب چین گیو ھے

कौन के रैन रहो, कौन से सैन करो, कौन से लगाए नैन
हमसे मुख के बैन न करो तुम अब, कहो, पिया कैसे हो है चैन?

کون کے رین رھو ، کون سے سین کرو ، کون سے لگاۓ نین
ہم سے مکھہ کے بین نہ کرو تم اب ، کہو ، پیا کیسے ھو ھے چین ؟

उनींदे भये अत नैन लला के कैसे लगें, जैसे रैन के जगाये
ऐंडे फिरें, सखि, आज पिया, काहु प्यारी तिया को अङ्ग लगाये

اُنیندے بھئے ات نین للا کے کیسے لگیں، جیسے رین کے جگائے
اینڈے پھریں، سکھی، آج پیا، کاہو پیاری تیا کو انگ لگائے

—∞—

आज अचानक आय गये पिया प्यारे हमारे मन्दिर सूने
देखत हीं उनको, सजनी, तन मन मेरो भयो सुख दूने

آج اچانک آے گئے پیا پیارے ہمارے مندر سونے
دیکھت ہیں اُن کو، سجنی، تن من میرو بھیو سُکھ دونے

—∞—

कैसे भये पिया हम से कपटी ! मो को, सखी, यह बात न भाई
क़ीने उपाये बड़े, सजनी, पर प्यारे की रीझ की बात न पाई

کیسے بھئے پیا ہم سے کپٹی ! مو کو، سکھی، یہ بات نہ بھائی
کینے اُپائے بڑے، سجنی، پر پیارے کی ریجھ کی بات نہ پائی

—∞—

तुम्हे कैसी पड़ी यह टेव, पिया, जो बैरन सूं जा नैन लरो हो
बोलो नहीं हम सेती, लला, कौन जिया तें बैन करो हो

تمہے کیسی پڑی یہ ٹیو، پیا، جو بیرن سُوں جا نین لرو ہو
بولو نہیں ہم سیتی، للا، کون جیا تیں بَین کرو ہو

कान करो नहीं मेरो कहो तुम, अन तिया की सुने, पिया, बातें
आवत हो तुम काहे इते, उत जाओ जहां नित लावत घातें

کان کرو نہیں میرو کہو تم ، ان تیا کی سنے ، پیا ، باتیں
آوت ہو تم کاھے اِتے ، ات جاؤ جہاں نت لاوت گھاتیں

—

चातुर प्यारो हमारो, सखी, सब जानत अपनो और बिरानो
तुम काहे फिरो इत को उत को, अपने जिय: में कह बात को ठानो

چاتر پیارو ھمارو ، سکھی ، سب جانت اپنو اور برانو
تم کاھے پھرو اِت کو اُت کو ، اپنے جیہ میں کہہ بات کو ٹھانو

—

हो यार, तैंड़ी याद दिल सूं मैनूं भुलाई नाहीं नाहीं
सूरत देखूं तैनूं तैंड़ी सिकांदी जिन्द मैनूं जावे नाहीं

ھو یار ، تیڑی یاد دل سوں مینوں بھلائی ناھیں ناھیں
صورت دیکھوں تینوں تیڑی سکاندی جند مینوں جاوے ناھیں

—

सुनो री सखी, आज आये सुरजन साईं मोरे द्वार
काज भये मोरे मन्दिर करूंगी सिंगार. सीस गुंधाऊं, गाऊं मङ्गल चार

سنو ری سکھی ، آج آئے سُرجن سائیں مورے دُوار
کاج بھئے مورے مندر کرونگی سنگار ، سیس گندھاؤں ، گاؤں منگل چار

कह तू मोसूं, पिया, कौन तिया सूं रैन दिनां काम मनावत है ?
हूँ तोह देखन लाज करूं, ती, तो कों लाज न आवत है

کہہ تو موسوں، پیا، کون تیا سوں رین دناں کام مناوت ہے؟
ہوں توہ دیکھت لاج کروں، تی، تو کوں لاج نہ آوت ہے

—∽—

सारी रैन तुम और सूं हिल मिल के रहे लालन, मोरे भोर उठ आवत काहे ?
जाओ जी जाओ, तुम्हारो अब कछु काम नहीं, जाओ जिन से रात हो उमाहे

ساری رین تم اور سوں ہل مل کے رہے، لالن، مورے بھور اٹھ آوت کاہے؟
جاؤ جی جاؤ، تمہارو اب کچھو کام نہیں، جاؤ جن سے رات ہو اماہے

—∽—

कब लों देख दुख सहिये, रावरे को चालन सूं ऐसी को है नेह निबाहे
यह नहचे कर जानी हम ने ऐसो ही फल पावे जो कोऊ तुम को चाहे

کب لوں دیکھ دکھ سہیے، راورے کو چالن سوں ایسی کو ہے نیہہ نباہے
یہ نہچے کر جانی ہم نے ایسو ہی پھل پاوے جو کواو تم کو چاہے

—∽—

सुन री माई, आज के दिन एक अचंभो जो रही मैं देखो
जो चाहे प्यारे को मान करनो, सो अब प्राण प्राण प्यारी ने सीखो

سن ری مائی، آج کے دن ایک اچنبھو جو رہی میں دیکھو
جو چاہے پیارے کو مان کرنو، سو اب پران پران پیاری نے سیکھو

ऊतर देत न बात कहे, चुप बैठ रही मानो चित्र की लीखी
जो बात करो, तो न बोले कछु, जो न बात करो, तो होवे है तीखी

اوتر دیت نہ بات کہے۔ چپ بیٹھ رہی مانو چتر کی لیکھی
جو بات کرو تو نہ بولے کچھو، جو نہ بات کرو، تو ہووے ہے تیکھی

—∞—

जेती, निहारी, यह तो में तिया, अब और तिया में यह बात न दीखी
लगाए लगे, न डराए डरे, यह चाल तिया, सखी, कैसे है सीखी

جیتی نہاری یہ تو میں تیا اب اور تیا میں یہ بات نہ دیکھی
لگائے لگے، نہ ڈرائے ڈرے۔ یہ چال تیا، سکھی، کیسے ہے سیکھی

—∞—

सुधई रही नहीं पी को हमारे, कैसे, सखी, यह बान है सीखी
औरन सूं नित पेम लगे रहें, मोसूं करें जो बात सो तीखी

سدھئی رھی نہیں پی کو ھمارے، کیسے، سکھی، یہ بان ھے سیکھی
اورن سوں نت پیم لگے رھیں، موسوں کریں جو بات سو تیکھی

—∞—

बड़ाई करो मत मोसूं पिया की, मैं तो सभी हित हान ही देखी
जानत है नहीं कोऊ किसी की, भाल हमारे कहा बिध लेखी ?

بڑائی کرو مت موسوں پیا کی، میں تو سبھی ہت ھان ھی دیکھی
جانت ھے نہیں کواُو کسی کی، بھال ھمارے کہا بدھ لیکھی؟

सीस कहे, पड़े पाय रहूँ, और बांह कहे, उन्हे छांड न दीजे
जीब कहे, बतियां ही करूं, और कान कहें, धुन वा की सुनीजे
अङ्ग कहें, लिपटाय रहूँ, और जीव कहे, मुझ मांह रहीजे
पाय कहें, घर वाही के जाइये, नैंन कहें मुख देखो ही कीजे

سیس کہے، پڑے پاے رہوں، اور بانہہ کہے اُنھے چھانڈ نہ دیجے
جیب کہے، بتیاں ہی کروں، اور کان کہیں، دھن وا کی سُنیجے
انگ کہیں، لپٹاے رہوں، اور جیو کہے، مجھ مانہہ رہیجے
پاے کہیں، گھر وا ہی کے جائیے، نین کہیں، مکھ دیکھو ہی کیجے

—∽—

देखत पी को दूर सूं, लगी नेह की भाल
जाय कहो यह लाल सूं, बाल भई बेहाल

دیکھت پی کو دور سوں، لگی نیہہ کی بھال
جاے کہو یہ لال سوں، بال بھئی بے حال

—∽—

पहले नेह न कीजिये, कर के देवो निबाह
नौज कोई ऐसी करे, जैसी तेरी चाह

پہلے نیہہ نہ کیجیے، کر کے دیوو نباہ
نَوج کوئی ایسی کرے جیسی تیری چاہ

समझ तू अपनी ख़ाक कों फ़ानी जनम न खोई
भूलो मत उस राह को बाक़ी ओही होई

سمجھہ تو اپنی خاک کوں فانی جنم نہ کھوی
بھولو مت اُس راہ کو باقی اوہی ہوی

—∽—

लट पटी पटियां सोस की नैंनन अन्जन सोह
छैल छबीली आई ती. रूप दिखा मन मोह

لٹ پٹی پٹیاں سیس کی نینن انجن سوہ
چھیل چھبیلی آئی تی، روپ دکھا من موہ

—∽—

पीतम के, सख, नैन लख कैसे भये हैं लाल
मो को देखत यों लगें, जागे निस सङ्ग बाल

پیتم کے، سکھہ، نین لکھہ کیسے بھئے ہیں لال
مو کو دیکھت یوں لگیں، جاگے نِس سنگ بال

—∽—

हों पी सूं रूसी रहूँ, ए अंखियां मिल जाईं
इन बैरन सूं बस नहीं, दूर ही नैंन लख धाईं

ہوں پی سوں روسی رہوں، اے انکھیاں مل جائیں
اِن بیرن سوں بس نہیں، دور ھی نین لکھہ دھائیں

भाग बड़े उनके कभी, आवत जिन के भौन
रव सों मुख तेरो, तिया, देख सके है कौन?

بھاگ بڑے اُن کے کبھی ، جاوت جن کے بھَون
رَوَ سوں مکھ تیرو ، تیا ، دیکھ سکے ہے کون ؟

—∽—

बैठ रहो घर जाय के, आने न देगी बार
गुन अव गुन सब, ए सखी. झलकत है तन नार

بیٹھ رہو گھر جاے کے آنے نہ دیگی بار
گن اوگن سب ، اے سکھی ، جھلکت ہے تن نار

(अलया, बँधा तिताला)

बिसरी हमरी पीत सब, तुम्हें न आई लाज
ढोलन, तुम घर कौन के बिरम रहे हो आज?

(الیا ، بندھا تتالا)

بِسری ہمری پیت سب ، تمھیں نہ آئی لاج
ڈھولن ، تم گھر کون کے بِرم رہے ہو آج ؟

(अलया, बँधा तिताला)

काम न आवे साईं बिन, किया करो कछु भेस
भूलो मत इस देस पे, बसोगे दूजे देस

(الیا ، بندھا تتالا)

کام نہ آوے سائیں بن ، کیا کرو کچھو بھیس
بھولو مت اس دیس پے ، بسوگے دوجے دیس

(सपरदा, चलता तिताला)

आइ के बैठे पास जब, जी में बढ़े हुलास
रिम झिम की बूंदें परें, स्याम मिलन की आस

(سپردا ، چلتا تتالا)

آئی کے بیٹھے پاس جب ، جی میں بڑھے ھلاس
رِم جھم کی بوندیں پریں ، سیام ملن کی آس

(सपरदा, चलता तिताला)

भये अयानं फेर के, लगी जीब तुतरान
तुम को कैसी यह, पिया, पड़ी अनोखी बान ?

(سپردا ، چلتا تتالا)

بھئے ایانے پھیر کے ، لگی جیب تُتران
تم کو کیسی یہ ، پیا ، پڑی انوکھی بان ؟

(सपरदा, चलता तिताला)

नैनन सूं मुसकाय कर, पी सूं हिया मिलाए
जब तक सो फिर कर गई, चन्द मुखी घर आए

(سپردا ، چلتا تتالا)

نین سوں مسکاے کر ، پی سوں ہیا ملاے
جب تک سو پھر کر گئی ، چند مکھی گھر آے

( )

जायें पिया जो हाथ से, कहां रहे फिर नाम
लाज करूं कब लूं, सखी, बिगड़े मेरो काम

( )

جائیں پیا جو ہاتھہ سے ، کہاں رہے پھر نام
لاج کروں کب لُوں ، سکھی ، بگڑے میرو کام

( )

कह न सकत हूँ, ए सखी, कहा कहूं मैं तोह
करी करौंडी जगत की, इन नैंनन ने मोह

( )

کہہ نہ سکت ہوں ، اے سکھی ، کہا کہوں میں توہ
کری کنونڈی جگت کی ، ان نینن نے موہ

(बिलावल, चलता तिताला)

सुनो नहीं सौत की..., रहे न तेरो नाम
रसक रसाल लाल सूं, तू क्यों रूसी बाम?

(بلاول ، چلتا تتالا)

سنو نہیں سوت کی ... ، رہے نہ تیرو نام
رسک رسال لال سوں ، تُو کیوں روسی بام؟

(बिलावल, इकताला)

रोम रोम सुख पात है, सियरे होवत नैंन
दरस देख ती को, सखी, पावत है मन चैन

(بلاول ، یک تالا)

روم روم سکھ پات ہے، سیرے ہووت نین
درس دیکھ تی کو، سکھی، پاوت ہے من چین

(काफ़ी, इकताला)

क्योंकर लीजे हाथ अब, कहा बनाऊं बात?
बड़ो सोच मो कों, सखी, दूत लगी पिय सात

(کافی ، یک تالا)

کیوں کر لیجے ہات اب ، کہا بناؤں بات؟
بڑو سوچ مو کوں ، سکھی، دُوت لگی پیہ سات

(काफ़ी, इकताला)

साईं पर रख तू नज़र, इतनो नांह सकोच
जात अंधेरो एक पल, करो न जी में सोच

(کافی ، یک تالا)

سائیں پر تو رکھہ نظر ، اتنو ناںہہ سکوچ
جات اندھیرو ایک پل ، کرو نہ جی میں سوچ

(काफ़ी, इकताला)

मेरे मन की सब बिथा उन सूं कहो सुनाय
जाओ, सख, समुझाय के लावो पिया मनाय

(کافی ، یک تالا)

میرے من کی سب بتھا اُن سوں کہو سناے
جاؤ ، سکھہ ، سمجھاے کے لاؤ پیا مناے

(देवगरी, अड़ा चौताला)

का से कहूँ जी की बिथा, कल न पड़त दिन रातरयां
'साह-आलम' सङ्ग नेह लगे, तो को सुनावे उनकी बातरयां

(دیو گری ، اڑا چو تالا)

کا سے کہوں جی کی بتھا ، کل نہ پڑت دن راتریاں
ساہ عالم سنگ نیہ لگے ، تو کو سناوے اُن کی باتریاں

(देवगरी, अड़ा चौताला)

अब तुम निपट कपटी भये, मोसें काहे काहे, पिया
औरन सूं तुम बैठ कीनो, हम से फेरा फेरा जिया

(دیو گری ، اڑا چوتالا)

اب تم نپٹ کپٹی بھئے، مو سیں کاھے کاھے، پیا
اورن سوں تم بیٹھہ کینو ، ھم سے پھیرا پھیرا جیا

(देवगरी, ताला)

बोली .... की और तू, तो से अटके पी
सखी नहीं, तू सौत है. क्यों न कुढ़े वह नी ?

(دیوگری ، تالا)

بولی .... کی اور تو، تو سے اٹکے پی
سکھی نہیں، تو سوت ھے. کیوں نہ کڑھے وہ نی؟

(देवगरी, चौताला)

आई ती घर बेग हीं, सङ्ग लगाई लाल
गोरस बेचन को गई .... मोल मन माल

(دیو گری ، چوتالا)

آئی تی گھر بیگ ھیں ، سنگ لگائی لال
گورس بیچن کو گئی ، .... مول من مال

(देवगरी, बँधा तिताला)

कोन ठगो री डार के लियो मेरो मन हात
बात बिसारी पेम की, लगे और के सात

(دیو گری ' بندھا تالا)

کون ٹھگو ری ڈار کے لیو میرو من ھات
بات بساری پیم کی ، لگے اور کے سات

(देवगरी, अड़ा चौताला)

अंजन, सखि, अब यह भयो, होवत नैनां जोत
पी को देखूं नैंन भर, रोम रोम सुख होत

(دیو گری ' اڑا چو تالا)

انجن ، سکھ ' اب یہ بھیو ، ھو وت نیناں جوت
پی کو دیکھوں نین بھر ' روم روم سکھ ھوت

(देवगरी, अड़ा चौताला)

मन मेरो तुम को चहे, तुम्हरो चाहत और
जो चाहो नही और को, क्यों जावत हो दौर?

(دیو گری ' اڑا چو تالا)

من میرو تم کو چہے ' تمھرو چاھت اور
جو چاھو نہیں اور کو ، کیوں جاوت ھو دور؟

(देवगरी, अड़ा चौताला)

लोग लाज घर में तजो, होय है मालिक तोह
समझोगे तुम आप को, दरपन देखो मोह

(دیو گری ' اڑا چوتالا)

لوگ لاج گھر میں تجو، ہوے ہے مالک توہ
سمجھو گے تم آپ کو، درپن دیکھو موہ

(देवगरी, अड़ा चौताला)

हम तुम मिल के अब चलें, कहें पिया सूं हाल
जासूं लगे कलंक जग, ना चलिये वह चाल

(دیو گری ' اڑا چوتالا)

ہم تم مل کے اب چلیں ، کہیں پیا سوں حال
جا سوں لگے کلنک جگ ، نا چلیے وہ چال

(देवगरी, बँधा तिताला)

बांह गही जब लाल ने, गारी लागी देन
अंगुरी पकड़त बाल, सख, सिस्की लागी लेन

(دیو گری ' بندھا تتالا)

بانہہ گہی جب لال نے ، گاری لاگی دین
انگری پکڑت بال ، سکھ ، سسکی لاگی لین

(देसकार, जल्द तिताला)

मूरख, किस पे भूलि है, राख सके न कोइ
उन के पायन लाग, जो जग में आदर होय

(دیسکار ' جلد تتالا)

مورکهه کس پے بھولی ھے . راکھه سکے نا کوے
ان کے پایں لاگ ، جو جگ میں آدر ھوے

(तोड़ी,)

रीझ रीझ, रिझाय रिझाय, काम के किलोल कर मन के मनोरथ करे सहस सहस
आंखों देखी. न कानों सुनी ऐसी जैसी तू तिया है, भचक रहत हूँ तो कों लहस लहस
यह देखी तो में रीत नई,सखी, जाने न पूछे कछु पीतम की,जब आवे मोसूं रहे बहस बहस
हंस हंस करत अछी बतयां, लग छतियां सूं अपने पिया को उर लावत रहस रहस

(توڑی)

ریجھه ریجھه ' رجھاے رجھاے ، کام کے کاول کر من کے منورتھه کرے سہس سہس
آنکھوں دیکھی ، نه کانوں سنی ایسی جیسی تو ' تیا ، ھے ، بھچک رھت ھوں تو کوں لہس لہس
یه دیکھی تو میں ریت نئی . سکھی ، جانے نه پوچھے کچھه پیتم کی ، جب آوے موسوں رھے بہس بہس
ھنس ھنس کرت اچھی بتیاں ، لگ چھتیاں سوں اپنے پیا کو اُر لاوت رھس رھس

(तोड़ी बँधा तिताला)

ए री सखी, हम तेरो कहो करि हैं, पिया कों करदे कछु टोना
सुन ले प्यारी, टोना किये होत कहा, करमों लिखी सो होना

(توڑی، بندھا تتالا)

اے ری سکھی، ہم تیرو کہو کرھیں، پیا کوں کردے کچھُو ٹونا
سن لے پیاری، ٹونا کیے ہوت کہا، کرموں لکھی سو ہونا

(तोड़ी, चलता तिताला)

रब्बा, तैंड़ी बन्दी हूँ आजिज़ ग़रीब, हमारी मुरादें भर दीजो मन की
तैनूं छांड के किस नूं धाऊं, मैंड़े मौला लीजो ख़बर मेरे तन की

(توڑی، چلتا تتالا)

ربا، تیڑی بندی ہوں عاجز غریب ہماری مرادیں بھر دیجو من کی
تینوں چھانڈ کے کس نوں دھاؤں، میڑے مولا لیجو خبر میرے تن کی

(तोड़ी, बँधा तिताला)

लाज आवत है मो को, माई, न जानूं पिया अब मोसूं कैसे कहेगो
आयो मनावन लालन री, अब देखिये कैसे के मान रहेगो

(توڑی، چلتا تتالا)

لاج آوت ہے مو کو، مائی، نہ جانوں پیا اب موسوں کیسے کہے گو
آیو مناون لالن ری، اب دیکھیے کیسے کے مان رہے گو

(तोड़ी, बँधा तिताला)

मूरख नारी हूँ, जान लिई जी की, होन कहा तेरी ऐसी आस दिये
भाग बड़ो, तिया, तेरो तयान में, प्यारो रहे नित पास लिये

(توڑی ، بندھا تتالا)

مورکھ ناری هوں ۔ جان لئی جی کی ، هوت کہا تیری ایسی آس دئے
بھاگ بڑو ، تیا ، تیرو تیان میں ، پیارو رهے نت پاس لئے

(तोड़ी, चौताला)

अंगन में आय देखो सहज सुहाय, मो ही सोभा दरसाय प्रेम रस पियाय दियो है
नैंनन लगाय, फेर मन को लुभाय, बैन मुख बनाय, मेरा चित चुराय लियो है
आनन्द समाय, वह कीनी चित चाय मांगत हूँ से बुलाय, और रिझाय कर हियो है
नीके सुर गाय, आछी तान परबीन बीन कूं बजाय सुनाय, कछु चेटक सो कियो है

(توڑی ، چوتالا)

انگن میں آئے دیکھو سہج سہائے ۔ مو هی سوبھا درسائے ، پریم رس پیائے دیو هے
نینن لگائے ، پھیر من کو لبھائے ۔ بین مکھ بنائے ، میرا چت چرائے لیو هے
آنند سمائے ، وہ کینی چت چائے ۔ مانگت هوں سے بلائے ، اور رجھائے کر هیو هے
نیکے سُر گائے ۔ آچھی تان پر بین بین کُوں بجائے سنائے ، کچھو چیٹک سو کیو هے

(तोड़ी, तिताला)

कह के गई थी रात के आवन, मो को, तिया, तेरो ध्यान रहा
तू जो बखानत ऐसी, तिया, अब सांच कहो, कह आन लहा
प्यारी लगें उसकी बतियां, सुन सुन के सबे मैं मान महा
मेरे आगे न बातें बनाओ, सखी, मो को तिया ने जान कहा

(توڑی ، تتالا)

کہہ کے گئی تھی رات کے آون ، مو کو، تیا ، تیرو دھیان رہا
تو جو بکھانت ایسی ، تیا ، اب سانچ کہو ، کہ آن لہا
پیاری لگیں اُس کی بتیاں ، سن سن کے سبھے میں مان سہا
میرے آگے نہ باتیں بناؤ ، سکھی ، مو کو تیا نے جان کہا

(तोड़ी, चलता तिताला)

जान लियो, पहचान लियो, जौन तिया सङ्ग जाग आये हो रतियां
बोलो नहीं हम सेती, पिया, जाओ वहीं जिन सेती करो तुम रस की बतियां

(توڑی، چلتا تتالا)

جان لیو، پہچان لیو، جون تیا سنگ جاگ آئے ہو رتیاں
بولو نہیں ہم سیتی، پیا، جاؤ وھیں جن سیتی کرو تم رس کی بتیاں

(तोड़ी, चलता तिताला)

लाल ख़ुशहाल मैं देखो जबे, तब हीं मन मों सुख चैन भयो है
आज को रोज़ बड़ो, सजनी, जो पीतम सूं रस रैन लियो है

(توڑی ، چلتا تتالا)

لال خوشحال میں دیکھو جبے ، تب ھیں من موں سکھ چین بھیو ھے
آج کو روز بڑو ، سجنی ، جو پیتم سوں رس رین لیو ھے

(तोड़ी, इकताला)

दीजिये दोस, कहो, किस को ? अब मेरे ही बैरी हैं मेरे नैनां
देखत रूप फसाय दियो मन, छीन लियो सब जी सेती चैनां

(توڑی ، یک تالا)

دیجیے دوس ، کہو ، کس کو ؟ اب میرے ہی بیری ہیں میرے نیناں
دیکھت روپ پھسائے دیو من ، چھین لیو سب جی سیتی چیناں

(तोडी, चौताला)

बात नहीं कह आवत है, भई पीतम की कहि भाँत तू प्यारी
तो को भली यह चाल न थी हितू सेती भई अब सौत हमारी
भागन आगे कहा तिया चाहिये यह भाग भले की चाल है न्यारी
कानों सुनी तुम होगी मसल : "मन भावन को है ढेला सुपारी"

(توڑی ، چوتالا)

بات نہیں کہہ آوت ہے، بھئی پیتم کی کہہ بھانت تو پیاری
تو کو بھلی یہ چال نہ تھی، ہتو سیتی بھئی اب سوت ہماری
بھاگن آگے کہا تیا چاہیے، یہ بھاگ بھلے کی چال ہے نیاری
کانوں سنی تم ہوگی مثل : «من بھاون کو ہے ڈھیلا سپاری»

(तोड़ी, बँधा तिताला)

ऐ री आली, यौं जी चाहत मोरा रहे पिया के सङ्ग
अब तो देखन कों तरसत नैंन, यौं कहत है नीको रङ्ग

(توڑی ، بندھا تتالا)

اے ری آلی ، یوں جی چاہت مورا رہے پیا کے سنگ
اب تو دیکھن کوں ترست نین ، یوں کہت ہے نیکو رنگ

(तोड़ी, बँधा तिताला)

ऐ री आली, सुन ले मेरी, प्यारे ने अनी मो सूं करी कैसी यह आज ?
जैसी करी मो सूं, कहा कहूँ तो सूं, कहत आवे लाज

(توڑی ، بندھا تتالا)

اے ری آلی ، سن لے میری ، پیارے نے انی موسوں کری کیسی یہ آج ؟
جیسی کری موسوں ، کہا کہوں توسوں ، کہت آوے لاج

(तोड़ी, चलता तिताला)

जावां पी बसती राँझा मैंडी गल्लां नहीं मानदा
रैन दिनां मैंनूं ध्यान उन्हां दा, प्यारा साडी क़दर न जानदा

(توڑی ، چلتا تتالا)

جاواں پی بستی رانجھا میڑی گلاں نہیں ماندا
رین دناں مینوں دھیان اُنہاں دا ، پیارا ساڈی قدر نہ جاندا

(तोडी, चौताला)

नेह निबाहो, पिया, अपनो वह नार सूं प्रेम के साथ पगी है
पैहो नहीं ऐसो फेर कभू, अब के तो उपाव सें हाथ लगी है
सोच करो मन जी में कछु, वह जागे नहीं सब रात जगी है
सोवत सेज पे बाल अकेली है, जाओ लला, अब घात लगी है

(توڑی ، چوتالا)

نیہہ نباھو ، پیا ، اپنو وہ نار سوں پریم کے ساتھہ پگی ھے
پیہو نہیں ایسو پھیر کبھو ۔ اب کے تو اپاو سیں ھاتھہ لگی ھے
سوچ کرو مت جی میں کچھو ، وہ جاگے نہیں ، سب رات جگی ھے
سووت سیج پے بال اکیلی ھے ، جاو للا ، اب گھات لگی ھے

(ताड़ी, चौताला)

कह बातन से मन लीनो तया ने पीतम को अति पेम लगाई
मेरी नहीं राह लेवत हैं अब, वां ही पिया ने रैन जगाई
जानूं तभी तो ऐसी अली, कछु डार ठगोरी क्यों मोहि ठगाई
बेर भई पिय आवन को, सखि, सौतन बैरी ने देर लगाई

(توڑی ، چوتالا)

کہہ باتن سے من لینو تیا نے پیتم کو ات پیم لگائی
میری نہیں راہ لیوت ھیں اب ۔ واں ھی پیانے رین جگائی
جانوں تبھی تو ایسی الی ، کچھو ڈار ٹھگوری کیوں موہ ٹھگائی
بیر بھئی پیا آون کو ، سکھہ ، سوتن بیری نے دیر لگائی

(तोडी, बँधा तिताला)

सोच रही काहे, तिया, तू ही बुलावत रैन
दांतन अंगुरी दाब के रही देख पिय सैन

(توڑی ، بندھا تتالا)

سوچ رہی کاھے ، تیا ، تُو ھی بلاوت رین
دانتن انگری داب کے رھی دیکھہ پیہ سَین

(तोड़ी, चलता तिताला)

रैन दिनां जावे मुझे लेवत तेरो नाम
नेक नज़र सूं देखिये, होत हमारो काम

(توڑی ، چلتا تتالا)

رین دناں جاوے مجھے لیوت تیرو نام
نیک نظر سوں دیکھیے ، ھوت ھمارو کام

(तोड़ी, तिताला)

तो कों बड़ो नहीं काम कुछ, तू नहीं जाने नेह
सब गुण मेरे पिय में, सखी, बूझ लख लेह

(توڑی ، تتالا)

تو کوں بڑو نہیں کام کچھہ ، تو نہیں جانے نیہہ
سب گن میرے پیہ میں ، سکھی ، بوجھہ لکھہ لیہہ

(तोड़ी, बँधा तिताला)

पी के बिछरे, ए सखी, मो को कल है नांह
घरी घरो दिन की मुझे गुज़रे है पल मांह

(توڑی ، بندھا تتالا)

پی کے بچھرے ، اے سکھی ، مو کو کل هے ناںهه
گھری گھری دن کی مجھے گذرے هے پل ماںهه

(तोड़ी, चलता तिताला)

27 B सखी, सुनी यह लाल की ? आवें बिसवे बीस
फरकत दुर्ग, तरकत तनी, सरकत सारी सीस

(توڑی ، چلتا تتالا)

سکھی ، سنی یه لال کی ؟ آویں بسوے بیس
پھرکت درگ ، ترکت تنی ، سرکت ساری سیس

(तोड़ी, बँधा तिताला)

ऐसी उरझी लाल सूं और न देवे बार
चतुराई कहिये कहा, जैसी है वह नार !

(توڑی ، بندھا تتالا)

ایسی اُرجھی لال سوں اور نه دیوے بار
چترائی کہیے کہا ، جیسی هے وه نار !

(तोड़ी, चलता तिताला; कामोद, इकताला)

जान पड़े यौं ही, सखी. रहे तिया के पास
आज रात तन लाल के आत सौत की बास

(توڑی ، چلتا تتالا ، نیز در کامود ، یک تالا)

جان پڑے یوں ھی ، سکھی ، رھے تیا کے پاس
آج رات تن لال کے آت سوت کی باس

(तोड़ी, चलता तिताला)

नई नवेली नार सूं नयो लगो है नेह
मले दले निस के तिया आये बासर गेह

(توڑی ، چلتا تتالا)

نئی نویلی نار سوں نیو لگو ھے نیھہ
ملے دلے نِس کے تیا آئے باسر گیھہ

(तोड़ी, चलता तिताला)

माने ना समुझाय से, यही कहत है बाल
अवगुण अवगुण रावरो जान लियो है लाल

(توڑی ، چلتا تتالا)

مانے نا سمجھائے سے ، یہی کہت ھے بال
اوگُن اوگُن راورو جان لیو ھے لال

(तोड़ी जौनपुरी, बँधा तिताला)

मेरे मन तू ही बसे. मेरी न जानी जाय
कहां रहे ? घर कौन के ? भूले ना इत आय

(توڑی جونپوری ، بندھا تتالا)

میرے من تو ھی بسے ، میری نہ جانی جائے
کہاں رھے ؟ گھر کون کے ؟ بھولے نا اِت آے

(तोड़ी, चलता तिताला)

सात रहे तू रात कूं, आप करे तू घात
मो सूं पूछे, ऐ सखी, पियी मिलन की बात

(توڑی ، چلتا تتالا)

سات رھے تو رات کوں ، آپ کرے تو گھات
موسوں پوچھے ، اے سکھی ، پیا ملن کی بات

(तोड़ी, होरी)

मारी बिचकी पेम की पोतम के नित ही
सङ्ग न छांडे एक पल, कैसे निकसे पी ?

(توڑی ، ھوری)

ماری بچکی پیم کی پیتم کے نت ھی
سنگ نہ چھانڈے ایک پل ، کیسے نکسے پی ؟

(तोड़ी, बँधा तिताला)

गई तिया की सुद्ध, सखी, रहो न काहू नङ्ग
लगी नहीं निख रेख मुख, लगो काम को अङ्ग

(توڑی ، بندھا تتالا)

گئی تیا کی سدھ ، سکھی ، رھو نہ کاھو ننگ
لگی نہیں نکھہ ریکھہ مکھہ ، لگو کام کو انگ

(तोड़ी, चौताला)

हार गये सब चातुर चित में सीख सिखाय के जेते सगे हैं
चंचल चाल सो भूल गये, और लाज के काज सबै ते भगे हैं
देखत रूप न औरनहार के जा दिन तें उन सङ्ग जगे हैं
नैंन नहीं सुरझें उरझे अब, ऐ री सखी, अत पेम पगे हैं

(توڑی ، چوتالا)

ھار گئے سب چاتر چت میں سیکھہ سکھاے کے جیتے سگے ھیں
چنچل چال سو بھول گئے ، اور لاج کے کاج سبے تے بھگے ھیں
دیکھت روپ نہ اورنہار کے جا دن تیں اُن سنگ جگے ھیں
نین نہیں سُرجھیں اُرجھے اب ، اے ری سکھی ، ات پیم پگے ھیں

(तोड़ी जौनपुरी, चलता तिताला)

पीतम के, सख, रूप को जो देखें लग जायें
जादू हैं कछु नैंन, जो सब के मन को भायें ?

(توڑی جونپوری ، چلتا تتالا)

پیتم کے ، سکھہ ، روپ کو جو دیکھیں لگ جائیں
جادو ھیں کچھو نین ، جو سب کے من کو بھائیں ؟

(तोड़ी, बँधा तिताला)

मन अटको अब लाल सूं, बात न तेरी भाय
सखि, मैं जानूं तब तुझे, घर जो पी को लाय

(توڑی ، بندھا تتالا)

من اٹکو اب لال سوں ، بات نہ تیری بھائے
سکھہ ، میں جانوں تب تجھے ، گھر جو پی کو لائے

(तोड़ी जौनपुरी, बँधा तिताला)

नैंनन सैतन से लगा, चली सखी ले हाथ
सूधो मन पी को, पड़ो बांकी ती के साथ

(توڑی جونپوری ، بندھا تتالا)

نینن سیتن سے لگا ، چلی سکھی لے ھاتھ
سودھو من پی کو ، پڑو بانکی تی کے ساتھ

(तोड़ी, तिताला)

ऐ री सजनी, जो आज भेज दे हादी मोरा पियरुवा
सेज बिछा काज करूं, शादी सुख बसे जियरुवा

(توڑی ، تتالا)

اے ری سجنی ، جو آج بھیج دے ھادی مورا پیروا
سیج بچھا کاج کروں ، شادی سکھ بسے جیروا

(तोड़ी, चौताला)

काहू सूं अवद बदें, काहू सूं जा भेंट करें, काहू सूं कहें बात, काहू सूं लगावें घात
कहें कछु और करें कछु, और सोच ना सकोच जा के काहू सूं नहीं लजात
छल बल उन के उनहीं कूं बन आवें, और कहा जाने कोऊ ऐसे मन की बात
एकन कूं साई देत, एकन के बधाई करें, लाल प्यारे की बात मो पे कही न जात

(توڑی ، چوتالا)

کاھو سوں اود بدیں ، کاھو سوں جا بھینٹ کریں ، کاھو سوں کہیں بات ، کاھو سوں لگاویں گھات
کہیں کچھو اور کریں کچھو ، اور سوچ نا سکوچ جا کے کاھو سوں نہیں لجات
چھل بل اُن کے اُن ھیں کوں بن آویں ، اور کہا جانے کواُو ایسے من کی بات
ایکن کوں سائی دیت ، ایکن کے بدھائی کریں ، لال پیارے کی بات موپے کہی نہ جات

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

सांची कहो हम सूं, सजनी, हमरी कबहूँ पिया पूछत हैं बातें ?
हम सेती पिया मुख यौं बोलें, औरन के जा बितावत रातें

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

سانچی کہو ہم سوں ، سجنی ، ہمری کب ہوں پیا پوچھت ہیں باتیں ؟
ہم سیتی پیا مکھہ یوں بولیں ، اورن کے جا بتاوت راتیں

(सारंग, चलता तिताला)

प्यारी सूं जाय मिले फिर, लालन, मो को दियो तुम और को बाला
कहा कहूँ मैं तुम्हरी बतियां ? ऐसे दाग दियो तुम जैसे लाला

(سارنگ ؛ چلتا تتالا)

پیاری سوں جاے ملے پھر ، لالن ، مو کو دیو تم اور کو بالا
کہا کہوں میں تمہری بتیاں ؟ ایسے داغ دیو تم جیسے لالا

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

करे न करे ऐसी बात करे, जा के सुनें तें सब मो कों हंसें हैं
बोलो नहीं हम सेती, लला, यहां देखो चवाई लोग बसें हैं

(سارنگ بندرابنی ، چلتا تتالا)

کرے نہ کرے ایسی بات کرے ، جا کے سنیں تیں سب مو کوں ھنسیں ہیں
بولو نہیں ہم سیتی ، للا ، یہاں دیکھو چوائی لوگ بسیں ہیں

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

हिल मिल के बलमां सूं अपने रङ्ग रलियां करें और तन मन कूं सुख दीजे
देख गरीखम जी में आवत है री सखी, पी सङ्ग बैठ अमराई की छायें, रस लीजे

(سارنگ بندرابنی ، چلتا تتالا)

هل مل کے بلماں سوں اپنے رنگ رلیاں کریں اور تن من کوں سکھہ دیجے
دیکھہ گریکھم جی میں آوت ہے . ری سکھی ، پی سنگ بیٹھہ امرائی کی چھائیں ،
رس لیجے

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

हों पिया नया और जानुं नहीं, जो मांगे पिया सो सब ही दीजे
माने नहीं अब जाने नहीं, सखि. कौन उपाय, कहो अब कीजे

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

هوں پیا نیا اور جانوں نہیں ، جو مانگے پیا سو سب هی دیجے
مانے نہیں او جانے نہیں ، سکھه . کون اُپائے ، کہو ، اب کیجے ؟

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

सांची कहो कबहूँ नहीं काहू सूं, लालन हो यप कोन सिखायो ?
कहो कछु और, करो कछु और, कबहूँ अपनो नहीं सांच दिखायो

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

سانچی کہو کب هوں نہیں کاهو سوں ، لالن هو یه کون سکھایو ؟
کہو کچھو اور ، کرو کچھو اور ، کبھوں اپنو نہیں سانچ دکھایو

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

टूट गये और हार सबे, और छूट गई अधरान ते लाली
खेलत होरी, पिया बरजोरी मुख मींड लियो, देखत सब की बात बनाली

(سارنگ بندرابنی ، هوری)

ٹوٹ گئے اور هار سبے . اور چهوٹ گئی ادهران تے لالی
کهیلت هوری ، پیا برجوری مکهه مینڈ لیو ، دیکهت سب کی بات بنالی

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

न मन को ताब है बिन देखन, न ताक़त है जो पाती लिखूं
लाचार भई हूँ तेरी पीर सूं, लालन, नैनन सूं राह तकूं

(سارنگ بندرابنی ، هوری)

نه من کو تاب هے بن دیکهن ، نه طاقت هے جو پاتی لکهوں
لاچار بهئی هوں تیری پیر سوں ، لالن ، نینن سوں راه تکوں

(सारंग बिन्द्राबनी, तिताला)

बल में पल में ही लिपट लियो मन, लालन ने सजा कैसो है फेंटा
डार ठगोरी हि रूप दिखा, अब देखूं, सखी, फिर कब लों हो भेंटा

(سارنگ بندرابنی ، تتالا)

بل میں پل میں هی لپٹ لیو من ، لالن نے سجو کیسو هے پهینٹا
ڈار ٹهگوری هی روپ دکها ، اب دیکهوں ، سکهی ، پهر کب لوں هو بهینٹا

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

सोई थी रूठ के, चौंक पड़ी, तब हाथ लला को गहे हों मुठी थी
क्यों न मिलें, सखि, आज पिया हमें, अपनो हाथ मैं देख उठी थी

(سارنگ بندرابنی ، چلتا تتالا)

سوئی تھی روٹھ کے. چونک پڑی. تب ھاتھ للا کو گہے ہوں مٹھی تھی
کیوں نہ ملیں ، سکھ، آج پیا ھمیں ، اپنو ھاتھ میں دیکھ اٹھی تھی

(सारंग, बँधा तिताला)

छौंप लगी मिलने की पिया के. सौत के कारण हाथ न आवे
मैं तो उपाव किये बहुत. अब सोई हितू जो बनाव बनावे

(سارنگ ، بندھا تتالا)

چونپ لگی ملنے کی پیا کے ، سوت کے کارن ھاتھ نہ آوے
میں تو اُپاو کیے بہتے ، اب سوئی ہِتو جو بناو بناوے

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

मुख देखन कों तेरे चाव, पिया प्यारे, मन मों मोरे
का सूं कहूँ जी की बिथा, अब कभू आवो मेरे, बल जाऊं मैं तोरे

(سارنگ بندوابنی ، بندھا تتالا)

مکھ دیکھن کوں تیرے چاو، پیا پیارے، من موں مورے
کا سوں کہوں جی کی بِتھا، اب کبھو آوو میرے، بل جاؤں میں تورے

(सारंग बिन्द्राबनी, बंधा तिताला)

ऐ अतहीं ख़ुमारी नैंन खुब गये तैंड़े मैंड़े दिल में
घायल कर कर मायल कीती खोल घमांड़ी मिल में

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

اے اتہیں خماری نین کھب گئے تینڑے میںڑے دل میں
گھایل کر کر مایل کیتی کھول گھماڑی مل میں

(सारंग बिन्द्राबनी, चौताला)

जात कही उपमा नहीं और ही नीकी रची बिध सुन्दर जोरी
आधी निसा में अंधेरी पड़ी तब वाय समे को करे रस चोरी
दीपक राग दिये मन सीस में रूप अपूर बिता को लखो री
पी गोदी तिया बैठो काम भरो मुख फेर सखी कर खेंचत डोरी

(سارنگ بندرابنی ، چوتالا)

جات کہی اُپما نہیں اور ھی نیکی رچی بدھ سندر جوری
آدھی نسا میں اندھیری پڑی تب واے سمے کو کرے رس چوری
دیپک راگ دیے من سیس میں روپ اپور بتا کو لکھوری
پی گودی تیا بیٹھو کام بھرو مکھ پھیر سکھی کر کھینچت ڈوری

(सारंग, बँधा तिताला)

आज कछु कल और कुछ, गही न जावत बांह
सखी, कहो, मैं क्या करूं, गेह न आयो नांह

(سارنگ، بندھا تتالا)

آج کچھو کل اور کچھ، گہی نہ جاوت بانہہ
سکھی، کہو، میں کیا کروں، گیہہ نہ آیو نانہہ

(बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

रब्बा, मैं काहू सूं नडरूं, नडरूं, और डरूं तो तो ही से डरूं
तू ही करीम, रहीम, दाता मेरा, तेरा ही कहा अब सब मैं करूं

(بندرابنی، چلتا تتالا)

ربّا، میں کاھو سوں نہ ڈروں، نڈروں، اور ڈروں تو توھی سے ڈروں
توھی کریم، رحیم، داتا میرا، تیرا ھی کہا اب سب میں کروں

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

पूछो मत तुम, ऐ सखी, निकसत नांहीं बैन
देखत ही यह फिरगये मो सूं मेरे नैन

(سارنگ بندرابنی، بندھا تتالا)

پوچھو مت تم، اے سکھی، نکست ناہیں بین
دیکھت ھی یہ پھر گئے مو سوں میرے نین

(बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

तन सूं होत कहा, सखी, लागी मन की लाग
बातन सूं यह ना छुपे, सुलग रही है आग

(بندرابنی ، بندھا تتالا)

تن سوں ھوت کہا ، سکھی ، لاگی من کی لاگ
باتن سوں یہ نا چھپے ، سلگ رھی ھے آگ

(बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

नैंनां तरसें मेह से पीरी भई, सखि, देह
आवत ना पी गेह में, कौन कियो सङ्ग नेह ?

(بندرابنی ، بندھا تتالا)

نیناں ترسیں میہہ سے پیری بھئی ، سکھہ ، دیہہ
آوت نا پی گیہہ میں ، کون کیو سنگ نیہہ ؟

(बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

जी चाहे सो कीजिये, फसिये पेम के जाल
उर सूं लाल लगाइये चम्पे की सी माल

(بندرابنی ، بندھا تتالا)

جی چاھے سو کیجیے ، پھسیے پیم کے جال
اُر سوں لال لگائیے چنپے کی سی مال

(सारंग बिन्द्राबनी, इकताला)

चाहत हों तो कूं, सखी, एहो मोहि न भाय
सौ गुण हैं तो में, अली, एकी अवगुण आय

(سارنگ بندرابنی ، یکتالا)

چاہت ہوں تو کوں ، سکھی ، ایہی موہِ نہ بھائے
سو گن ہیں تو میں ، الی ، ایکی اوگن آئے

(सारंग बिन्द्राबनी, जल्द लिया बँधा तिताला)

क्या जाने, तब क्या करे, आय रहे जो रैन
तुरत किये बस लाल तिय, जुरत नैन सूं नैन

(سارنگ بندرابنی ، جلد لیا بندھا تتالا)

کیا جانے ، تب کیا کرے ، آئے رہے جو رین
تُرت کیے بس لال تیہ ، جُرت نین سوں نین

(सारंग, चौताला)

सुभ घड़ी, सुभ दिन, सुभ महूरत लालन मेरे गरह चरन धरे री
मन मों आनन्द भयो, रोम रोम सीतल भये, जब तें डीठ पड़े री
बिरह बेदन अङ्ग अङ्ग तें दूर किये रहस रहस लागे मोगरे री
मेरो भाग सुहाग जागो सुनत हीं सब दूतन के मान गुमान झरे री

(سارنگ ، چوتالا)

سبھه گھڑی ، سبھه دن ، سبھه مهورت لالن میرے گره چرن دھرے ری
من موں آنند بھیو ، روم روم سیتل بھیے ، جب تیں ڈیٹھه پڑے ری
بره بیدن انگ انگ تیں دور کیے رهس رهس لاگے مو گرے ری
میرو بھاگ سهاگ جاگو سنت هیں سب دُوتن کے مان گمان جھرے ری

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

सोच जिया के, ऐ सखी, चाहे पल में खोय
मेरो बस कछु ना चले, पी चाहें सो होय

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

سوچ جیا کے ، اے سکھی ، چاهے پل میں کھوے
میرو بس کچھو نا چلے ، پی چاهیں سو هوے

(सारंग, बँधा तिताला)

पीतम, जिन के नित बसो, जाय बसो वा गेह
वै अंखियां अब ना रहीं, जिन अंखियों कियो नेह

(سارنگ ، بندھا تتالا)

پیتم ، جن کے نت بسو ، جاے بسو وا گیهه
وے انکھیاں اب نا رهیں ، جن انکھیوں کیو نیهه

(सारंग, ताला)

बिन पीतम बौरी भई, कछु न नी को भाय
गरिखम अंबो बैठ के कोयल कूक मचाय

(سارنگ ، تالا)

بن پیتم بوری بھئی ، کچھو نہ تی کو بھاے
گریکھم انبو بیٹھہ کے کویل کوک مچاے

(सारंग, चलता तिताला)

रूप बनायो कौन को, कहां लगी है लाग
दूर कीजिये पीक कूं, लगे कपोलन राग

(سارنگ ، چلتا تتالا)

روپ بنایو کون کو ، کہاں لگی ھے لاگ
دور کیجیے پیک کوں ، لگے کپولن راگ

(सारंग, चलता तिताला)

सखी, कहा देखाय गी, मो को कछू न भाय
पीतम की मो नैंन में मूरत रही समाय

(سارنگ ، چلتا تتالا)

سکھی . کہا دیکھاے گی ، مو کو کچھو نہ بھاے
پیتم کی مو نین میں مورت رھی سماے

(सारंग, चलता तिताला)

बार बार तो सूं कही, तू मत पड़े बसीठ
दूजी पड़ी नहीं दीठ में जैसी तू ही दीठ

(سارنگ ، چلتا تالا)

بار بار تو سوں کہی ، تو مت پڑے بسیٹھه
دوجی پڑی نہیں دیٹھه میں جیسی تو هی دیٹھه

(सारंग, इकताला)

तेरी न मानूं सिख, सखी, मो कूं ना यह भाय
जा ही सूं डाढ़ो हियो, वा ही सूं सियराय

(سارنگ ، یك تالا)

تیری نه مانوں سکھه ، سکھی ، مو کوں نا یه بھائے
جاهی سوں ڈاڑھو هیو ، واهی سوں سیرائے

(बिन्द्राबनी सारंग, बँधा तिताला)

काम भरो तन में, सखो, पी कूं देख दिखाय
नई लगन ती को लगी, झुक झुक झांकत आय

(بندرابنی سارنگ ، بندھا تالا)

کام بھرو تن میں ، سکھی ، پی کوں دیکھه دکھائے
نئی لگن تی کو لگی ، جھك جھك جھانکت آئے

(सिंदूरा, इकताला)

बिन देखे तन को, सखी, मन को पड़े न चैन
ना जानूं, मेरे तईं कैसे बीतें रैन!

(سندورا ، یک تالا)

بن دیکھے تن کو، سکھی ، من کو پڑے نہ چین
نا جانوں ، میرے تئیں کیسے بیتے رین !

(सिंदूरा, इकताला)

सौतन सूं अत पीर जिया मोर दुख पाय
गये दूर दिस कूं, सखी, पीतम प्रीत लगाय

(سندورا ، یک تالا)

سوتن سوں ات پیر جیا مور دکھہ پائے
گئے دور دِس کوں ، سکھی ، پیتم پیت لگائے

(कौकब, इकताला)

देखत ही यह रूप, सखि, लगी जिया कूं चोट
नट की सी गत ले गई, पट घूंघट की ओट

(کوکب ، یک تالا)

دیکھت ھی یہ روپ ، سکھہ ، لگی جیا کوں چوٹ
نٹ کی سی گت لے گئی ، پٹ گھونگھٹ کی اوٹ

(पूरबी, बँधा तिताला)

ऐ री सखी, सुनि काम पिया ने तन मेरो सब घेर लियो है
देखे बिना तो चैन न आवे, ना जानूं उन कहा कियो है

(پوربی ، بندھا تتالا)

اے ری سکھی ، سن کام پیا نے تن میرو سب گھیر لیو ھے
دیکھے بنا تو چین نہ آوے ، نا جانوں اُن کہا کیو ھے

(पूरबी अड़ा चौताला)

अली, जब जानूं मैं तो कूं चातुर, जो तू पी के मन की बूझे
जानत नांह तू भोली पियारी, मन की तो सब तन सैं सूझे

(پوربی ، اڑا چوتالا)

الی ، جب جانوں میں توکوں چاتر ، جو تو پی کے من کی بوجھے
جانت نانہہ تو بھولی پیاری ، من کی تو سب تن سیں سوجھے

(पूरबी, अड़ा चौताला)

चातुर प्यारो हमारो, सखी, सब जानत अपनो और बरानो
तुम काहे फिरो इत को उत को अपने जिया में कह बात को ठानो

(پوربی ، اڑا چوتالا)

چاتر پیارو ھمارو ، سکھی ، سب جانت اپنو اور برانو
تم کاھے پھروات کو اُت کو اپنے جیا میں کہہ بات کو ٹھانو

(पूरबी, अड़ा चौताला)

नैंन कहे सब देत—हमें, कहो पीत लगी अब और तिया की
मैं तुम्हरे गुण जानत हूँ, पिया, मो से न बात छिपाओ जिया की

(پوربی ، اڑا چوتالا)

نین کہے سب دیت ہمیں ، کہو پیت لگی اب اور تیا کی
میں تمہرے گن جانت ہوں ، پیا ، مو سے نہ بات چھپاو جیا کی

(मुलतानी, तिताला)

महशर का दिन याद रख, हाल न अपना भूल
इस में बख़्शे जाओगे, कलिम: पढ़ो रसूल

(ملتانی ، تتالا)

محشر کا دن یاد رکھہ ، حال نہ اپنا بھول
اس میں بخشے جاؤ گے ، کلمہ پڑھو رسول

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

अब लों गई नहीं बात है, रख ले अपने हात
जो न मिले तू पीय सूं जाय रहें कहीं रात

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

اب لوں گئی نہیں بات ھے ، رکھہ لے اپنے ھات
جو نہ ملے تُو پیہ سوں جاے رھیں کہیں رات

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

हर दिन उसकी याद रख, जा में सब कछु होय
आये न दुनया काम कुछ, ग़फ़लत में मत सोय

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

ہر دن اُس کی یاد رکھہ ، جا میں سب کچھُہ ہوے
آے نہ دنیا کام کچھہ . غفلت میں مت سوے

(मुलतानी धनासिरी,)

लाज काम बैरी भये, उन सूं कहां बसाय
बिन देखे पिया ना बने, दुर्ग फिर लखो न जाय

(ملتانی دھناسری ،)

لاج کام بیری بھئے ، اُن سوں کہاں بساے
بن دیکھے پیا نا بنے ، درگ پھر لکھو نہ جاے

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

बैरी अरी, तू बैठ तो, ऐसे बोल न बोल
मो को पड़ी अब जान की, तो को भयो किलोल

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

بیری اری ، تُو بیٹھہ تو ، ایسے بول نہ بول
مو کو پڑی اب جان کی ، تو کو بھیو کلول

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

लगन लगी पी सूं, सखी, बैठी देखूं राह
हाथ नहीं वह आत हैं मेरी न उन को चाह

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

لگن لگی پی سوں ۔ سکھی ، بیٹھی دیکھوں راہ
ہاتھہ نہیں وہ آت ہیں ، میری نہ اُن کو چاہ

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

घड़ी पड़े नहीं चैन, सखि, जब तें बिछुड़े नांह
बदरी बदरी सी गई, पिया नहीं घर मांह

(ملتانی دھناسری، بندھا تتالا)

گھڑی پڑے نہیں چین ، سکھہ ، جب تیں بچھڑے نانہہ
بدری بدری سی گئی ۔ پیا نہیں گھر مانہہ

(मुलतानी धनासिरी, अड़ा चौताला)

लखि हूँ नैनां जब लला, जानूं हूं तब चाह
कहे सुने मानूं नहीं, तो ही लो पेम निबाह (?)

(ملتانی دھناسری ، اڑا چوتالا)

لکھہ ہوں نیناں جب للا ، جانوں ہوں تب چاہ
کہے سنے مانوں نہین ، تو ہی لو پیم نباہ (؟)

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

आवत हैं जिस राह तें, लगे रहत उत नैन
देखूं न जब तक लाल कूं, पड़े नहीं सुख चैन

(ملتانی دهناسری ، بندها تتالا)

آوت هیں جس راه تیں ، لگے رهت اُت نین
دیکھوں نه جب تک لال کوں . پڑے نهیں سکهه چین

(मुलतानी धनासिरी, तिताला)

साईं, तो सो कौन, जो इच्छा मांगन जायें
ऐसो दाता तू ही है, मन की मागें पायें

(ملتانی دهناسری ، تتالا)

سائیں ، تو سو کون ، جو اِچّها مانگن جائیں
ایسو داتا تو هی هے ، من کی مانگیں پائیں

(धनासिरी, बँधा तिताला)

गुसय्यां के रङ्ग देखो, कोऊ चाहे, ऐसे रङ्ग रङ्ग, कौन रङ्ग सके
उन के रङ्ग उन्हीं को रङ्गे बने, और कूं बन आवे नांहीं, सभी देख यह ढङ्ग छके

(دهناسری ، بندها تتالا)

گُسیّاں کے رنگ دیکهو ، کواُو چاهے ، ایسے رنگ رنگے ، کون رنگ سکے
اُن کے رنگ اُنهیں کو رنگے بنے ، اور کوں بن آوے ناهیں ، سبهی دیکهه یه ڈهنگ چهکے

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

नैंनन सेती सैन कियो, और मुख सेती सब बैन कियो है
कहा करूं, कित जाऊं, सखी, अब मो को कछु बन आवे नांही,
पिया बिना सुख चैन गयो है

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

نینن سیتی سین کیو ، اور مکھ سیتی سب بین کیو ھے
کہا کروں ، کت جاؤں ، سکھی ، اب مو کو کچھو بن آوے نانہیں ،
پیا بنا سُکھ چین گیو ھے

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

मन की मन हीं जानत है, मेरी जानो, पिया, तुम अपने मन सूं
यह पीत की रीत छुपत नांहीं, देख लीजे, पीतम, अब तन सूं

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

من کی من ھیں جانت ھے ، میری جانو ، پیا ، تم اپنے من سوں
یہ پیت کی ریت چھپت نانہیں ، دیکھہ لیجے ، پیتم ، اب تن سوں

(पूरबा धनासिरी, इकताला)

देखत हीं मैं चित कूं, माई, सबह जिन के उन के न पैहूँ
आज गई, सो गई, सजनी, अब फेर कभी उन के ना जैहूँ

(پوربا دھناسری ، یک تالا)

دیکھت ھیں میں چت کوں ، مائی ، سبھہ جن کے اُن کے نہ پیھوں
آج گئی ، سو گئی ، سجنی ، اب پھیر کبھی اُن کے نا جیھوں

(पूरबा धनासिरी, बँधा तिताला)

कहाँ ऐसो बनाव बने, सजनी, हम और पिया एक गली में मिलें
जब मिलमो भये पी सङ्ग, माई, जी ऐसे खिले जयों फूल खिलें

(پو ربا دهناسری ، بندها تتالا)

کہوں ایسو بناو بنے ، سجنی ، ہم اور پیا ایک گلی میں ملیں
جب ملنو بھئے پی سنگ ، مائی ، جی ایسے کھلے جیون پھول کھلیں

(पूरबा धनासिरी, बँधा तिताला)

ऐ री पिया प्यारी मेरी, चल तू अपने पीतम प्यारे के नेरे
झूठी बात, सखी, काहे करत है, सुरजन जा बसे औरन के घेरे

(پو ربا دهناسری ، بندها تتالا)

اے ری پیا پیاری میری ، چل تو اپنے پیتم پیارے کے نیرے
جھوٹھی بات ، سکھی ، کاھے کرت ھے ، سُرجن جا بسے اورن کے گھیرے

(पूरबा धनासिरी, चलता तिताला)

मूरख नार गंवार, तू भूल पिया मत सोय
उतरी पी के जीय: से, आदर करे न कोय

(پو ربا دهناسری ، چلتا تتالا)

مورکھہ نار گنوار ، تو بھول پیا مت سوے
اُتری پی کے جیّہ سے ، آدر کرے نہ کوے

(धनासिरी, चलता तिताला)

ऐ री माई, उस रङ्गीले छबीले सङ्ग मोरी लागी पीत
काहू की तपत पूछत नांहीं. कैसे कहूँ उन के ढङ्ग की रीत

(دھناسری ، چلتا تتالا)

اے ری مائی اُس رنگیلے چھبیلے سنگ موری لاگی پیت
کاھو کی تپت پوچھت ناہیں ، کیسے کہوں اُن کے ڈھنگ کی ریت

(धनासिरी, हारी)

ऐ री माई, जो सजन आवे मोरे सुख की घरियाँ
दौर लागूं गरवा के रसिया, और करूं रङ्ग रलियाँ

(دھناسری ، هوری)

اے ری مائی ، جو سجن آوے مورے سُکھ کی گھریاں
دَور لاگوں گروا کے رسیا ، اور کروں رنگ رلیاں

(धनासिरी, बँधा तिताला)

हम से तुम से नेह लगयो, प्यारे बलमा हमारो
'शाहे-आलम' पी, तुम्हरे मिलन कूं सारी रैन जगी लो

(دھناسری ، بندھا تتالا)

ہم سے تم سے نیہہ لگیو، پیارے بلما ھمارو
شاہ عالم پی ، تمھرے ملن کوں ساری رین جگی لو

(सरी, चलता तिताला)

काहे कहे बतियां यह झूठी, कहा पड़ी अब उन कूं मेरी
काज कहा हम सूं, सजनी.. अब लाल की प्यारी भई बहुतेरी

(سری ، چلتا تتالا)

کاهے کہے بتیاں یہ جھوٹھی ، کہا پڑی اب اُن کوں میری
کاج کہا ہم سوں ، سجنی ، اب لال کی پیاری بھئی بہتیری

(सरी, चलता तिताला)

जेते करें तुम्हरे मन हारो, तेही, लला, हम सेती ही भाजो
जिन सेती लगा जी, मुख से कहो, तुम नैंनन मे अब काहे को लाजो

(سری ، چلتا تتالا)

جیتے کریں تمھرے من ھارو ، تیہی ، للا ، ہم سیتی ھی بھاجو
جن سیتی لگا جی ، مکھ سے کہو ، تم نین میں اب کاھے کو لاجو

(सरी, चौताला)

कवल से पान, कलानिध सो मुख, कुन्द से दन्त, कुरङ्ग से नैंनाँ
गौरो सो गात, सुगन्ध लगात, उजारी लखात पे लाजत बैनाँ
सूछम सी कटि, बाल ब्याल से, चाल मुराल की, कोयल बैनाँ
ऐसी तिया बिन, प्यारा पिया, कहा, कैसे के पावे घड़ी पल चैनाँ

(سری ، چوتالا)

کول سے پان ، کلاندھ سو مکھہ ، کُند سے دنت ، کُرنگ سے نینان
گورو سو گات ، سگندھ لگات ، اُجاری لکھات پے لاجت بینان
سُوچھم ہی کٹ ، بال سول سے ، چال مرال کی ، کویل بینان
ایسی تیا بن ، پیارو پیا ، کہو ، کیسے کے پاوے گھڑی پل چینان

(गौरी, बँधा तिताला)

पीतम की चतुराई सखी, हम पे नहीं जात है खोल बताई
हों तेरो गुण बहुते मानूंगी, माई, जो तू मोहि देवे जताई

(گوری ، بندھا تتالا)

پیتم کی چترائی ، سکھی ، ہم پے نہیں جات ہے کھول بتائی
ھوں تیرو گن بہتے مانوں گی ، مائی ، جو تو موہ دیوے جتائی

(गौरी, बँधा तिताला)

मेरे देखत छीनी अब कर लीनी भूल के माल पिया नौ ही दीनी
होत कहा अब के मुकरी, तिया, तेरी सबे हम साबित कीनी

(گوری ، بندھا تتالا)

میرے دیکھت چھینی اب کر لینی بھول کے مال پیا نو ھی دینی
ھوت کہا اب کے مکری ، تیا ، تیری سبے ہم ثابت کینی

(गौरी, चलता तिताला)

कोऊ उपाव करो, सजनी, अब नेह के फन्दे फस्यो मन मेरो
छूटत नांहीं छुटाय किसू के, कोऊ चवाव करो बहुतेरो

(گوری ، چلتا تتالا)

کواو اُپاو کرو، سجنی ، اب نیہہ کے پھندے پھسیو منؐ میرو
چھوٹت ناہیں چھٹائے کسو کے ، کواُو چواو کرو بہتیرو

(गौरी, बँधा तिताला)

अली, हूं पछताई मन में, काहे को पीत करी लालन से!
हमरी बात बिसारदई, अब लागे पिया ... घर घालन से

(گوری ، بندھا تتالا)

الی ، هوں پچھتائی من میں ، کاھے کو پیت کری لالن سے !
ھمری بات بسار دئی ، اب لاگے پیا ...گھر گھالن سے

(गौरी, बँधा तिताला)

आज लला नहीं आवत हैं, सखी, कौन जतन कर पी कूं बुलाऊ ?
प्यारे बिना कछु नेक न भावे, कैसे बचन मैं जी से भुलाऊं ?

(گوری ، بندھا تتالا)

آج للا نہیں آوت ھیں، سکھی ، کون جتن کر پی کوں بلاؤں؟
پیارے بنا کچھو نیک نہ بھاوے ، کیسے بچن میں جی سے بھلاؤں؟

(गौरी, बँधा तिताला)

साँझ पड़ी, पिया अजहूं न आये, न जानूं कौन तिया सङ्ग बिरमाये रहे
अब तो उन को मन और से अटको, माई, मो कूं जो चाहे सो कहे

(گوری ، بندھا تتالا)

سانجھہ پڑی پیا اجھوں نہ آئے ، نہ جانوں کون تیا سنگ برمائے رہے
اب تو اُن کو من اور سے اٹکو ، مائی ، موکوں جو چاہے سو کہے

(गौरी, होरी)

आज बैठी कोयल मध माती अंबुवा की डार पर कूक मचावे
कूक सुने या बैरन की, सखी, पीर पिया मोहि आन सतावे
डीठ पड़े नहीं ऐसी कोऊ हितू जो मेरे पी को जाय सुनावे
भूल गई तन की सुध सब इस डीठ लंगर को पीत की रीत बतावे

(گوری ، ہوری)

آج بیٹھی کویل مدھ ماتی انبوا کی ڈار پر کوک مچاوے
کوک سنے یا بیرن کی ، سکھی ، پیر پیا موہ آن ستاوے
ڈیٹھہ پڑے نہیں ایسی کواُ ھِتو ۔ جو میرے پی کو جاے سناوے
بھول گئی تن کی سدھ سب اس ڈیٹھہ لنگر کو پیت کی ریت بتاوے

(जैती, गौरी)

ऐ री माई, कैसी नीकी गावत तान भली !
सब गुणी लेत दून, उस्ताद नज़र अली !

(جیتی ، گوری)

اے ری مائی . کیسی نیکی گاوت تان بھلی !
سب گنی لیت دُون . استاد نظر علی !

(स्याम, इकताला)

हात चवाई लोक से क्यों कि देखन पाई
लाज निगोरी, ऐ सखी, नैंनन रही समाई

(سیام ، یك تالا)

هات چوائی لوك سے کیوں که دیکھن پای
لاج نگوری ، اے سکھی ، نین رهی سمای

(हमीर, चौताला)

लाज छुटी, गरह काज छुटयो, और बात खुली सब हीं मुख आनी
हांस सहयो, उपहांस सहयो, घर बाम न देत है नन्द जिठानी
लोक चवाई सूं नाम धराय के, मैं अपनो मन दे पचतानी
नौज लगें तुम सूं अंखियां ! पिया, लागे की सार नहीं तुम जानी

(حمیر ؛ چوتالا)

لاج چھٹی ، گرہ کاج چھٹیو ، اور بات کھلی سب ہیں مکھہ آنی
ھانس سہیو ، اُپھانس سہیو ، گھر باس نہ دیت ھے نند جٹھانی
لوك چوائی سوں نام دھرائے کے ، میں اپنو من دے پچھتانی
نوج لگیں تم سوں انکھیاں ! پیا ، لاگے کی سار نہیں تم جانی

(हमीर, दुताला)

आय नहीं अजहूं कह कारण सेज सुगन्ध सिंगार की त्यारी
जाके हुलास में भूल गये. सुध नाँह रही, किस की घर बारी
एक घड़ी नहीं छाँड सके, अब कैसी कहा वह लागत प्यारी
पीतम सङ्ग तो जाने. सखी, आज कौन सी आय लगी है नारी

(حمیر ؛ دوتالا)

آے نہیں اجھوں کہہ کارن سیج سگندھ سنگار کی تیاری
جا کے ھلاس میں بھول گئے ، سدھ ناںھہ رھی کس کی گھر باری
ایك گھڑی نہیں چھانڈ سکے ، اب کیسی کہا وہ لاگت پیاری
پیتم سنگ توجانے ، سکھی ، آج کون سی آے لگی ھے ناری

(कामोद, इकताला)

पीतम सूं मन लग गयो, पड़े न मो कूं कल
कैसी हितू है तू, सखी, करे जो मो सूं छल

(کامود ، یک تالا)

پیتم سوں من لگ گیو ، پڑے نہ مو کُوں کل
کیسی ہتو ھے تو ، سکھی ، کرے جو مو سُوں چھل

(कामोद, बँधा तिताला)

कीजे ना ऐसो कछू बिनती करत मनाय
औसर चूके जो, सखी, फिर पाछे पछताय

(کامود ، بندھا تتالا)

کیجے نا ایسو کچھو ، بنتی کرت منائے
اوسر چوکے جو ، سکھی ، پھر پاچھے پچتائے

(कामोद,)

मेरो मन तो कूच है, तू मन मोहे नाँह
बोलो मत मो सूं, पिया, छाँडो ना मोरी बाँह

(کامود ،)

میرو من تو کوچ ھے ، تو من موھے ناںھہ
بولو مت مو سوں ، پیا ، چھانڈو نا موری بانھہ

(कामोद इकताला)

सखी, कहूँ क्या पीर सूं, आंखन बरसे मेह
मन की सब ऐसी कहूँ, लाल जु आवें नेह

(کامود ، یک تالا)

سکھی ، کہوں کیا پیر سوں ، آنکھن برسے میہہ
من کی سب ایسی کہوں ، لال جو آویں نیہہ

(कामोद, होरी)

पी के सङ्ग लिपटी रही, करत उनींदे भेस
भोर उठी अलसात ती, मुख पर डारे केस

(کامود ، ہوری)

پی کے سنگ لپٹی رہی ، کرت اُنیندے بھیس
بھور اُٹھی السات تی ، مکھہ پر ڈارے کیس

(कामोद, बँधा तिताला)

ईधर बरखा की झरी, ऊधर बरसें नैन
भला, सखी, तू आप कह, किस को पी बिन चैन

(کامود ، بندھا تتالا)

ایدھر برکھا کی جھری ، اودھر برسیں نین
بھلا سکھی ، تو آپ کہہ ، کس کو پی بن چین

(कानहरा, बँधा तिताला)

लाल की आँखन सूं उरझी अंखियाँ, अब कोन उन्हे सुरझाये
देखे बिना सुरझत नाँहीं, माई, पिया बिन मन मों मुरझाये

(کانهرا ، بندها تتالا)

لال کی آنکھن سوں اُرجھی انکھیاں ، اب کون انھے سُرجھائے
دیکھے بنا سرجھت ناہیں ، مائی ، پیا بن من موں مرجھائے

(कानहरा, जल्द तिताला)

आज कियो छल जैसो पिया तुम, काल करोगे तो रूस रहूँगी
मैं जु कहत हूँ, जी सें सुनो, नहीं अपनी धाय सूं जाय कहूँगी

(کانهرا ، جلد تتالا)

آج کیو چھل جیسو پیا تم ، کال کروگے ، تو رُوس رہوں گی
میں جو کہت هوں ، جی سیں سنو ، نہیں اپنی دهاے سوں جاے کہوں گی

(कामोद, होरी)

लेवत मेरे जीय: को पल पल में सुख चैन
दिखाय सलोनी आपनो, दे दे कजरा नैन

(کامود ، هوری)

لیوت میرے جیہ کو پل پل میں سکھہ چین
دکھاے سلونی آپنو ، دے دے کجرا نین

(،)

पीतम के, सख, हात से बिचकन लागी भाल
जाय कहो समुझाय के, भली नहीं यह चाल

(،)

پیتم کے ، سکھ ، ھات سے بچکن لاگی بھال
جاے کہو سمجھاے کے ، بھلی نہیں یہ چال

(कानहरा, बँधा तिताला)

कहा कहूं, सखि. सौत से. पिया न छांडे पल
झूठी बातें नित कहे, आज करे और कल

(کانہرا ، بندھا تتالا)

کہا کہوں ، سکھِ ، سوت سے ، پیا نہ چھانڈے پل
جھوٹھی باتیں نت کہے ، آج کرے اور کل

(ग़ारा, इकताला)

ऐसे कपटी जीयः को कहूँ नहीं है ठौर
बात करो मो सूं, पिया, घात करो कहूँ और

(غارا ، یک تالا)

ایسے کپٹی جیہ کو کہوں نہیں ہے ٹھور
بات کرو موسوں ، پیا ، گھات کرو کہوں اور

(शहानः कानहरा, इकताला)

आवत नांहीं गेह जो पूछत है यह बाल
लाग गई कहां आंख है, कहो क्यों ना लाल ?

(شہانا کانہرا ، یک تالا)

آوت ناہیں گیہہ جو پوچھت ھے یہ بال
لاگ گئی کہاں آنکھہ ھے ، کہو ھو کیوں نا لال ؟

(मांगी कानहरा, इकताला)

अन भाती कहो नहीं पीतम की, जो पीयः कहें सो मांगे लीजो
मैं पीयः सूं नहीं बोलूं, सखी, तुम अपनी ओर तें आदर कीजो

(مانگی کانہرا ، یک تالا)

ان بھاتی کہو نہیں پیتم کی ، جو پیہ کہیں سو مانگے لیجو
میں پیہ سوں نہیں بولوں ، سکھی ، تم اپنی اور تیں آدر کیجو

(कानहरा, अड़ा चौताला)

सोच करो और बिचार करो, कई दिवस को है यह लेखा
होगी हितू तुम मोरी बड़ी, अब देख बिचारो तो हात की रेखा
नहीं देख लियो, नहीं जान लियो, सखी, आवत है मोहि या ही परेखा
ले ले बला मन हार करी, पर पीतम ने मेरी ओर न देखा

(کانھرا ، اڑا چوتالا)

سوچ کرو اور بچار کرو ، کئی دِوس کو ہے یہ لیکھا
ہوگی ھتو تم موری بڑی ، اب دیکھہ بچارو تو ھات کی ریکھا
نہیں دیکھہ لیو ، نہیں جان لیو ، سکھی ، آوت ہے موہ یا ھی پریکھا
لیے لے بلا من ھار کری ، پر پیتم نے میری اُور نہ دیکھا

(कानहरा, बँधा तिताला)

नैंन लगें कजरारे प्यारे के, और, सखी, मुख तेरे सुहावे
देखत हो कहा, चातुर नारी रूप दिखा यह जीयः लुभावे

(کانھرا ، بندھا تتالا)

نین لگیں کجرارے پیارے کے ، اور ، سکھی ، مکھہ تیرے سہاوے
دیکھت ھو کہا ، چاتُر ناری روپ دکھا یہ جیہ لبھاوے

(कानहरा, अड़ा चौताला)

देख पिया को रूप ती मुख मूंडे मुस्काय
पीतम, सखि, लख के रही नीचे नैंन नचाय

(کانھرا ، اڑا چوتالا)

دیکھہ پیا کو روپ تی مکھہ مونڈے مسکاے
پیتم ، سکھی ، لکھہ کے رھی نیچے نین نچاے

(कानहरा,   )

दूत लगानी ना सुनूं, मैं जु कहूं सो मान
उन के जी में और है, तू ही बसे मो जान

(کانہرا ،   )

دوت لگانی نا سنوں ، میں جو کہوں سو مان
اُن کے جی میں اور ہے ، تو ہی بسے مو جان

(कानहरा, अड़ा चौताला)

हूं समुझाय रही बहुते, उन बातन मोहि लजावत हैं
पूछत हूं जब भेद की बातें, और की और बतावत हैं
मो सूं कहे नहीं कैसी हितू जब वे उन के ढिग जावत हैं
कौन तिया बस पीय: पड़े? सखि, मेरे नहीं घर आवत हैं

(کانہرا ، اڑا چوتالا)

ہوں سمجھائے رہی بہتے ، اُن باتن موہ لجاوت ہیں
پوچھت ہوں جب بھید کی باتیں ، اور کی اور بتاوت ہیں
موسوں کہے نہیں کیسی ہتو جب وے اُن کے ڈھگ جاوت ہیں
کون تیا بس پیہ پڑے؟ سکھِہ ، میرے نہیں گھر آوت ہیں

(ऐमन, बँधा तिताला)

लागत नैंनन नीके भले यह कौन सजी पिया पाग निहारी
जाओ पिया तुम उन के, जिन के रहत हो रस मसे, सुनो तुम बात हमारी

(ایمن ، بندھا تالا)

لاگت نینن نیکے بھلے، یہ کون سجی پیا پاگ نہاری
جاؤ پیا تم اُن کے، جن کے رہت ہو رس مسے، سنو تم بات ہماری

(ऐमन, इकताला)

दर्द है तन मन को जो, जानत नांहीं कोई तबीब
जा को कहूं कोऊ न जाने, मेरी जाने मेरा हबीब

(ایمن ، یک تالا)

درد ہے تن من کو جو، جانت ناہیں کوئی طبیب
جا کو کہوں کواُو نہ جانے، میری جانے میرا حبیب

(ऐमन, चौताला)

दिन चार की चाह पे भूलो नहीं, सखि, आप को देखो, संभाल के बोलो
एक सी बात रहे न सदा, यह जान बिचार के जीयः में तोलो
हम देख लिई पियः के जियः की, तुम काहे को बात हमारी में डोलो
पी काहू के नांह भये, और होंगे ऐसन सूं मन की नहीं खोलो

(ایمن ، چوتالا) .

دن چار کی چاہ پے بھولو نہیں ، سکھِ ، آپ کو دیکھو ، سنبھال کے بولو
ایک سی بات رہے نہ سدا ، یہ جان بچّار کے جیہ میں تولو
ہم دیکھہ لئی پیہ کے جیہ کی ، تم کاھے کو بات ھماری میں ڈولو
پی کاھو کے ناتھہ بھئے اور ھوں گے ایسن سوں من کی نہیں کھولو

(ऐमन, इकताला)

समुझावत, सख, कौन को ? मो को एक न भाय
पी की सुध आवे जबे, तन की सब सुध जाय

(ایمن ، یک تالا)

سمجھاوت ، سکھِ ، کون کو؟ مو کو ایک نہ بھاے
پی کی سدھ آوے جبے ، تن کی سب سدھ جاے

(ऐमन, बँधा तिताला)

जिया जरे है पीर सूं भावे नहीं, सख, धूप
मेरो मन भयो बावरा, देखत पी को रूप

(ایمن ، بندھا تتالا)

جیا جرے ھے پیر سوں ، بھاوے نہیں ، سکھِ ، دھوپ
میرو من بھیو باورو ، دیکھت پی کو روپ

(ऐमन, इकताला)

लिपट झपट पी से करो लखी तिहारी रीत
निपत कपट मन में बसे, परघट जावत प्रीत

(ایمن ، یک تالا)

لپٹ جھپٹ پی سیں کرو لکھی تہاری ریت
نپت کپٹ من میں بسے ، پرگھٹ جاوت پریت

(ऐमन कलयान, इकताला)

पादशाह वली महबूब मौलाना
'शाह-आलम' के मन की इन्छा बर लाना

(ایمن کلیان ، یک تالا)

پادشاہ ولی محبوب مولانا
شاہ عالم کے من کی انچھا بر لانا

(भूपाली, बँधा तिताला)

रूप दिखा के, ऐ सखी, चैन लियो सब छीन
नैंनन चंचल चपल लख, मन तड़फत ज्यों मीन

(بھو پالی ، بندھا تتالا)

روپ دکھا کے ، اے سکھی ، چین لیو سب چھین
نینن چنچل چپل لکھہ ، من تڑپھت جیوں مین

(भूपाली, बँधा तिताला)

आज किधर तुम आय हो, कहिये मो सूं, लाल
बेग, सिधारो वा ही घर, सुने न प्यारी बाल

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

آج کدھر تم آے ہو ، کہیے مو سوں لال
بیگ ، سدھارو وا ھی گھر ، سنے نہ پیاری بال

(भूपाली, बँधा तिताला)

पीतम, ऐसी चाल की भली नहीं है बाल
देखत हो गरे कौन के बुहर खरी है माल

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

پیتم ، ایسی چال کی بھلی نہیں ھے بال
دیکھت ھو گرے کون کے بُہر کھری ھے مال

(पूरबा चलता तिताला)

रूप रङ्ग हम देख के जान लिई हम चाल
मचे जहां हो रङ्ग में, रचे रहो तहां लाल

(پوربا ، چلتا تتالا)

روپ رنگ ہم دیکھہ کے جان لئی ہم چال
مچے جہاں ہو رنگ میں ، رچے رہو تہاں لال

(पूरबा, जल्द तिताला)

डार थगोरी सौत ने लीनो अपने हात
लालन के, सखि, बैर की कही न जावे बात

(پوربا ، جلد تتالا)

ڈار تھگوری سوت نے لینو اپنے ہات
لاان کے ، سکھِ ، بیر کی کہی نہ جاوے بات

(किदारा, बँधा तिताला)

ऐसो दमकत रूप ती मानो चंद की जोत
कहा कहूँ, सखि, जीयः की देखत बस जो होत

(کدارا ، بندھا تتالا)

ایسو دمکت روپ تی مانو چند کی جوت
کہا کہوں ، سکھِ ، جیہ کی دیکھت بس جو ہوت

(किदारा, बँधा तिताला)

चंद मुखी सी नार को सब लख व्याकुल होत
वा की छब देखे, लला. होत नैंन में जोत

(کدارا ، بندھا تتالا)

چند مکھی سی نار کو سب لکھ بیاکل ہوت
وا کی چھب دیکھے ، للا ، ہوت نین میں جوت

(किदारा, चौताला)

चन्दन की चौकी पर बैठी पहरे बसन भूषन चाँदनी की, पिया उजियारी की सूरत देखे ही लजात है
चँद मुखी फूली चाँदनी चहूँ ओर, जरी को चँदवा बिछे चाँदनी तैसी झलकत जोत हीरे की नैंनन सुहात है
काहे करत हो लोगन की लुगाई वा तिया सूं दराइयां यह ऐसी कौन तिहारी बात है ?
ऐसी चाँदनी में, प्यारे, चल बैठो सङ्ग अपनी प्यारी के. फेर पाछे पछते हो, यह नीकी रैन जात है

(کدارا ، چوتالا)

چندن کی چوکی پر بیٹھی پہرے بسن بھوکن چاندنی کی ، پیا اُجیاری کی صورت دیکھے ھی لجات ھے
چند مکھی پھولی چاندنی چہوں اور ، جری کو چندوا بچھے چاندنی تیسی جھلکت جوت ھیرے کی نینن سہات ھے
کاھے کرت ھو لوگن کی لگائی وا تیا سوں درائیاں ، یہ ایسی کون تہاری بات ھے ؟
ایسی چاندنی میں ، پیارے ، چل بیٹھو سنگ اپنی پیاری کے ، پھیر پاچھے پچھتے ھو ، یہ نیکی رین جات ھے

(किदारा, बँधा तिताला)

आज की कैसी लगत है यह चाँदनी रात !
या चाँदनी में देखत पिया की सूरत मेरे नैंन लजात

(کدارا ، بندھا تتالا)

آج کی کیسی نیکی لگت ھے یہ چاندنی رات !
یا چاندنی میں دیکھت پیا کی صورت میرے نین لجات

(क़िदारा, चलता तिताला)

चाँदनी सी उजयारी तिया, बैठी देखे चाँदनी को पिया प्यारी तुम्हारी
तुम जो जात हो औरन के घर, मूरख लाल. कहो दूजी ऐसी कौन तुम निहारी ?

(کدارا ، چلتا تتالا)

چاندنی سی اُجیاری تیا بیٹھی دیکھے چاندنی کو پیا پیاری تمہاری
تم جو جات ہو اورن کے گھر، مورکھہ لال ، کہو دوجی ایسی کون تم نہاری؟

(क़िदारा, बँधा तिताला)

क्या नीकी फूल रही आज की चाँदनी यह पूरन मास की !
पिया बिन नीकी लागत नाहीं, तू बैठ, माई, तू ही बसी पिया के बास की

(کدارا ، بندھا تتالا)

کیا نیکی پھول رہی آج کی چاندنی یہ پورن ماس کی !
پیا بن لاگت نیکی ناہیں ، تو بیٹھہ ، مائی ، تُو ھی بسی پیا کے باس کی

(क़िदारा, बँधा तिताला)

चूक पड़ी क्या हम से. पिया ? जो ऐसे तीखे बोलन लागे
काहे छिपावत, जान गई, तुम और तिया रस ढोलन लागे

(کدارا ، بندھا تتالا)

چُوک پڑی کیا ھم سے ، پیا ؟ جو ایسے تیکھے بولن لاگے
کاھے چھپاوت ، جان گئی ، تم اور تیا رس ڈھولن لاگے

(किदारा, चलता तिताला)

आई पिया प्यारी उजयारी ऐसी छीर सी चांदनी में अपने बस कीजे
लाय लिवाय हुं सौतें लग रस हीं, रसिया सूं सबे रस लीजे

(کدارا ، چلتا تتالا)

آئی پیا پیاری اُجیاری ایسی چھیر سی چاندنی میں اپنے بس کیجے
لائے لوائے هوں سوتیں لگ رس هیں رسیا سوں سبے رس لیجے

(किदारा, चलता तिताला)

सांच बता तु मो को, सखी री, पिया आज की चांदनी मनाय बैठे कहां ?
औरन सूं करें रस की बतियां, झूठी पाती पठाई यहां

(کدارا ، چلتا تتالا)

سانچ بتا تو موکو، سکھی ری، پیا آج کی چاندنی منائے بیٹھے کہاں ؟
اورن سوں کریں رس کی بتیاں ، جھوٹھی پاتی پٹھائی یہاں

(किदारा, बँधा तिताला)

कैसे के जाऊं पिया पे, सखी ? चहूँ ओर तें चांदनी फैल रही है
देखे बिना, अली, चैन नहीं, अत मोरे लिये तु बैरन भई है

(کدارا ، بندھا تتالا)

کیسے کے جاؤں پیا پے، سکھی؟ چہوں اور تیں چاندنی پھیل رهی هے
دیکھے بنا ، الی ، چین نہیں ، ات مورے لیے تو بیرن بھئی هے

(किदारा, बँधा तिताला)

जानत थी, पी चातुर हैं, पर आतुर नार के हात बिकाने
जाओ, सखी, तुम जानो नाहीं, वह तो लगी अब बात बनाने

(کدارا ، بندھا تتالا)

جانت تھی ، پی چاتر ھیں ، پر آتر نار کے ھات بکانے
جاو ، سکھی ، تم جانو ناہیں ، وہ تو لگی اب بات بنانے

(किदारा, चौताला)

सांची कहो, निस कहां जागत हो, नेह अत पागत हो, या ही के गुण गावत हो
बार बार आवत हो, मन सकुचावत सुख के बैन सुनावत हो, या ही में कहा पावत हो ?
एकन को अङ्ग लगावत हो, एकन को नेह जनावत हो, एकन के मन ललचावत हो
'शाह-आलम' पिया, कौन तुम कूं सिखावत, ऐसी कहा मन लावत हो ?

(کدارا ، چوتالا)

سانچی کہو ، نس کہاں جاگت ہو ، نیہہ ات پاگت ہو ، یا ھی کے گن گاوت ھو
بار بار آوت ھو من سکچاوت سکھہ کے بین سناوت ھو ، یا ھی میں کہا پاوت ھو؟
ایکن کو انگ لگاوت ھو ، ایکن کو نیہہ جناوت ھو ، ایکن کے من للچاوت ھو
شاہ عالم پیا ، کون تم کو سکھاوت ، ایسی کہا من لاوت ھو؟

(किदारा, चलता तिताला)

ऐसी निर्मल आज की चाँदनी मोहि भावे नैंन सुहावे
'शाहे-आलम' पिया, तुम्हारे देखत तन मन अत सुख पावे

(کدارا ، چلتا تتالا)

ایسی نرمل آج کی چاندنی موہِ بھاوے نین سہاوے
شاہِ عالم پیا ، تمہارے دیکھت تن من ات سُکھ پاوے

(किदारा, अड़ा चौताला)

सरद की चाँदनी मोहि अत भावे, और सब गुनी आछे आछे राग गायें
सब नर नारी बने ठने पहरे अभूषन, बैठे 'शाह-आलम' सङ्ग सुभायें

(کدارا ، اڑا چوتالا)

سرد کی چاندنی موہِ ات بھاوے ، اور سب گنی آچھے آچھے راگ گائیں
سب نر ناری بنے ٹھنے پہرے ابھوکھن بیٹھے شاہ عالم سنگ سبھائیں

(किदारा, बँधा तिताला)

ऐसे नीके बाग़न की सैर करो 'शाह-आलम' नित रहे मसऊदी
आज की निर्मल चाँदनी में ज़ोर फूले फूल दाऊदी

(کدارا ، بندھا تتالا)

ایسے نیکے باغن کی سیر کرو شاہ عالم نت رہے مسعودی
آج کی نرمل چاندنی میں زور پھولے پھول داؤدی

(किदारा, चौताला)

देख न सकूं इन नैंनन सूं, माई, पिया बिन या चाँदनी की राती
का सूं कहूँ यह, कौन लखे, कौन पढ़े, जाय मोरी पाती
कैसे कहूँ, अब कह न सकत हूँ तो सूं अपने जी की बाती
जब आन मिले पिया प्यारो मेरो, तब सियरी हो मोरी छाती

(کدارا ، چوتالا)

دیکھہ نہ سکوں ان نینن سوں، مائی، پیا بن یا چاندنی کی راتی
کا سوں کہوں یہ، کون لکھے، کون پڑھے، جاے موری پاتی
کیسے کہوں، اب کہہ نہ سکت ہوں تو سوں اپنے جی کی باتی
جب آن ملے پیا پیارو میرو، تب سیری ہو موری چھاتی

(किदारा, बँधा तिताला)

आज की यह चाँदनी पिया बिन कैसे के भावे, माई ?
कह कह हारी हित की बतियाँ, पियः, तो को सुन कर लाज न आई !

(کدارا ، بندھا تتالا)

اج کی یہ چاندنی پیا بن کیسے کے بھاوے، مائی ؟
کہہ کہہ ھاری ہت کی بتیاں، پیہ، تو کوں سن کر لاج نہ آئی !

(किदारा, बँधा तिताला)

चाहत हूँ, अब पीय: कूं देखूं भर भर नैन
लागी रहूँ अङ्ग रैन कूं, बैठी करूं, सखि, बैन

(کدارا ، بندھا تالا)

چاہت ہوں ، اب پیہ کوں دیکھوں بھر بھر نین
لاگی رہوں انگ رین کوں ، بیٹھی کروں، سکھہ، بین

(किदारा, बँधा तिताला)

चहूं ओर मुख चँद की चटक चाँदना जोत
लखिये ऐसी नार, सखि, नैंनाँ सियरे होत

(کدارا ، بندھا تالا)

چہوں اور مکھہ چند کی چٹک چاندنی جوت
لکھیے ایسی نار ، سکھہ ، نیناں سیرے ہوت

(किदारा, चौताला)

सखी रूप दिखा, मन पी को लुभा, अब मेरे तईं फूसलावन आई
तूहि जान लियो, पहचान लियो, अब तेरी सुनूं नहीं राम दुहाई
जैसी चाल करी तुम पीतम से, सो सारी तियान में मैं लख पाई
मोहि आवत है अब या ही परेखा, तेरे कहे क्यों जनम गंवाई !

(کدارا ، چوتالا)

سکھی روپ دکھا ، من پی کو لبھا ، اب میرے تئیں بھسلاون آئی
توہِ جان لیو ، پہچان لیو ، اب تیری سنوں نہیں رام دُھائی
جیسی چال کری تم پیتم سے ، سو ساری تیان میں میں لکھہ پائی
سوہ آوت ہے اب یا ھی پریکھا ، تیرے کہے کیوں جنم گنوائی !

(किदारा, बँधा तिताला)

वैरन निकसी चाँदनी, रही अंधेरी आस
निस में निकसी थी, सखी, जाऊं पी के पास

(کدارا ، بندھا تتالا)

بیرن نکسی چاندنی ، رھی اندھیری آس
نِس میں نکسی تھی ، سکھی ، جاوں پی کے پاس

(किदारा बँधा तिताला)

तन मन सेती अब सबे उठी जात है लाज
मेरी सुध तो लीजिये, प्यारे, सुन कर आज

(کدارا ، بندھا تتالا)

تن من سیتی اب سبے اٹھی جات ہے لاج
میری سدھ تو لیجیے ، پیارے ، سن کر آج

(क़िदारा, बँधा तिताला)

पीरो तेरो रूप, ती, नैंन उनींदे रात
पी को अत प्यारी लगे तेरी तरुनी बात

(کدارا ، بندھا تتالا)

پیرو تیرو روپ ، تی ، نین اُنیندے رات
پی کو ات پیاری لگے تیری تَرُنی بات

(क़िदारा, चौताला)

वा दिन तें सुध नांह रही, रस पेम भरे जब तें लखियां हैं
दूजी सुनी नहीं देखी कहां, उन देख झुकीं सगरी सखियां हैं
चँद से आनन पे कर अपने, मानो बिधाता ने ला रखियां हैं
देखत ही जिया, सच कहिये, अत नीकी सखी बदरी अंखियां हैं

(کدارا ، چوتالا)

وا دن تیں سدھ ناںھ رھی ، رس پیم بھرے جب تیں لکھیاں ھیں
دوجی سنی نہیں دیکھی کہاں ، اُن دیکھ جُھکیں سگری سکھیاں ھیں
چند سے آنن پے کر اپنے ، مانو بدھاتا نے لا رکھیاں ھیں
دیکھت ھی جیا ، سچ کہیے ، ات نیکی سکھی بدری انکھیاں ھیں

(बिहाग, अड़ा चौताला)

कोऊ चवाव करो कितनो, यह नेह लगे पर नेक न छूटे
दिन दिन काम बढ़ावे और पीर पिया की तन मन लूटे

(بہاگ ، اڑا چوتالا)

کو او چواو کرو کتنو ، یہ نیہہ لگے پر نیک نہ چھوٹے
دن دن کام بڑھاوے ، اور پیر پیا کی تن من لوٹے

(बिहाग, बँधा तिताला)

कहा समुझावत मो को, सखी तू, जी की ख़बर है किस को?
इस बिरह की ज्वाला की, ऐ री अली, वा ही जाने तन लागे जिस को

(بہاگ ، بندھا تتالا)

کہا سمجھاوت مو کو ، سکھی تو ، جی کی خبر ہے کس کو؟
اس برہ کی جوالا کی ، اے ری الی ، وا ھی جانے تن لاگے جس کو

(बिहाग, बँधा तिताला)

सखी, पड़े ना चैन, अब काह करूं मैं, हाय!
लगत अगन यह ना बुझे, और अगन बुझ जाय

(بہاگ ، بندھا تتالا)

سکھی ، پڑے نا چین ، اب کاہ کروں میں ، ھائے !
لگت اگن یہ نا بجھے ، اور اگن بجھ جائے

(संगरा, बँधा तिताला)

आई है कितनो निहारो किये, अब कीजिये वा सूं सुलूक की बातें
अगली कछु मन लाइये नाहीं, प्यारे, अब लीजिये मनाइये ऐश की रातें

(سنگرا ، بندھا تتالا)

آئی ھے کتنو نہارو کیے ، اب کیجیے وا سوں سلوک کی باتیں
اگلی پچھو من لائیے ناہیں ، پیارے . اب لیجیے منائیے عیش کی راتیں

(अड़ाना, बँधा तिताला)

कौन बसे यह ... जहां बिन देखे सुने ही कलंक लगे हैं
मो कूं बात कहे कलंक लगे, पिया, जो और तिया सूं नेह पगे हैं

(اڑانا ، بندھا تتالا)

کون بسے یہ ... جہاں بن دیکھے سنے ہی کلنک لگے ھیں
مو کوں بات کہے کلنک لگے ، پیا ، جو اور تیا سوں نیہہ پگے ھیں

(अड़ाना, बँधा तिताला)

बिसर गईं हमारे नेह की बतियां, अपनी प्यारी तिया सङ्ग सो तू
तेरो री कंत बड़ो री चवाई, हमारे कंत को भी को ... उन खो तू

(اڑانا ، بندھا تتالا)

بسر گئیں ھمارے نیہہ کی بتیاں ، اپنی پیاری تیا سنگ سو تُو
تیرو ری کنت بڑو ری چوائی ، ھمارے کنت کو بھی کو... اُن کھو تُو

(अड़ाना, इकताला)

मन चाहत है जा को, ओ ही बसत है जाय:, तो ही काहि पड़ी ?
लाड लड़ाओ, अङ्ग लगाओ, चाहत है देख खड़ी

(اڑانا ، یك تالا)

من چاهت هے جا کو او هی بست هے جیه ، تو هی کاه پڑی؟
لاڈ لڑاؤ ، انگ لگاؤ . چاهت هے دیکهه کهڑی

(अड़ाना, चौताला)

काहे पड़ी उन के मन की, निया, पूछत है तू कौन लिये ?
अपनी बिथा कूं खोल कहो, तुम काहे धरी है अपने हिये ?
जो कुछ करे, तू आप करे, पचतात कहा हो अपने किये ?
नैनों बुलावत आवें नहीं. अब हीं जिया हात दिये

(اڑانا ، چوتالا)

کاهے پڑی ، اُن کے من کی ، تیا ، پوچھت هے تو کون لیسے ؟
اپنی بتها کوں کهول کہو ، تم کاہ دهری هے اپنے هیسے ؟
جو کچھه کرے ، تو آپ کرے ، پچتات کہا هو اپنے کیسے ؟
نینوں بلاوت آویں نہیں ، اب هیں جیا هات دیے

(अड़ाना,)

ए री, आज कौन तिया के बिरम रहे हैं मेरे लालन ?
कहा कहूं, कुछ बन नहीं आवे, न जानूं, ऐसी कौन है घर घालन ?

(اڑانا ،)

اے ری ، آج کون تیا کے بِرم رھے ھیں میرے لالن ؟
کہا کہوں. کچھه بن نہیں آوے. نه جانوں، ایسی کون ھے گھر گھالن؟

(अड़ाना, चौताला)

भोर तें सांझ लो, सांझ तें भोर लो, मैं नित हीं नित राह निहारो
आयो नहीं अब लो परदेस तें, काहू पे रीझ रहो रिझवारो !
काम सतावत आठों जा मन को, ऊ है प्राणन को रखवारो
हों निकसीं पिय: देखन को, अब देख परो नहीं प्राण प्यारो

(اڑانا ، چوتالا)

بھور تیں سانجھه لو ، سانجھه تیں بھور لو ، میں نت ھِیں نت راہ نِہارو
آیو نہیں اب لو پردیس تیں ، کاھو پے ریجھه رھو رجھوارو!
کام ستاوت آٹھوں جا من کو ، اُو ھے پرانن کو رکھوارو
ھوں نکسیں پیه دیکھن کو ، اب دیکھه پرو نہیں پران پیارو

(अड़ाना, चौताला)

कैसे कहूँ तो सूं, माई, अपने जी की ? पिया बिन अत हीं बेकल भई
मो कूं तो उन बिन चैन न आवे, औरन सूं नेह कर मोहि बिसार दिई
उन की दिठाई मो सूं कही न जाय, तन मन सब छीन लई
अब कछु कहे बन आवे नहीं, बिन देखन नैनन सूं नींद गई

(اڑانا ، چوتالا)

کیسے کہوں تو سوں، مائی، اپنے جی کی ؟ پیا بن ات ہیں بیکل بھئی
مو کوں تو اُن بن چین نہ آوے۔ اورن سوں نیہہ کر موہ بسار دئی
اُن کی ڈٹھائی مو سوں کہی نہ جائے، تن من سب چھین لئی
اب کچھو کہے بن آوے نہیں۔ بن دیکھن نینن سوں نیند گئی

(अड़ाना, चौताला)

गात सबै अलसात भंभात अब बैन सबै तुतरात सुहाये
रैन जगे, रस रीत पगे, छतियां सूं लगे, पिय: कौन को भाये ?
पेच खुले ठहरात नहीं, पग घूमत सीस पे भोर हीं आये
आये कहां तुम आज हो, लालन, देत कहें सब दीठ लजाये

(اڑانا ، چوتالا)

گات سبے السات جھنبھات اب بین سبے تُترات سُہائے
رین جگے، رس ریت پگے، چھتیاں سوں لگے، پیہ کون کو بھائے
پیچ کھلے ٹھہرات نہیں، پگ گھومت سیس پے بھور ھیں آئے
آئے کہاں تم آج ھو، لالن؟ دیت کہیں سب دیٹھہ لجائے

(अड़ाना,)

जोरी तुम सूं एक, पी, सगरे जग सूं तोर
रैन मना सगरी कहूँ, आये मेरे भोर

(اڑانا ،)

جوری تم سوں ایک، پی، سگرے جگ سوں تور
رین منا سگری کہوں، آئے میرے بھور

(अड़ाना, बँधा तिताला)

जो देखे, सखि, रूप को जिया वहीं बस होत
सूरज सूं जब सें मिली, बाढ़ी दूनी जोत

(اڑانا ، بندھا تتالا)

جو دیکھے، سکھی، روپ کو جیا وھیں بس ہوت
سورج سوں جب سیں ملی، باڑھی دونی جوت

(खमाच, जल्द तिताला)

मो सूं कहिये आज क्या आये जी में ठान ?
कौन मिली, कहो क्या हुआ, जा पर इतनो मान ?

(کھماچ ، جلد تتالا)

موسوں کہیے ، آج کیا آئے جی میں ٹھان ؟
کون ملی ، کہو کیا ھوا ، جا پر اتنو مان ؟

(खमाच, इकताला)

चातुर हो तुम तो बड़े, क्यों नहीं लो पहचान
प्रीतम, आज भली करी, मेरी लीनी मान !

(کھماچ ، یک تالا)

چاتر هو تم تو بڑے ، کیوں نہیں لو پہچان
پریتم ، آج بھلی کری ، میری لینی مان !

(परज, बँधा तिताला)

दिनकर ससि को है कहां ऐसो जस जो लेत ?
साईं की है जोत सब, जग उजियारो देत

(پرج ، بندھا تتالا)

دنکر سسِ کو ھے کہاں ایسو جس جو لیت ؟
سائیں کی ھے جوت سب ، جگ اجیارو دیت

(परज, बँधा तिताला)

मूरख हूँ जो अब कहूं अपने मन की बात
क्यों पूछत है तू, सखी ? तू तो मिली पिय: सात

(پرج ، بندھا تتالا)

مورکھ ہوں جو اب کہوں اپنے من کی بات
کیوں پوچھت ہے تو ، سکھی ؟ تو تو ملی پیہ سات

(परज, बँधा तिताला)

न जानूं, सखी, कौन तिया ने लालन को बहकाय दियो है
मो सूं बहकाय के लालन का मन अपने हाथ लियो है

(پرج ، بندھا تتالا)

نہ جانوں ، سکھی ، کون تیا نے لالن کو بہکائے دیو ہے
مو سوں بہکائے کے لالن کو من اپنے ھاتھہ لیو ہے

(सोहनी, बँधा तिताला)

बेर भई यह सौत मेरी, सखी, आने न दे है पी को घरो
आगे तेरे कछु बात नहीं, पिया मांगत हूँ मैं तो सूं हरो

(سوھنی ، بندھا تتالا)

بیر بھئی یہ سوت میری ، سکھی ، آنے نہ دے ہے پی کو گھرو
آگے تیرے کچھو بات نہیں ، پیا مانگت ھوں میں تو سوں ھرو

(सोहनी, चलता तिताला)

रजनी कठिन लागे, अब तुम जागियो मोरे मतवा
इतनी रैन मोहि जागत बीती, उठो क्यों न मोरे नाहा

(سوهنی ، چلتا تتالا)

رجنی کٹھن لاگے ، اب تم جاگیو مورے متوا
اتنی رین موہ جاگت بیتی ، اٹھو کیوں نہ مورے ناھا

(सोहनी, चलता तिताला)

ऐ री सखी, जो पिया को ला मिलावे, तो तेरो गुण बहुत मानूंगी
जब वह मूरत दीठ पड़ी, तब नयो जनम फिर जानूंगी

(سوهنی ، چلتا تتالا)

اے ری سکھی ، جو پیا کو لا ملاوے ، تو تیرو گن بہت مانوں گی
جب وہ مورت دیٹھہ پڑی ، تب نیو جنم پھر جانوں گی

(सोहनी, बँधा तिताला)

समुझे ना समुझाय, सख, किया करो तुम छन्द
मेरे मन बस ना रहो, पड़ो पेम के फन्द

(سوهنی ، بندها تتالا)

سمجھے نا سمجھاے ، سکھہ ، کیا کرو تم چھند
میرے من بس نا رهو ، پڑو پیم کے پھند

(सोहनी, बँधा तिताला)

मेरी बिसरी पीत सब, भूले न इधर आय
बे बस भई अब, ए सखी, पड़ी और बस जाय

(سوھنی ، بندھا تتالا)

میری بِسری پیت سب ، بھولے نہ ایدھر آے
بے بس بھئی اب ، اے سکھی ، پڑی اور بس جاے

(सोरठ माड़वाड़ी, होरी)

क्यों बहकाय तें आज, तिया, तुम रूस रही हो लला से
जो अपनो भलो चाहत हो, पल बात करो, नहीं पी की बला से

(سورٹھہ ماڑواڑی ، ھوری)

کیوں بھکاے تیں آج ، تیا ، تم روس رھی ھو للا سے ؟
جو اپنو بھلو چاھت ھو ، پل بات کرو ، نہیں پی کی بلا سے

(सोरठ, चलता तिताला)

मन की कहूं जब तो सूं, सखी, धीर बताओ जानो नहीं जी की पीर
देखत नैंन पीतम के छूट तन को लागे पलकन के तीर

(سورٹھہ ، چلتا تتالا)

من کی کہوں جب توسوں ، سکھی ، دھیر بتاؤ جانو نہیں جی کی پیر
دیکھت نین پیتم کے چھوٹ تن کو لاگے پلکن کے تیر

(सोरठ, चलता तिताला)

उन की सारी चूनरी लाल रङ्गाइ रङ्ग
बिन लालन लाली कहां ? लाली लालन सङ्ग

(سورٹھہ ؛ چلتا تتالا)

اُن کی ساری چونری لال رنگائی رنگ
بن لالن لالی کہاں ؟ لالی لالن سنگ

(सोरठ बँधा तिताला)

दूत लगाय सूं मो सूं पिया अब ऐसी करी, नहीं कोऊ करे
अब मेरी ओर तें कौन, सखी, जा पीतम के जियः नेह भरे ?
एक तो सौत न पीयः लियो, और दूजे है आय के मो सूं लरे
कैसे, अली, बातन सूं, कहो, मेरो हिया नित नांह जरे ?

(سورٹھہ ، بندھا تتالا)

دوت لگاے سوں موسوں پیا اب ایسی کری ، نہیں کواُو کرے
اب میری اور تیں کون ، سکھی ، جا پیتم کے جیہ نیہہ بھرے ؟
ایک تو سوت نے پیہ لیو ، اور دوجے ھے آے کے موسوں لرے
کیسے ، الی ، باتن سوں ، کہو ، میرو ھیا نت ناہہ جرے ؟

(सोरठ, बँधा तिताला)

भई सोच तें बावरी, बसें पिया कित ओर
दहनी ओर पपीहरा, बाईं बोलत मोर

(سورٹھہ ، بندھا تتالا)

بھئی سوچ تیں باوری ، بسیں پیا کت اور
دھنی اور پپیہرا ، بائیں بولت مور

(सोरठ, बँधा तिताला)

पीछे हमरे क्या पड़े, क्या हम तुम्हरो लेत ?
मारी तुम्हरे पीत की भरी पड़ी हूं खेत

(سورٹھہ ، بندھا تتالا)

پیچھے ہمرے کیا پڑے ، کیا ہم تمہرو لیت ؟
ماری تمہرے پیت کی بھری پڑی ہوں کھیت

(जैजैवन्ती, चलता तिताला)

पीतम के बिन ऐसो कोई नांहीं, लेवे निकाल
मेरी सखि अब नेह की लगी कलेजे भाल

(جیجونتی ، چلتا تتالا)

پیتم کے بن ایسو کوئی ناںہیں ، لیوے نکال
میری سکھیھ ، اب نیہہ کی لگی کلیجے بھال

(, होरी)

पीक लीक अधरान्त पे, सोहत अञ्जन नैन
रूप लखे ऐसो, सखी, जात जिया को चैन

(، ھوری)

پیک کی لیک ادھرانت پے ، سوھت انجن نین
روپ لکھے ایسو ، سکھی ، جات جیا کو چین

(गौंड मलार, चौताला)

कामन की दुत देत, सखी, तन का मन की उपजे अकुलाई
बाण सी बूंद लगें सगरी, और चातक की धुनि नांह सुहाई
दादर मोर को सोर नहीं अब, मानो फ़िरे यह काग दुहाई
पी बिरमाय कहां बरखा रुत, कारी घटा घनघोर की छाई

(گونڈ ملار ، چوتالا)

دامن کی دُت دیت ، سکھی ، تن کا من کی اُپجے اَکُلائی
بان سی بوند لگیں سگری ، اور چاتک کی دُھنِ ناںھ سہائی
دادر مور کو سور نہیں ، اب مانو پھرے یہ کام دھائی
پی برماے کہاں برکھا رت ، کاری گھٹا گھنگھور کی چھائی

(गौंड, इकताला)

सोहि बताओ, ए सखी, पी आवन को जाप
सोचत हूँ मन आपने, क्यूं कर होवे मिलाप ?

(گونڈ ، یک تالا)

موہِ بتاو ، اے سکھی ، پی آون کو جاپ
سوچت ہوں من آپنے، کیوں کر ہووے ملاپ ؟

(गौंड, बँधा तिताला)

बाव चली पुरवाई, सखी री, उमंड गुमंड के बादर गरजे
पीय: बिना कछु जीय: न परजे, चपला चमकत देखत लरजे !

(گونڈ ، بندھا تتالا)

باو چلی پروائی ، سکھی ری ، اُمنڈ گمنڈ کے بادر گرجے
پیہ بنا کچھو جیہ نا پرجے ، چپلا چمکت دیکھت لرجے !

(गौंड, तिताला)

ए री अली, पिया आप न आये, अब नांह लिखी कुछ पाती
नजानूं, कौन तिया बिरमाय के राखा, धरकत है मोरी छाती

(گونڈ ، تتالا)

اے ری الی ، پیا آپ نہ آئے ، او ناںھہ لکھی کچھہ پاتی
نجانوں ، کون تیا برمائے کے راکھو ، دھرکت ھے موری چھاتی

(गौंड, बँधा तिताला)

पिया बिन जो बीते मो पर, मेरी माई, कहा कहूं मैं जी अपने की तो कूं
ए री अली, पिया आज न आये, अत आवत परेखा मो कूं

(گونڈ ، بندھا تتالا)

پیا بن جو بیتے مو پر ، میری مائی ، کہا کہوں میں جی اپنے کی تو کوں
اے ری الی ، پیا آج نہ آئے ، ات آوت پریکھا مو کوں

(गौंड, अड़ा चौताला)

दिन दिन दूबरी काहे होत है, प्यारी ? सांची बता जी की मो को
उन की बतियां कही न जात हैं, सखी, कहा कहूँ मैं पी की तो को

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

دن دن دُوبری کاھے ھوت ھے ، پیاری ؟ سانچی بتا جی کی مو کو
اُن کی بتیاں کہی نہ جات ھیں ، سکھی ، کہا کہوں میں پی کی تو کو

(गौंड, चलता तिताला)

या बदरी की बहार, सखी, कह पिया बिना अब कैसे कटे गी ?
क्यों बहकावत मो कूं, अली री, लागी पीत अब नांह छुटे गी

(گونڈ ، چلتا تتالا)

یا بدری کی بہار ، سکھی ، کہہ پیا بنا اب کیسے کٹے گی ؟
کیوں بہکاوت مو کوں ، الی ری ، لاگی پیت اب ناںہہ چھٹے گی

(गौंड, बँधा तिताला)

बरसें बरसें घनघोर घटा, तरसें पी देखन को अब नैंन हमारे
चपला चमके, जीयरा लरजे, सखी, कैसे पड़े सुख चैन तुम्हारे ?

(گونڈ، بندھا تتالا)

برسیں برسیں گھنگھور گھٹا ، ترسیں پی دیکھن کو اب نین ہمارے
چپلا چمکے، جیّرا لرجے، سکھی، کیسے پڑے سکھ چین تمھارے ؟

(गौंड, चलता तिताला)

या बदरी की बहार में, री सखी, पिया मिलन कूं जी तरसे
नेह हिये सरसे बिन देखे पी को नैंनां बूंदन बरसे झर से

(گونڈ ، چلتا تتالا)

یا بدری کی بہار میں ، ری سکھی ، پیا ملن کوں جی ترسے
نیہہ ھیے سرسے بن دیکھے پی کو ، ننناں بوندن برسے جھر سے

(गौंड, बँधा तिताला)

सावन की सबजी की बहार में परदेस की बात न कीजे
गरजत है घनघोर घटा, और बूंदन तें सब अंबर भीजे

(گونڈ ، بندھا تتالا)

ساون کی سبجی کی بہار میں پردیس کی بات نہ کیجے
گرجت ہے گھنگھور گھٹا ، اور بوندن تیں سب انبر بھیجے

(गौंड, बँधा तिताला)

जाओ, सखी, तुम कैसी हितू हो, जो आवत पी के देखत हँसो !
करमों लिखी मेटत नांहीं, तुम अपने जी को काहे मूसो

(گونڈ، بندھا تتالا)

جاؤ، سکھی، تم کیسی ہِتو ہو، جو آوت پی کے دیکھت ھونسو!
کرموں لکھی میٹت ناہیں، تم اپنے جی کو کاھے مونسو؟

(गौंड, बँधा तिताला)

काहे को ऐसी बात करे री, जा के देखत पिया रूसे ?
जाओ, सखी, तुम जानत नांहीं, वा ठग तो मेरा जीयः मूसे

(گونڈ، بندھا تتالا)

کاھے کو ایسی بات کرے ری، جا کے دیکھت پیا روسے؟
جاؤ، سکھی، تم جانت ناہیں، وا ٹھگ تو میرا جیہ موسے

(गौंड, अड़ा चौताला)

मोरी सुध बिसार दिई, सखी जानत है कौन उन के जी को भाई ?
जब आवन हो पी को, माई, तब तब यह अब्र बहार नीकी लागे छाई

(گونڈ، اڑا چوتالا)

موری سدھ بسار دئی، سکھی جانت ھے کون اُن کے جی کو بھائی؟
جب آون ھو پی کو، مائی، تب تب یہ ابر بہار نیکی لاگے چھائی

(गौंड, अड़ा चौताला)

आवन पीतम के सुनि गेह में, भूषन अङ्ग तियां सिङ्गारें
पावस की रुत आई, सखी, चहूँ ओर ही तें मोर झिङ्गारें

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

آون پیتم کے سن گیہہ میں ، بھوکھن انگ تیاں سنگاریں
پاوس کی رت آئی ، سکھی ، چہوں اور ھی تیں مور جھنگاریں

(गौंड, चलता तिताला)

बोलत दादर मोर, सखी, चहूं ओर घटा अब छाय रही है
सावन बूंद लगें अत नीकी, पिया मिलने की बहार भई है

(گونڈ ، چلتا تتالا)

بولت دادر مور ، سکھی ، چہوں اور گھٹا ب چھائے رھی ھے
ساون بوند لگیں ات نیکی ، پیا ملنے کی بہار بھئی ھے

(गौंड, अड़ा चौताला)

चहूँ ओर तें आई उमंड कारी घटा, और भूमि भई हरी
पिया बिना कछु भावे नांहीं, सखि. देखत ही नैनां लागी झरी

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

چہوں اور تیں آئی امنڈ کاری گھٹا ، اور بھوم بھئی ھری
پیا بنا کچھو بھاوے ناہیں ، سکھہ ، دیکھت ھی نیناں لاگی جھری

(गौंड बँधा तिताला)

आज की बहार में, पिया, कैसे वा को छाड के तुम आय हो मेरे धाम ?
सब गुण पूरे, पीर न पूछत, यही बुरे तिहारे काम

(گونڈ ، بندھا تتالا)

آج کی بہار میں ، پیا ، کیسے وا کو چھاڈ کے تم آئے ہو میرے دھام ؟
سب گن پورے ، پیر نہ پوچھت ، یہی برے تہارے کام

(गौंड, बँधा तिताला)

पिया, ऐसी बहार में तुम आवो मोरे, बूंदें पड़त थोरी थोरी
रैन दिनां मोहि कल न पड़त है, घड़ी घड़ी मन मों याद तोरी

(گونڈ ، بندھا تتالا)

پیا ، ایسی بہار میں تم آوو مورے ، بوندیں پڑت تھوری تھوری
رین دناں موہِ کل نہ پڑت ہے ، گھڑی گھڑی من موں یاد توری

(गौंड, बँधा तिताला)

बलमां, या समें यौं जी चाहत, सुनिये मिल गौंड की आहङ्ग
दिल अपने की कूक सुना, कीजिये रस बतियां पिया सङ्ग

(گونڈ ، بندھا تتالا)

بلماں ، یا سمیں یوں جی چاہت ، سُنیے مل گونڈ کی آھنگ
دل اپنے کی کوک سنا ، کیجیے رس بتیاں پیا سنگ

(गौंड, बँधा तिताला)

पिया के मिलन की याहू रुत आई, माई
दादर मोर पपीहा बोले. कोयल कूक मचाई

(گونڈ ، بندھا تتالا)

پیا کے ملن کی یاھو رُت آئی ، مائی
دادر مور پپیہا بولے ، کویل کوک مچائی

(गौंड, बँधा तिताला)

ए री सखी, बरखा रुत की बहार तब भावे मोहि, जब आन मिले पिया मोरा
नित ही नीकी बूंदन बरसत, माई, जो पीतम को आन मिलावे, गुन मानूं तोरा

(گونڈ ، بندھا تتالا)

اے ری سکھی ، برکھا رت کی بہار تب بھاوے موہِ جب آن ملے پیا مورا
نت ھی نیکی بوندن برست . مائی ، جو پیتم کو آن ملاوے ، گن مانوں تورا

(गौंड चलता तिताला)

ए री माई, आज के दिन के मौसम में पिया कहां बिरमाये ?
कारे पीरे बादरा उमंड आये, बिजुरी चमकत अन डर पाये !

(گونڈ ، چلتا تتالا)

اے ری مائی ، آج کے دن کے موسم میں پیا کہاں بِرمائے ؟
کارے پیرے بادرا اُمنڈ آے ، بجری چمکت ات ڈر پائے !

(गौंड, चौताला)

ए री माई, रिम झिम क्या नीकी बरसत हैं आज बूंदरियां
पिया बिन मोहि कछु न सुहावे, नैनन सूं लागीं बरखा की झरियां

(گونڈ ، چوتالا)

اے ری مائی ، رم جھم کیا نیکی برست ہیں آج بوندریاں
پیا بن موہ کچھو نہ سہاوے ، نینن سوں لاگیں برکھا کی جھریاں

(गौंड बँधा तिताला)

सुनि तू, प्यारी मेरी, आज देखी सावन की घटा में अजब सुन्दर नारी
अतहीं छबीली रूप की चमक, चमके चैसे बादर में बिजुरी, तैसी किनारी सारी

(گونڈ ، بندھا تتالا)

سن تو ، پیاری میری ، آج دیکھی ساون کی گھٹا میں عجب سندر ناری
اتہیں چھبیلی روپ کی چمک ، چمکے جیسے بادر میں بجری ، تیسی کناری ساری

(गौंड, चौताला)

सुनि लीजे मेरे मन की, माई, जाय समुझावो अपने ढीठ लगरवा को
इते उते दिन बिरमाय रहे हैं कौन तिया के ? क्या भूल गयो डर वा को ?
हम सूं अवद बदी, अजहूँ न आये, बस रहे जा कौन नगरवा को ?
चपला चमक डरावन लागी, यह दुख सह्यो न जाय तरसत देख बदरवा को

(گونڈ ، چوتالا)

سن لیجے میرے من کی ، مائی . جاے سمجھاوو اپنے دبٹھہ لنگروا کو
اتے اُتے دن برماے رھے ھیں کون تیا کے ؟ کیا بھول گیو ڈر وا کو ؟
ھم سوں اود بدی ، احھوں نہ آے . بس رھے جا کون نگروا کو ؟
چپلا چمك ڈراون لاگی ، یہ دکھہ سہیو نہ جاے ترست دیکھہ بدروا کو

(गौंड, अड़ा चौताला)

आज क्या नीको बरसत है मेहरवा, माई, पिया देखन को जिया तरसे !
मो को तो उन बिसार दिई, अब न लेत सुध, न जानूं कौन तिया के डर से ?

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

آج کیا نیکو برست ھے میہروا ، مائی . پیا دیکھن کو جیا ترسے !
موکوں تو اُن بسار دئی . اب نہ لیت سدھ . نہ جانوں ، کون تیا کے ڈر سے ؟

(गौंड, चलता तिताला)

कोयल, मोर, पपीह की कौलों लगी उदास
नैंनन की बिन लाल के, बरखा रहै छिमास

(گونڈ ، چلتا تتالا)

کویل ، مور ، پپیھہ کی کولوں لگی اداس
نینن کی . بن لال کے ، برکھا رھے چھماس

(गौंड, चलता तिताला।)

मेरी सुध नहीं लेत हैं, नैंनन बरसे मेह
छुप छुप रुक रुक के, सखी, चले तिया के गेह

(گونڈ ، چلتا تتالا)

میری نہیں سدھ لیت ھیں ، نینن برسے میہہ
چھپ چھپ ، رک رک کے ، سکھی ، چلے تیا کے گیہہ

(गौंड, चलता तिताला)

भूम हरी सब देख के, मोर करे हैं शोर
चहूं ओर घर घर घटा घूम रही घनघोर

(گونڈ ، چلتا تتالا)

بھوم ھری سب دیکھہ کے ، مور کرے ھیں شور
چہوں اور گھر گھر گھٹا گھوم رھی گھنگھور

(गौंड, बँधा तिताला)

बरखा कहा डराय है, भयो बादरा नेह
नैंनन झर तें, ए सखी, लजियावत है मेह

(گونڈ ، بندھا تتالا)

برکھا کہا ڈرائے ھے ، بھیو بادرا نیہہ
نینن جھر تیں ، اے سکھی ، لجیاوت ھے میہہ

(गौंड, बँधा तिताला)

पी कूं देखूं आंख भर, भावे तब ही बहार
सियरी बाव बहे, सखी, छन पड़े निहार

(گونڈ، بندھا تتالا)

پی کوں دیکھوں آنکھ بھر، بھاوے تب ہی بہار
سیری باو بہے، سکھی، چھن پڑے نہار

(गौंड, बँधा तिताला)

पी बिन मो को, ए सखी, भावत नांह बहार
बरसत मोरा खान, जो नैनन पड़े बयार

(گونڈ، بندھا تتالا)

پی بن مو کو، اے سکھی، بھاوت ناںھہ بہار
برست مورا کھان، جو نینن پڑے بیار

(गौंड, बँधा तिताला)

चमक दामनी देख के पियरो होवत रङ्ग
रहिये ऐसे समें में हिल मिल पी के सङ्ग

(گونڈ، بندھا تتالا)

چمک دامنی دیکھہ کے پیرو ہووت رنگ
رہیے ایسے سمیں میں ہل مل پی کے سنگ

(गौंड, बँधा तिताला)

सूनो मन्दिर पी बिना, बौलत हैं बन मोर
चमकत है अत दामनी, करें बादरा शोर

(گونڈ، بندھا تتالا)

سُونو مندر پی بنا، بولت ھیں بن مور
چمکت ھے ات دامنی، کریں بادرا شور

(गौंड, बँधा तिताला)

गरज गरज आये घुमर भरे बादरा नीर
बरसत मेरे नैंनन को, कह बंधावें धीर

(گونڈ، بندھا تتالا)

گرج گرج آئے گھمر بھرے بادرا نیر
برست میرے نینن کو کہہ بندھاویں دھیر

(गौंड, बँधा तिताला)

चहूँ ओर कारी घटा घिर आई बिन पी
चमकत है लख दामनी, तड़फत है सख ती

(گونڈ، بندھا تتالا)

چہوں اُور کاری گھٹا گھر آئی بن پی
چمکت ھے لکھہ دامنی، تڑپھت ھے سکھہ تی

(गौंड बँधा तिताला)

गरज सुने घनघोर की चैन गयो मन मांह
दमक दमक डर जात है दामन घन ही मांह

(گونڈ، بندھا تتالا)

گرج سنے گھنگھور کی چین گیو من مانہہ
دمک دمک ڈر جات ہے دامن گھن ہی مانہہ

(गौंड, इकताला)

मोह अकेली जान, सखि, घेर लेत घनघोर
चैन गयो सब रैन कूं, तड़फत हो गई भोर

(گونڈ، یک تالا)

موہ اکیلی جان، سکھہ، گھیر لیت گھنگھور
چین گیو سب رین کوں، تڑپھت ہو گئی بھور

(गौंड, बँधा तिताला)

सुकच सुकच मन मों रहूँ, नैंनां नीर भराय
पी बिन देखूं जब घटा, घटा घटा मन जाय

(گونڈ، بندھا تتالا)

سُکچ سُکچ من موں رہوں، نیناں نیر بھرائے
پی بن دیکھوں جب گھٹا، گھٹا گھٹا من جائے

(परज, बँधा तिताला)

मेरी सखि, अब मान ले, उठा जिया से काम
पिया बिना काहे करे समझ चातुरी बाम ?

(پرج ، بندھا تتالا)

میری سکھِی ، اب مان لے ، اُٹھا جیا سے کام
پیا بنا کاھے کرے سمجھ چاتری بام ؟

(गौंड, इकताला)

चैन गयो सब जीयः तें, पीतम जब तें ओट
सखी, पड़ी तन बूंद जो, लगी जिया में चोट

(گونڈ ، یک تالا)

چین گیو سب جیہ تیں ، پیتم جب تیں اوٹ
سکھی ، پڑی تن بوند جو ، لگی جیا میں چوٹ

(गौंड, तिताला)

कहा कहूँ तो से, सखी, तड़फूं आठों जाम
ज्यों ज्यों चमके दामनी, त्यों त्यों झलके काम

(گونڈ ، تتالا)

کہا کہوں تو سے ، سکھی ، تڑپھوں آٹھوں جام
جیوں جیوں چمکے دامنی ، تیوں تیوں جھلکے کام

(गौंड, बँधा तिताला)

झूलत पी के सङ्ग ती, कीने लाल सिङ्गार
रिमझिम बरसे मेखला, सियरी बहे बयार

(گونڈ ، بندھا تتالا)

جھولت پی کے سنگ تی ، کینے لال سنگار
رجھم برسے میکھلا ، سیری بہے بیار

(गौंड, बँधा तिताला)

चमक डरावे बीजुरी, कौन गहे अब बांह ?
ए बदरा गरजे, सखी, बरजे कोउ नांह

(گونڈ ، بندھا تتالا)

چمک ڈراوے بیجری ، کون گہے اب بانہہ ؟
اے بدرا گرجے ، سکھی ، برجے کوُاو نانہہ

(गौंड, बँधा तिताला)

लाल भये जब तें, सखी, नैंनन सेती ओट
सावन की या बूंद सों लगे जिया पर चोट

(گونڈ ، بندھا تتالا)

لال بھیے جب سے ، سکھی ، نینن سیتی اوٹ
ساون کی یا بوند سوں لگے جیا پر چوٹ

(सोर मलार, चौताला)

छाय रही चहूँ ओर घटा, और देखो, सखी, क्या भूम हरी है
मो को बता तू, मेरी हितू, पिया आवन की, कह, कौन घरी है ?
पीर तिया पल चैन नदे अब, आंसुनि की अब लागी झरी है
को तरसे बहु बूंदन को, इन नैंनन में घनघोर परी है

(سور ملار ، چوتالا)

چھاے رھی چہوں اُور گھٹا . اور دیکھو ، سکھی ، کیا بھوم ھری ھے
مو کو بتا تو . میری ھتو . پیا آون کی ، کہہ ، کون گھری ھے ؟
پیر تیا پل چین نہ دے اب . آنسُن کی اب لاگی جھری ھے
کو ترسے بہو بوندن کو ، ان نینن میں گھنگھور پری ھے

(सोर मलार, इकताला)

लरजत है मेरो जिया, चमक न तेरी भाय
चमकन बस कर, दामनी, जब लों पी घर आय

(سور ملار ، یک تالا)

لرجت ھے میرو جیا ، چمك نہ تیری بھاے
چمکن بس کر ، دامنی ، جب لوں پی گھر آے

(सोर मलार, बँधा तिताला)

लाल बिना मेरो सबे गयो जिया को चैन   जैसो बरसे मेह, सख, तैसे बरसे नैंन

(سور ملار ، بندھا تتالا)

لال بنا میرو سبے گیو جیا کو چین   جیسو برسے میہ ، سکھہ ، تیسے برسے نین

(सोर मलार, बँधा तिताला)

पीर पिया की, ए सखी, चैन नहीं तन देत
पावस रुत क्यों कर कटे, मोर सोर जी लेत ?

(سور ملار ، بندھا تتالا)

پیر پیا کی ، اے سکھی ، چین نہیں تن دیت
پاوس رت کیوں کر کٹے ، مور سور جی لیت ؟

(सोर मलार, बँधा तिताला)

बूंदन बरसत मेह की, भावत नाहीं जीव
सावन लगे सुहावनो, जो घर आवें पीव

(سور ملار ، بندھا تتالا)

بوندن برست میہہ کی ، بھاوت ناہیں جیو
ساون لگے سہاونو ، جو گھر آویں پیو

(सोर मलार, बँधा तिताला)

बदल बदल आवत, सखी, आज बदरवा रङ्ग
बिन पीतम के जीयः की कही न जात उमङ्ग

(سور ملار ، بندھا تتالا)

بدل بدل آوت ، سکھی ، آج بدروا رنگ
بن پیتم کے جیہ کی کہی نہ جات امنگ

(बिहाग, बँधा तिताला)

एक अंधेरी रात, सख, दूजे आवत लाज
पीतम सूं अब मेरो हो कैसे मिलना आज ?

(بہاگ، بندھا تتالا)

ایک اندھیری رات، سکھی، دوجے آوت لاج
پیتم سوں اب میرو ہو کیسے ملنا آج ؟

(धानी, बँधा तिताला)

क्यों हम को बहकावत बाल ? लाल की माल तो तेरे गरे है
पहले बात बना के अपनी, तिया, अब काहे को मोरे पाछे परे है ?

(دھانی، بندھا تتالا)

کیوں ہم کو بہکاوت بال؟ لال کی مال تو تیرے گرے ھے
پہلے بات بنا کے اپنی، تیا، اب کاھے کو مورے پاچھے پرے ھے ؟

(होकरा, बँधा तिताला)

सुन री माई, हों तो एक न देखा जगत में ऐसो कोऊ सुखिया
जो देखा मैं सो अपनी ग़रज़ का, और ही और है वह इश्क़ में दुखिया

(ہوکرا، بندھا تتالا)

سن ری مائی، ہوں تو ایک نہ دیکھا جگت میں ایسو کواُو سُکھیا
جو دیکھا میں سو اپنی غرض کا، اور ھی اور ھے وہ عشق میں دُکھیا

(जैजैवन्ती, इकताला)

ऐसी रूसी लाल सूं, गये लाल हों हूस
कहा कीजिये, ए सखी? पिया गये जी मूस

(جیجونتی ، یک تالا)

ایسی روسی لال سوں ، گئے لال ہوں ہوس
کہا کیجیے ، اے سکھی ؟ پیا گئے جی موس

(जैजैवन्ती, इकताला)

छब छुप के सख पी को दिखावे, बात करे छल जाय
सांवरी सलौनी चंचल नारी लख न पल ठहराय

(جیجونتی ، یک تالا)

چھب چھپ کے سکھہ پی کو دکھاوے ، بات کرے چھل جاے
سانوری سلونی چنچل ناری لکھہ نہ پل ٹھہراے

(जङ्गला, बँधा तिताला)

फिर फिर जांदा, फेरी पांदा, वेखो मैंड़ी जिन्दड़ी नूं तरसांदा
छब छुप विखांदा, मैंड़ा मन लुभांदा, सई नेड़े नहीं आंदा

(جنگلا ، بندھا تتالا)

پھر پھر جاندا ، پھیری پاندا ، ویکھو میڑی جندڑی نوں ترساندا
چھب چھپ وکھاندا ، میڑا من لبھاندا ، سئی نیڑے نہیں آندا .

(भटियार, बँधा तिताला)

समझत हूं जो तू कहे, तेरे न आऊं हात
मोहन सूं हित है, सखी, तू कह कितनी बात

(بھٹیار ، بندھا تتالا)

سمجھت ھوں جو تو کہے ، تیرے نہ آؤں ھات
موھن سوں ھِت ھے ، سکھی ، تو کہہ کتنی بات

(भटियार, बँधा तिताला)

मिल बैठी सख पीय: सूं, पाय अकेले काम
काम कियो सब आपनो, मेरो कियो नहीं काम

(بھٹیار ، بندھا تتالا)

مل بیٹھی سکھہ پیہ سوں ، پائے اکیلے کام
کام کیو سب آپنو ، میرو کیو نہیں کام

(भटियार, बँधा तिताला)

तो को, सख, अब ना कहूँ, तू ने पिलाये जाम
कियो पिया को आपनो, तेरो न लूंगी नाम

(بھٹیار ، بندھا تتالا)

تو کو ، سکھہ ، اب نا کہوں ، تونے پلائے جام
کیو پیا کو آپنو ، تیرو نہ لوں گی نام

तराने

१६

ترانے

١٦

( )

दिर ना तदानी तारि दानी दानी उ दानी तदानी तोम तोम तन तन नार तादानी

रफ़तम परीद: मिस्लि कबूतर बबामि दोस्त
बाज़ीगरीश बीं कि बिगुफ़ता : "बिया, बिया"

( )

دِرنا تدانی تارِ دانی دانی اُ دانی تدانی توم توم تنہ تنہ نار تادانی

رفتم پریدہ مثلِ کبوتر ببامِ دوست
بازیگریش بین کہ بگفتا : « بیا ، بیا »

( )

तिलाना तोम तन तादीम तादीम तन तन नरे नरे तोम तन तन तारे दानी

क़ासिद रसां ब पेशि सनम ईं पयामि मा
बदनामि इश्क़ शुद ज़ि तो ईं नेक नामि मा

( )

تلانا توم تنہ تادیم تادیم تنہ تنہ نرے نرے توم تنہ تنہ تارِ دانی

قاصد رسان بہ پیشِ صنم این پیامِ ما
بدنامِ عشق شد ز تو این نیك نامِ ما

(   )

तिलाना दिर दिम तोम तोम तोम तदानी तारे दानी ना तदानी

ऐ सनम, मुशताक़ि ख़ुद करदी मनि महजूर रा
गह तसल्ली हम तुवां कर्द ईं दिलि मजबूर रा

(   )

تِلانا دِر دِم توم توم توم تدانی تارِ دانی نا تدانی

اے صنم، مشتاقِ خود کردی منِ مہجور را
گہ تسلّی ہم تُوان کرد این دلِ مجبور را

(सोरठ, जल्द तिताला)

तदिय नरे दीम दीम तादानी नरे नरे तारि दानी तोम तन तन रे अन नन रे तादानी

जिगर ख़ूं, सोख़्तः जां, दिल तपीदः, दीदः पुर आबम
बिया, ज़ालिम, कि ज़ींसां दर ग़मि हिजरि तो बेताबम

(سورٹھہ، جلد تتالا)

تدیہ نرے دیم دیم تادانی نرے نرے تارِ دانی توم تنہ تنہ رے ان ننہ رے تادانی

جگر خون، سوختہ جان، دل طپیدہ، دیدہ پر آبم
بیا، ظالم، کہ زینسان در غمِ ہجرِ تو بیتابم

(सारंग, चलता तिताला)

दीम दीम तन दिर ना तारि दानी ओ दिना तना दिर ना तरे दानी

जमानः नेस्त बयक रङ्ग, ऐ दिला, बिशुनौ

बदोस्तानि अदू खसलत आशना तू मशौ

(سارنگ ، چلتا تتالا)

دیم دیم تنہ دِر نا تارِ دانی او دِنا تنا دِر نا ترے دانی

زمانہ نیست بیک رنگ ، اے دلا ، بشنو

بدوستانِ عدو خصلت آشنا تو مشو

(सारंग, चलता तिताला)

तोम तन दिर ना तदानी दोस्त यलम यलम यलम यल्ले रहना

है सब के पास तू और सब से है जुदा

जो कुछ कि कहये, सो है रवा तेरी शान में

(سارنگ ، چلتا تتالا)

توم تنہ دِر نا تدانی دوست یلم یلم یلم یللے رھنا

ھے سب کے پاس تو اور سب سے ھے جدا

جو کچھہ کہ کہیے ، سو ھے روا تیری شان میں

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

दीम दीम तन दिर ना तारि दानी तदिय नरे आहे तुम

ऐ सनम गर तो बि बीनी सूय आहि सर्दि मन

गिरय: ख़्वाही कर्द बर हालि मन, ऐ बेदर्दि मन

(ملتانی دهناسری ، بندها تتالا)

دیم دیم تنه در نا تار دانی تدیه نرے آهے تُم

ای صنم گر تو به بینی سوی آهِ سردِ من

گریه خواهی کرد بر حالِ من ، ای بیدردِ من

(मुलतानी धनासिरी,)

दा रा यले दिर ना तदिय: नरे ना दिरदे तना तन दिर न दिर दानी

मन ख़ुश शुदम कमाल, चु दीदम जमालि यार

या रब, चुनीं शवद हमः कस रा विसालि यार

(ملتانی دهناسری ،)

دا را یلے در نا تدیه نرے نا درِد تنا تنه در نه در دانی

من خوش شدم کمال ، چو دیدم جمالِ یار

یا رب ، چنین شود همه کس را وصالِ یار

(गौरी, चलता तिताला)

दिर ना तदीम तोम तादानी यलाले यलाले तारि दानी

हर गह बसूयम आं बुति रङ्गीं नज़र फ़िगंद

ख़ुश गशतम आं चुनां कि ज़ि ख़ुद हम ख़बर नमांद

(گوری ، چلتا تتالا)

در نا تدیم توم تا دانی یلالے یلالے تارِ دانی

هر گه بسویم آن بتِ رنگین نظر فگند

خوش گشتم آن چنان که ز خود هم خبر نماند

(गौरी, बँधा तिताला)

दिर ना दीम तना तारि दानी तनोम तारि दानी

जो इन दिनों में हम सिती तुम ने यह देखी है

लाचार क्या करें, पिया, तुम सेती सीखी है

(گوری ، بندھا تتالا)

در نا دیم تنا تارِ دانی تنوم تار دانی

جو ان دنوں میں ہم ستی تم نے یہ دیکھی ہے

لاچار کیا کریں ، پیا ، تم سیتی سیکھی ہے

(ऐमन, चलता तिताला)

ऐ दीम नरे दानी तन दिर ना यलले यला याला यलले दिर ना

मा रा बयादि आं सनम ईं जां अज़ीज़ नेस्त

लेकिन हज़ार हैफ़ कि ऊ रा तमीज़ नेस्त

(ایمن ، چلتا تتالا)

اے دیم نرے دانی تنہ در نا یللے یلا یالا یللے در نا

ما را بیادِ آن صنم این جان عزیز نیست

لیکن ہزار حیف. کہ او را تمیز نیست

(भूपाली, बँधा तिताला)

तोम ताना दिर ना तरे दानी तादानी दिर ना दीम तारे दानी

हर इक गुनाह की है, परवरदिगार, तौबः

कीजे क़बूल मेरी, ऐ किर्दगार, तौबः

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

توم تانا درنا ترے دانی تادانی درنا دیم تارے دانی

ہر اک گناہ کی ھے ، پروردگار ، توبہ

کیجے قبول میری ، اے کردگار ، توبہ

(बिहाग, बँधा तिताला)

तोम तनुम तनुम तोम यलले यलला यलले तोम तनुम तनुम तन दिर ना ता दानी

साथ अशकि दमादम के मिरे आहु फ़ुग़ां है
जो क़ाफ़िल: जाता है, सो बे गर्द नहीं है

(بہاگ ، بندھا تتالا)

توم تَنُم تنم توم یللے یلا یللے توم تنم تنم تنہ در نا تا دانی

ساتھ اشکِ دمادم کے مرے آہ و فغاں ھے
جو قافلہ جاتا ھے ، سو بے گرد نہیں ھے

(गौंड, चलता तिताला)

तन दिर ना तदानी तारे दानी आहे यारि मन दिर दिर दीम दीम तदानी तोम

चनदां गिरीसतेम कि चश्मम ज़ि नम गुज़श्त
उम्रि अज़ीज़ि मा ब फ़िराक़ि सनम गुज़श्त

(گونڈ ، چلتا تتالا)

تنہ در نا تدانی تارے دانی آھے یارِ من در در دیم دیم تدانی توم

چندان گریستیم کہ چشمم زنم گذشت
عمرِ عزیزِ ما بفراقِ صنم گذشت

(गौंड बँधा तिताला)

आह जानि मन तदीम तना आहे आहे दिर दिर दीम दीम तारा दानी दीम तदीम तना

चशमि मन बहरि सनम गिरयानस्त

दिलि मन अज़ ग़मि ओ बिरयानस्त

(گونڈ، بندھا تتالا)

آہ جانِ من تدیم تنا آہے اہے در در دیم دیم تارا دانی دیم تدیم تنا

چشم من بہرِ صنم گریانست

دلِ من از غمِ او بریانست

(गौंड, बँधा तिताला)

तन दिर ना तन तन तारे दिर दिर दीम दीम

चश्म दर इनतिज़ार हस्त आशिक़ि बेक़रारि तू

गर गुज़री बसूयि मन, चूं न शवम निसारि तू ?

(گونڈ، بندھا تتالا)

تنہ در نا تنہ تنہ تارے در در دیم دیم

چشم در انتظار ہست عاشقِ بیقرارِ تو

گر گذری بسوی من، چون نشوم نثارِ تو؟

(भैरों, इकताला)

ऐ तना तोम दिर ना तदानी तारि दाना दिर ना. तदानी

इमशब बख़्वाब दीदम आं यारि दिलरुबा रा

जस्तम ज़ि ख़्वाब, दीदम ख़ाली फ़िताद: जा रा

(بھیروں ، یک تالا)

اے تنا توم در نا تدانی تارِ دانی در نا تدانی

امشب بخواب دیدم آن یارِ دلربا را

جستم ز خواب ، دیدم خالی فتادہ جا را

(भैरों, इकताला)

यारम तदार दानी तारि दानी ना दिर दानी तोम दिर दानी तारे दानी

दर कूयि नेकनामी मा रा गुज़र नदादन्द

गर तू नमी पसंदी, तग़ायीर कुन क़ज़ा रा

(بھیروں ، یک تالا)

یارم تدار دانی تارِ دانی نا در دانی توم در دانی تارے دانی

در کوی نیکنامی ما را گذر ندادند

گر تو نمی پسندی ، تغییر کن قضا را

मोद उपावे चित को, सबे रसन को धाम
"नादिरात-शाही" धरयो या पोथी को नाम

مود اُپاوے چِت کو، سبے رسن کو دھام
«نادرات شاهی» دھریو یا پوتھی کو نام

रुबाइये ख़ातिमः

ईं नुसख़ः कि हस्त जामिये जुमलः उलूम   गर्दीद बहुक्मि शाहि-आलम मरक़ूम
इस्ना अशर अज़ अहाद् हम बूद मिआत   कीं गश्त ब नादिराति-शाही मौसूम

رباعیٔ خاتمه

این نسخه که هست جامعِ جمله علوم   گردید بحکمِ شاهِ عالم مرقوم
اثنا عشر از احاد و هم بود مِآت   کین گشت به نادراتِ شاهی موسوم
۱۲۱۲ھ

اختلاف الفاظ

[آینده صفحوں میں ہ سے اصل کتاب کی هندی لکھائی اور آ سے اردو لکھائی مراد ھے - اسی طرح ص سے صفحه اور سط سے سطر مقصود ھے -]

ص	سط	
۲	۱۱،۱	ہ،ا: مجسے (آینده بهی هرجگه)
۷	۱۸	ا: که بهولے
۱۱	۱۸،	ہ،ا: صبحے
۱۶	۱۶،۶	ہ،ا دونوں میں اس مصرع کے اندر کوئی ایک لفظ چھوٹ گیا ھے-
۱۷	۱۷	ا: «مرے» ندارد
۱۸	۱	ہ: تو، तो
	۶	: سارے
	۸	: ترے
۱۹	۱۲	ا: مجهه سیتی
	۱۴	: کےکے
	۱۹،۱۸	ا کے کاتب نے بهولے سے یه شعر نہیں لکھا ھے-
۲۰	۱۰،۲	ہ،ا: پهسایا
۲۱	۹،۱	ہ،ا دونوں میں قافیه مکرر ھے
	۱۱	ا: هم کوں ــــ گهیرتے
۲۲	۱۹،۹	ہ،ا: پهسا
۲۳	۲۰،۱۰	: توئی ھے
۲۵	۱۱،۱	: رخ پر ھے ڈالی زلفیں

ص	سط	
۲۵	۱۲،۲	ہ: جیوں जयौं
	۱۳،۳	: چاهیں هیں
	۱۵	ا: عقده
	۱۶	: دیکھی
۲۶	۱۴،۴	ہ،ا: مجکو
۲۷	۱	ہ: جیسی
	۴	: هی
	۱۸،۸	ہ،ا: جهوٹی، پهلجری
۲۹	۱	ہ: تو तो
۳۰	۹	: جس کے
	۱۵	ا: ھے
	۱۷	: هو
۳۱	۱۳،۳	ہ،ا: ھے
	۲۰،۱۰	: «و» بجاے «وه»
	۱۳	ا: هر طرف
	۱۶	: یك طرف میں
۳۲	۵	ہ: دخلِ ــــ کے میرا
۳۳	نمبر ۳۲	: پورہا (عنوان میں آینده بهی هر جگه)

ص	سطر	
۳۵	۱۷	ا: ٹک شب تو ٹک
	۱۸	: جلوه کو
۳۶	۱۴،۴	ھ،ا: یه تارے هیں
	۱۵،۵	: کرتیں هے
۳۷	۱۲،۲	: هاتهه
۳۹	۱۷	ا: شب میں هے
۴۲	۱۹	: سر په
۴۳	۱۲،۲	ھ،ا: یه ابر و یه بهار
	۱۴،۴	ا: «جهڑ» - اردو میں اسی طرح بولا بهی جاتا هے - لیکن اس صورت میں قافیه غلط هو جاے گا ، اس لیے هندی کے مطابق اصلاح کر لینا چاهیے -
۴۴	۵،۵	ھ،ا: اُن بغیر
۴۷	۱۲،۲	: تجکو (آینده بهی هر جگه)
	۱۹،۹	: تجسے
۵۰	۴،۲	: بڈا
	۸،۶	ھ: بڈا ، ا: بڈو
۵۱	۳،۱	ھ،ا: ٹیڈھا
		: سودھا
	۴،۲	ھ: بیدھا बेधा
	۱۰	: ساچق
۵۲	۴-۱	ھ،ا: بڈھاوا ، چڈھاوا
۵۳	۴	ا: پهولا پهلا

ص	سطر	
۵۳	عبر ۱۱	ا: حمیر (آینده بهی هر جگه)
۵۵	۳	: «سمدهن» ندارد
۵۶	۱۱	: بولے
٦٦	۱۱	: «کرو ں» ندارد
	۱۴	ھ،ا: تمهے
٦۸	۷	ھ: پیر کے
۷۰	۱۱	ا: ایسی هو راج چهو ں
	۱۲	: تمهرو
۷۱	۱۱	ھ: اوری ओरी
۷۲	۱۳	ا: هو ں میں پیر مرید میں
۷۳	۱	ھ: اپنے مہر
	۵	: ات अत
	۱۰	ا: زیارت هی ات نادر
۷۵	۸،۴	ھ،ا: بڈے
	۱۴،۱۰	: بڈی
۷٦	۷	ا: تمهاری
۷۸	۳،۱	ھ،ا: بڈو
۷۹	۹	ا: سکهه دائی یا بکرید
	۱۴،۱۲	ھ،ا: آئیں आई
	۱۲	ھ: «دین» ندارد
۸۳	۱	: مدت मदत
	۱۱	ا: «هیرا» ندارد
	۱۲،۱۰	ھ،ا: مبارك هو

ص	سط	
۸۶	۷	ا: «سے» ندارد
۸۹	۴	: چارشنبه کی
	۱۳،۶	۵: دهو تو घूतू ، ا: دهو تو
۹۰	۱۲	ا: «نه» ندارد
۹۲	۱	۵: سپنا
	۱۰	: آوو
۹۴	۱۱،۷	۵،ا میں یہاں کچھه چھوٹ گیا ہے
۹۵	۸	ا: للنا پر
	۹	۵: کے
	۱۱	ا: نانی اور نانی
۹۶	۴،۲	۵،ا: لاڈ لڈاؤں
	۵	۵: تیاں نه جهلایو
۹۷	۵	ا: «اور» ندارد
۹۸	۱۱،۹	۵،ا: پیغمبر کے آج
	۱۱	ا: آج روز
۱۰۰	۱۰،۶	۵: سنبل باس.. یار
		ا: سنبل باس.... ملی
۱۰۱	۱۲	: غازی
۱۰۴	۶،۲	۵،ا: نو چهادر
	۱۶	ا: «کنی» ندارد
۱۰۵	۸،۶	۵،ا: کر رچایو
۱۰۷	۱۲،۸	: «چند» کے بعد ایک لفظ کے برابر جگه ساده چھوڑی گئی ہے -

ص	سط	
۱۰۷	۱۲	ا: «الی» ندارد
۱۰۸	۸	: چلو سکهه
۱۱۳	۳،۱	۵،ا: ناری پریاں- لیکن ص ۱۱۵ پر یه دوها دوباره لکها هوا ہے - وهاں ۵ اور ا دونوں میں «ناربنی» لکها ہے - اس لیے یہاں بهی تصحیح کر دی گئی -
۱۱۴	۲	۵: بڈهاے
	۴	ا: چڈهاے
	۹	۵: روز
۱۱۵	۷	ا: «چلو» ندارد
۱۱۶	۴،۲	۵،ا: بوری دے
		: بڈوئی
	۶	۵: «ات» ندارد، مگر ساده جگه چهوٹی هوئی ہے -
	۱۰	ا: «ات میں» ندارد، مگر ساده جگه چهوٹی هوئی ہے -
۱۱۷	۶،۲	۵: جَیل जैल ، ا: ندارد
۱۱۸	۱۰	ا: «آرام» ندارد
	۱۱	: «مہی» ندارد
۱۱۹	۳	: «بنے» ندارد
	۱۲	: «مل» ندارد

ص	سط	
۱۲۱	۷	ه: گنجت गन्जत
	۱۱	ه،ا: باڈھی
		ه: کنجر، कन्जर، مگر کُنجر कुन्जर ہونا چاہیے
۱۲۲	۲	: پوپھی
	۱۲	: کیسے هی — آچھے
۱۲۴	۶	: تمھیں
۱۲۷	۷	ا: گفتم نتوانم
۱۲۸	۸	ه: فاش
	۱،۹	ه،ا: جانان دیوانه شدم
۱۳۲	۵	ا: «سوں» ندارد
۱۳۳	۱۰،۱۴	ه،ا: مال - شاید یه لفظ تال هے
۱۳۴	۵-۸	ا: هو (چاروں مصرعوں کے آخر میں)
	۱۴	ه: تیاں
۱۳۵	۱،۵	ه،ا: دیت هیں
۱۳۷	۶	ا: کیسر سر میں
۱۳۸	۷	: «وه» ندارد
۱۳۹	۲	ه: کون ہ
۱۴۰	۸	: تمهاری
	۹	: جیه موں
۱۴۴	۲	: مچنگ
	۴	: ورجوری
	۵	ا: سکهه
	۷	: پیه

ص	سط	
۱۴۵	۵	ا: اُنھے
	۸	: کلا جی
۱۴۷	۴	ه: پچکاری
	۱۶	ا: سب مل دھائیں
۱۴۸	۳	ه: کنیا
۱۴۹	۱۲	ا: مچی
۱۵۰	۱	ه: گره ग्रह
	۵	ا: چھٹو
	۲،۶	ه: هانس، اُپهاس؛ ا: هانس، اپهانس
۱۵۱	۱۲	ا: انگ میں ری
۱۵۲	۲،۶	ه،ا: کهوں گی
	۳،۷	: پریتم
۱۵۳	۳،۷	: سکھیاں
	بعد ۱۲	ا: کُماچ (عنوان میں)
	۱۶	: «هوری» ندارد
۱۵۴	۴	ه: سوں सों
	۱۳	ا: لال
۱۵۵	۱	ه: تو تو तो तो
	۱۳	ا: سکهه
۱۵۷	۱۵	: نکسی
۱۵۸	۲،۶	ه،ا: پهولیں هے
۱۵۹	۵	ا: هے

ص	سط	
١٥٩	٨	ا: بهلے
	٢٠	ه،ا: گهر میں
١٦٢	١٠	ه: نور سوں
	١٠،١۴	ه،ا: کول
١٦٣	٩	ه: هیں
	١٣	ا: «بنی» ندارد
١٦۴	٥	: آج کی
	١٣	ه: کوئی لفظ چهوٹ گیا هے
١٦٧	١۴	: باڑهے
١٦	٢	ا: لاگے
	٣	: کوئی لفظ چهوٹ گیا هے
١٦٩	٢	: تمهے
	١١	: «آج» ندارد
	١٢	: «سے» ندارد
١٧٥	٢	ه: پاچهو اُسی पाछू उसी
	٣	: رسیلی
١٧٦	١٠،١٢	: رہ: रह، ا: رهو
١٧٧	١	: سَکهه
	٥	: مد ماتے
	١٠	: چهُچهُائیں
	١٦	ا: سوں
١٧٩	٧،٨	: میں یه دوها چهوٹ گیا هے
	٩	ه: مَل

ص	سط	
١٨٠	٢	ه: چلی، اَنکارن
	٥،٦	: مو کُوں मो कूं
	١٣،١٥	: اوں ندے، ا: اونبدے
١٨١	١٦	ا: تیه
١٨٢	١٥	: دانا هاتهه
١٨۴	٦	ه: لت
١٨٥	٥	: جایِے
	٦	: میرے سکهی
	٧	ا: دیکهه اُٹهائی
	١٠	: کوں
١٨٦	٦	ه: گهری پرے
١٨٨	٢	: ایسے
	٣	ا: اَد اُو
	۴	: میں یه مصرع تها: «مو سو ملو تم بیگ هی مٹهی کرو اب بین» - کاتب نے اس پر نشان بنا کر سیدهے حاشیے پر اصل مصرع لکهه دیا هے -
	٧	: سامهنے
١٨٩	٦	ه: گیو
١٩١	۴	ا: پیاری تیا ے
	١٣	ه: لڑو هو
	١٥	ا: تیو

ص	سط	
۱۹۲	۱٦	ا: «گاؤں» ندارد
۱۹۳	۳	: کہت مو سوں
۱۹۴	٦	ہ: کیسے ہی سیکھی
	۱۱	ا: سدھ
	۱۵،۱۳	ہ،ا: بڈائی
	۱۳	ہ: سوں सों
	۱۵	ا: «کی» ندارد
۱۹۵	۴	ہ: دیکھہ ہی کیجے
	٦	ا: کان کہے
۱۹۹	۱۰	ہ: کنوڈ
	۱۲	ا: کنوڈی
۲۰۰	۳،۱	ہ،ا: کوئی ایك لفظ چھوٹ گیا ہے -
۲۰۱	۳	ا: رکھہ تو
۲۰٦	٦،۵	ہ: ربا — تینڈی ، مینڈی
	۷	ا: مینڈی
	۷	: «ہماری» ندارد
	۸	: مینڈی
۲۰۷	۱٦	ہ: بات
۲۰۸	۷	ا: «جاك» ندارد
۲۰۹	۱	ہ: میری ہی
	۸	: ڈھیلا ढीला
۲۱۰	۳	ا: میرا

ص	سط	
۲۱۰	۷	ا: سن ری میری
	۱۱،۹	ہ،ا: مینڈی
	۹	ہ: گلاں गलां
۲۱۱	۲	: اُپائی
	۵	ا: پیم
۲۱۲	۲،۱	ہ: सैंन, रैंन
	۱۱،۹	ہ،ا: بڈو
	۹	ہ: کچھہ कछ
۲۱۴	۳	ا: یوں ہیں
	۵	ہ: لگو نیو ہے
۲۱۵	۱۰	: چھوڑے छोडे
۲۱۸	۳	ا: بھیجو دے
	۵وغیرہ	ہ: کاہوں (ہر جگہ)
	۹	ا: اود بدے
۲۱۹	۳	: ہم سے
۲۲۰	۱۲،۱۰	ہ:ا: کہوں اپنو
۲۲۱	عنوان	: ہولی (ہر جگہ)
	۱	ہ: تیں لالی
۲۲۲	۷،۵	ہ،ا: ملبے کی
	۷	ا: پڑی
۲۲۳	۳،۱	ہ،ا: تینڈی ، مینڈی
	۴،۲	: گھمانڈی
۲۲٦	۲	ہ: آہی

ص	سط	
۲۲۶	۱۰	ک: من میں
۲۲۷	۷	ا: پل میں ہوے
	۱۱	: نس بسو
۲۳۳	۹	ک: اری بیٹھہ تو
	۱۰	: مو کوں मो कूं
۲۳۴	۲	: ہات
	۳	ا: پیہ
	۴	: آت ہے
	۱۰	ک: تو ہو پیم نباہ
	۱۲	ا: تو ہی تی پیم نباہ
۲۳۵	۵	ک: اِچّھا इच्छा
	۶	: من کے
	۷	ا: انچھا
	۱۰	ک: اُن کی رنگ اُن ہی
	۱۲	ا: سبی
۲۳۶	۵	: کہا کہوں ... کچھو نہ آوے پیا بنا-
	۱۰	: جانت ہیں
۲۳۷	۶	ک: جامے
	۸	ا: «جا بسے» ندارد
	۸،۶	ک،ا: «گھیرے» کی جگہ میرے نزدیک گھیڑے ہونا چاہیے-
	۱۰،۱۲	: جیہ میں

ص	سط	
۲۳۸	۹	ک: انیہہ ــــ ہمارے
	۱۱	ا: ہم سیتی ــــ لگو ــــ ہمارے
	۱۲	: پیت
۲۳۹	۱	ک: کہا کہے
	۸،۶	ک،ا: نین
	۱۱	ک: مرال मराल
۲۴۰	۶	: دیوی
۲۴۱	۸،۶	ک،ا: ایک لفظ کی جگہ سادہ چھوٹی ہوئی ہے-
	۱۰	ک: جی سوں
	۱۱	ا: پی کو
۲۴۲	۲	ک: ایڈکو
	۷	: دیڈھہ پرے ــــ مو ہے
	۸	: دیڈھہ
۲۴۳	۶	: یہ لکھی
۲۴۴	۳	ا: لوگ
۲۴۵	۱۰	ک: چھوڈو
۲۴۶	۵	: لپٹی رہے
	۱۲	ا: کس کی
۲۴۷	۴	: سر جھات
۲۴۸	۱	ک: بچك बिचक
	۳	ا: بال
	۸	: جھوٹیں

ص	سط	
۲۴۸	بعد ۱۰	ا: گاڈا (عنوان میں)
۲۴۹	۶	ہ: پئی पाइ
۲۵۱	۶	: بھید کی بات
	۱۰	ا: بناوت ہے
۲۵۲	۵	ہ: درد ھی
	۱۱	: جیہ کے
۲۵۳	۱	ا: سنبھال کے بھولو
	۱۲	: پی کے
۲۵۴	۱۰	ہ: اڑپت
۲۵۵	۴	ا: لال
	۵	ہ: چال کے
	۱۰	: رچیے جہاں ہو لال
۲۵۷	۱۸	ا: «میرے» ندارد
۲۵۸	۱۲	: کاہ
۲۶۰	۳	: «پی» ندارد
۲۶۵	۱	ہ: تیرو तीरो
	۵-۱۲	ہ،ا: ردیف «ہے» لکھی ہے
۲۶۶	۲	ہ: بڈھاوے
	۴	ا: بڈھاوت
	۱۲	: لگت اگن یہ نا بھجے اور اگن بھج جاے
۲۶۷	۴	: لیجئے منائے
	۵،۷	ہ،ا: میں ایک لفظ کی جگہ سادہ چھوٹی ہوئی ہے۔

ص	سط	
۲۶۷	۶	ہ: کلنک لگی
	۹،۱۱	ہ،ا: بسر گئی
	۱۰	ہ: کو... ان کھو تو खु तू
	۱۲	ا: ہمارے کنت کو بھی کو تو
۲۶۹	۳	: رہے ہو
۲۷۰	۱۲	ہ،ا: دیت لجائے
۲۷۱	۳	ا: گھونمت
	۱۰	ہ: جب سوں
۲۷۳	۵	: نا جانوں
۲۷۴	۱۰	: پیم पीम
۲۷۵	۵	: روس رہے ہو
	۱۲	ا: پلکن کو تیر
۲۷۶	۷	ہ: دوجے ھی
	۸	: کیسی الی
	۱۰	ا: جی پیتم کے
	۱۱	: سوتن
۲۷۸		ہ: عنوان میں سادہ جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔
		ا: جھناب
	۱،۳	ہ،ا: ادھران تے
۲۷۹	۷	ا: بادرا
	بعد ۱۰	: سہ تالا (عنوان میں)
۲۸۰	۶،۸	ہ،ا: نہ جات ہے
	۱۲	ا: «اب» ندارد

اشاریہ

۱۔ اشخاص و مقامات

۲- آتشبازی و روشنی

۳ - پھول ، پھل

۴ - ساز

۵ — رسمیں

ناظم کتابخانۂ عالیۂ ریاست رام پور نے
ہندوستان پریس رام پور میں چھپوا کر شائع کی